www.kitabnagri.com
کتاب نگری
مجھے سمیٹ لو نا
اروی عمران

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

مجھے سمیٹ لو نا

تحریر اروی عمران

"شہوار!!! اٹھو یار!! شانی بھائی جا رہے ہیں۔۔ ہمیں چھوڑنے والا کوئی نہیں ہو گا پھر جلدی اٹھو!" حوریہ اسکے کمرے میں آ کر کالج کیلیئے چلا چلا کر اٹھا رہی تھی مگر شہوار ٹس سے مس نہیں ہوئی

"اففف!! تم اٹھ رہی ہو یا نہیں؟؟" حوریہ بھرم سے اسکا کمبل اٹھا کر بولی

"یار! آج میرا موڈ نہیں جانے کا" وہ اپنے اوپر واپس سے کمبل ڈالتے ہوئے بولی

تم پاگل ہو گئی ہو؟؟ آج اسائیمنٹ جمع کروانے کی لاسٹ ڈیٹ ہے شرافت سے اٹھ جاؤ۔۔۔ ورنہ میں چلی جاؤں گی تم سوتی رہنا آرام سے" حوریہ نے اسکو ڈرانے کی کوشش کی

"ٹھیک ہے لیکن ہم رکشے یا ٹیکسی میں جائینگے مسٹر شایان کے ساتھ نہیں" شہوار اپنا فیصلہ سنا کر واشروم میں گھس گئی اور حوریہ اسکی بات کو پس پشت ڈال کر شایان کو ناشتہ دینے چلی گئی

www.kitabnagri.com

کچھ دیر بعد وہ تیار ہو کر نیچے دادی کے کمرے میں آگئی وہ جانے سے پہلے دادی سے ضرور ملتی تھی انکی دعائیں اسے سکون دیتی تھیں۔۔۔وہ دادی سی مل کر باہر آئی سامنے صوفے پر حوریہ سینڈلز پہن رہی تھی

"چلو اب! جلدی جلدی لگا کر رکھی خود تیار نہیں ہو" شہوار نے چڑتے ہوئے کہا

ہاں تو میں تیار ہوں نا چلو! حوریہ کھڑی ہو گئی اور دونوں پورچ کی جانب چل دیں

شہوار گیٹ کی طرف بڑھنے لگی جب پیچھے سے شایان کی آواز آئی جو گاڑی میں بیٹھنے کو کہ رہا تھا۔۔ شہوار کو حوریہ پر بہت غصہ آرہا تھا

(اسکو تو میں کالج جا کر پوچھتی ہوں) اس نے سوچا اور نوٹس نکال کر پڑھنے لگی اس بات سے بے خبر کہ کسی کی نظریں مسلسل اس پر جمی تھیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

قیصر صاحب اور شاہینہ بیگم کی پسند کی شادی تھی۔انکی ایک بیٹی سمینہ اور تین بیٹے (اکرام، عثمان، مصطفی) تھے۔ سمینہ کی شادی انکے چچازاد ہاشم سے ہو گئی تھی جن سے دو بیٹیاں سمرہ اور اریبہ جبکہ ایک بیٹا فائز تھے۔

اکرام صاحب نے اپنی پسند سے اپنی یونی فیلو سے فوزیہ سے اپنے والدین کی باہم رضامندی سے شادی کی جن سے دو بیٹے شایان اور ذیشان ہوئے

پھر عثمان صاحب کی ربیعہ جو انکی خالہ زاد تھیں زوجہ بنیں اور انکے آنگن میں حمزہ ارسلان اور حوریہ آئے

مصطفی کی شادی والدین کی پسند کرن سے ہوئی جن سے فیضان اور شہوار ہوئے

سمینہ بیگم اسلام آباد جبکہ سارے بھائی اکٹھے اوپر نیچے کی منزل کے گھر میں خوش باش زندگی گزار رہے تھے کہ اچانک وہ حادثہ رونما ہو گیا جسکا کسی کو بھی گمان نہیں تھا۔

کرن اور مصطفی کسی شادی میں جاتے ہوئے ایک بڑے ایکسیڈنٹ کا شکار ہو کر دنیا فانی سے کوچ کر گئے۔ اپنے بچوں کی ناگہاں موت پر دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے قیصر صاحب بھی چل بسے۔

اب شاہینہ بیگم نے اپنے پوتے اور پوتی کو سینے سے لگا کر انکی پرورش کی۔ فیضان اس وقت پندرہ جبکہ شہوار صرف نو سال کی تھی۔ فیضان وقت سے پہلے بڑا ہو گیا تھا خاموش سنجیدہ مگر پر کشش فیضان اپنی بہن کیلئے ایک مضبوط سائبان تھا جو اسکا باپ بن کر شفقت دیتا ماں کی طرح خیال رکھتا بھائی کی طرح لاڈ اٹھاتا اور ایک بہن کی طرح رازدار تھا.

وقت گزرتا گیا فیضان اپنے والد کا بزنس سنبھالنے لگا اور شہوار نے حوریہ کے ساتھ مل کر ایک کالج میں ایڈمیشن لے لیا بچپن سے ہی وہ دونوں ہر جگہ ساتھ ساتھ ہوتی تھیں۔ شایان بھی اپنے والد کے ساتھ بزنس کرنے لگا۔ جبکہ حمزہ اور کاشان لندن میں اپنی پڑھائی مکمل کرنے گئے ہوئے تھے اور ارسلان ابھی میٹرک میں تھا۔ سب کزنز کی آپس میں بہت بنتی تھی سوائے شہوار کی شایان سے کیونکہ شہوار شایان کو اسکی ماں کی طرح سمجھتی تھی جنکا رویہ شہوار کے ساتھ بہت حقیرانہ تھا۔

انکی نظر صرف ان دونوں کی دولت پر تھیں۔۔

"شہوار! میری بات تو سنو!" حوریہ کالج میں اسکے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی۔

"دفع ہو جاؤ تم! مجھ سے بات مت کرو جب میں نے کہا تھا شایان صاحب کے ساتھ نہیں جائینگے پھر تم کیوں انکی گاڑی میں بیٹھی۔۔" شہوار رک کر اسکی طرف غصہ سے دیکھنے لگی

"یار! دادی جان کہہ رہی تھیں ہم اکیلی لڑکیاں ہیں ہمارا اکیلے جانا مناسب نہیں اور شایان بھائی بھی غصہ ہو رہے تھے۔" حوریہ اسکو مناتے ہوئے بولی

"انکو غصہ کے علاوہ کچھ آتا بھی نہیں ہے" شہوار بڑا سا منہ بناتے ہوئے بولی۔

"کیا ہو گیا شہوار!؟ اتنی سی بات پر موڈ آف کیوں کر رہی ہو کھا تو نہیں جاتے وہ تمہیں"

"کھاتے نہیں مگر انکی نظریں مجھ پر ایسے پڑتی ہیں جیسے میں کوئی حقیر چیز ہوں"

تم اتنا غلط کیوں سوچتی ہو شہوار! ایسی کوئی بات نہیں" حوریہ اسکو سمجھانے کی ناکام کوشش کرنے لگی

"تم کیا جانو جنکے سر سے ماں باپ کا سایہ اٹھ جاتا ہے انکو کیسی کیسی نظروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے" شہوار نے دکھی دل سے کہا کیونکہ اسکو بڑی تائی کی نظریں اور رویہ نہ بھولتا تھا

اچھا تم نے رات کو اسائنمنٹ کتنی دیر تک تیار کر لیا تھا؟" حوریہ نے موضوع بدلنے میں ہی عافیت جانی کہ وہ جانتی تھی شہوار حد سے زیادہ احساس لڑکی ہے اور اپنا آپ وہ صرف حوریہ اور فیضان کے سامنے کھولتی تھی باقی سب کے سامنے وہ ایسے رہتی تھی جیسے اس سے زیادہ کوئی خوش نہیں

ہاں! فیضان اور حوریہ کیلئے وہ ایک کھلی کتاب تھی جسکی مسکراہٹ کے پیچھے غم کو صرف اسکا بھائی اور اسکی واحد دوست ہی جان سکتی تھی

دونوں اسی طرح باتیں باتیں کرتے کرتے کلاس میں پہنچ گئیں

" فیضی بھائی!" وہ فیضان کے کمرے میں داخل ہوئی جو کوئی کتاب پڑھ رہا تھا۔

" جی بھائی کی جان!" فیضان نے اپنی بہن کیلئے بانہیں پھیلا دیں۔ وہ آرام سی اسکے سینے سے لگ گئی کہ ایک یہی جگہ تھی جہاں اسکو خالص پیار اور سکون ملتا تھا۔

"کیا ایسا ممکن نہیں کہ صبح آپ مجھے اور حوریہ کو کالج چھوڑ دیں" شہوار نے اپنا مدعا بیان کیا۔

گڑیا! میں تو صبح جلدی چلا جاتا ہوں نا اور تم لوگ لیٹ جاتے ہو ویسے شایان تو چھوڑ دیتا ہے نا پھر؟؟" فیضان نے کچھ حیرانگی سے کہا۔

ہاں! جیسے تو آپ جانتے ہی نہیں" شہوار برا سا منہ بنا کر بولی

"میرے خیال میں یہ تمہاری غلط سوچ ہے شہوار! تمہیں ہر کسی کی نظریں غلط لگتی ہیں۔ دیکھو گڑیا یہ دنیا ہے یہاں بہت سے لوگ بہت سی باتیں بناتے ہیں اسکا یہ مطلب تو نہیں کی ہم ہر کسی کی بات کو دل سے لگا کر بیٹھ جائیں ہر کسی کیلئے منفی پہلو سے سوچیں۔۔" فیضان اسکو نرمی سے سمجھانے لگا" پر بھیا بڑی تائی مجھ بہت برے طریقے سے بات کرتی ہیں" شہوار اداسی سے بولی

"بڑی تائی اگر ایسا کرتی ہیں تو اسمیں شایان کا کیا قصور؟" فیضان اسکے دل سے شایان کیلئے بدگمانی دور کرنا چاہ رہا تھا کیونکہ وہ اسکا ایک بہترین دوست تھا اور اسکو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

"جب بھی مجھے بڑی تائی ڈانٹتی ہیں تو شایان بھائی وہاں ہوتے ہیں اور وہ انہیں کچھ نہیں کہتے"

"تو گڑیا وہ اپنی ماں کے سامنے کیسے بولے گا" فیضان نے جیسے اسکی ناقص عقل پر افسوس کیا

آپ زیادہ انکی سائیڈ نہیں لیں اچھا!" شہوار نے غصے سے کہا

ارے! میں سائیڈ نہیں لے رہا پاگل لڑکی!" فیضان نے اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگائی

اچھا بتاؤ آج کا دن کیسا گزرا؟" فیضان نے اسکا موڈ چینج کرنے کیلئے موضوع بدلا اور جوابا شہوار اسکو پورے دن کی روداد سنانے لگی اور فیضان مسکرا کر سننے لگا

"شہوار سنو!" وہ گارڈن میں بیٹھی تھی جب حوریہ اسکے پاس آئی

ہوں!

"حمزہ بھائی اور کاشان بھائی آرہے ہیں پھر دادی جان حمزہ بھائی اور سمرہ آپی کا نکاح کر دیں گی" حوریہ جو اندر سے خبر سن کر آئی تھی اسکے گوش گزار دی۔

"اوہ واؤ کتنا مزہ آئیگا ویسے بھی میں ڈیلی روٹین لائف سے تھک گئی ہوں۔" شہوار کے لہجے میں واضح تھکن کے آثار تھے

"اچھا چلو اندر کافی بناتے ہیں" حوریہ کے کہنے پر شہوار کھڑی ہو گئی اس بات سے بے خبر کہ وہ آج بھی کسی کی نظروں کے حصار میں تھی اور اسکے اٹھ کر جانے سے ان نظروں کی روشنی ماند پڑ گئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شہوار!"فیضان رات کو آفس کافی دیر سی آیا تھابارش کی وجہ سے وہ ٹریفک میں پھنس گیا تھااور رات کو شہوار سے مل نہیں پایا تھااسی لیئے صبح ہی اسکے کمرے میں آگیالیکن اندر داخل ہوا تو شہوار اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی

"شہوار کیاہوا؟"فیضان نے پریشانی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں آپ جائیں یہاں سے"شہوار نے لیٹے لیٹے ہی جواب دیا

"شہوار بتاؤمیں پریشان ہورہاہوں"فیضان نے اسکاہاتھ پکڑ کر سیدھا کیا۔

"کیوں کیوں ہورہے ہیں پریشان جب آپ نے بھی مجھے چھوڑدینے کا فیصلہ کردیاہے"شہوار کی بات پر فیضان تو حیران وپریشان رہ گیا

"کیا کہ رہی ہو شہوار!"فیضان نے قدرے تشویش سے پوچھا

"جانتے ہیں ناماما بابا بھی شادی سے لیٹ ہوگئے تھے اور پھر کبھی واپس نہیں آئے اور کل آپ بھی لیٹ ہوگئے اور وہ بھی بارش والی رات تھی اور کل بھی کتناتڑپی ہوں میں کتنا روئی ہوں کتنے وہم ستاتے رہے مجھے۔۔۔شہوار آگے بولتی جارہی تھی اور فیضان ہق دق کھڑا سن رہا تھااسکے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ شہوار اتنی گہرائی میں جاکر سوچ سکتی ہے۔فیضان سے اپنی بہن کے آنسو برداشت نہیں ہورہے تھے اس نے آگے بڑھ کر اپنے سینے میں بھینچ لیااور شہوار اسکے سینے سے لگ کر کافی پرسکون ہوگئی ایک یہی تو جگہ تھی جہاں اسے ماں جیسی محبت اور باپ جیسی شفقت مل جاتی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آئی ایم رئیلی سوری شہوار مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ تم اتنا زیادہ پریشان ہو جاو گی" فیضان اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر کر ریلیکس کرنے لگا۔

"اچھا جلدی سے چپ ہو جاؤ پھر ہم پورا دن ساتھ گزاریں گے باہر گھوم پھر کر" فیضان اسکی خوش کرنے کے طریقے بھی تو جانتا تھا نا

شہوار خوشی خوشی تیار ہونے چل دی

۱۵ منٹ بعد وہ حوریہ کو اپنے کالج نا جانے کا بتا کر دادی سے مل کر پورچ میں آئی تو فیضان گاڑی میں اسکا انتظار کر رہا تھا

"پہلے مجھے ناشتہ کروائیں" گاڑی میں بیٹھ کر ہی اس نے بولا ظاہر ہے دل ہلکا ہو جانے کے بعد بھوک لگنا لازم تھا نا اور فیضان نے مسکراتے ہوئے گاڑی ہوٹل کی طرف موڑ دی۔

وہ دونوں گھوم پھر کر اپنے کمروں میں جا رہے تھے جب تائی کی آواز نے انکے قدم جکڑ لئے۔

"ارے کیا بتاؤں امی نے ہی بگاڑا ہے انکو یہ خود تو ہوتے نہیں خواہ مخواہ کی مصیبت میرے سر ڈال دی فیضان تو ہر وقت کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے اور شہوار کا تو مت ہی پوچھو اسکو تو بس اشتہار بننے کا موقع چاہیئے اسکا بس چلے تو ہر کسی کو اپنی مظلومیت کی داستان سنائے ایک نمبر کی چھچھوری لڑکی ہے۔۔اس سے آگے وہ کچھ کہتی جب فیضان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا اور وہ اندر بڑھا اور تائی فیضان کو دیکھ کر خاموش ہو گئیں

فیضان نے آگے آکر فون انکے ہاتھ سے لے کر کریڈل پر رکھا اور گویا ہوا

"تائی جو کہنا ہے میرے بارے میں کہیں لیکن میری بہن کا نام بھی اب آپ کی زبان پر آیا تو میں یہ بھول جاؤنگا کہ آپ میری کچھ لگتی ہیں آئندہ یہ نازیبہ لفظ اپنی بہن کیلیئے نہ سنوں اور الحمدللہ میں افورڈ کر سکتا ہوں کہ شہوار اور میں ایک الگ گھر میں رہ سکیں لیکن صرف دادی جان کی وجہ سے اس گھر میں رہنے پر مجبور ہیں اسلیئے آئندہ شہوار کے خیال کی فکر چھوڑ دیں۔" فیضان کا لہجہ اتنی سختی لیے ہوئے تھا کہ ایک لمحے کیلیئے تائی بھی گڑبڑا گئیں اور اونہہ کہ کر اپنے کمرے میں چلی گئیں۔

گرمیوں کی چھٹیاں ہو گئیں تھیں اور آج حمزہ اور کاشان نے آنا تھا اور اسلام آباد سے پھپھو بھی اپنے بچوں کے ساتھ آئیں تھیں۔ اسلیئے گھر میں خوب چہل پہل تھی دونوں تائی اپنے اپنے بچوں کی آمد پر بہت خوش تھیں۔

"سمرہ آپی آپکے چہرے پر تو rainbow بنا ہوا ہے" حوریہ اریبہ اور شہوار سمرہ کو چھیڑنے میں مصروف تھے جسکا حمزہ سے کچھ دنوں میں نکاح تھا۔

"چپ کرو تم لوگ" سمرہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی ورنہ یہ لوگ آج اسکی درگت بنانے پر تلے ہوئے تھے۔

"اچھا رات کو شرافت سے چھت پر آجائیگا ہمارا رت جگے کا پروگرام ہے" حوریہ نے اسکو آگاہ کرنا چاہا

"شرم کرو تم لوگ بیچارے وہ لوگ تھکے ہوئے آئینگے اور تم لوگ رات کو بھی جگاؤ گی" سمرہ کے منہ سے نکلا اور خود ہی پچھتائی کیونکہ تینوں اسکو شرارتی نظروں سے دیکھ رہی تھیں وہ فورا بھاگی لیکن اپنے پیچھے اریبہ کی آواز سن کر مسکرائی۔

"آپ بے فکر رہیں بعد میں ان بیچارے نے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آرام ہی کرنا ہے سمرہ آپی کی گود میں کیوں بھئی؟ اریبہ نے داد طلب نظروں سے ان دونوں کی طرف دیکھا

"اللہ تم کتنی بے شرم ہو اریبہ" شہوار نے اسکو ایک چپت لگائی۔

"چلو اٹھو اس سے پہلے کہ دادی ڈنڈے سے اٹھانے آئیں۔" حوریہ ہنستی ہوئی کھڑی ہو گئی

"اے خبر دار جو میری دادی کو کچھ کہا بھی تو" شہوار مصنوعی غصے سے بولی

"ارے ہاں ہاں انکو نہیں انکے ڈنڈے کو کہہ رہی ہوں جو شکل سے ہی خطرناک لگتا ہے۔" حوریہ دادی کی اسٹک جس سے سہارا لے کر وہ چلتی تھیں ڈنڈا کہتی تھی کیونکہ اکثر شرارتوں پر اسکو وہی کن دھوں پر لگتا تھا اور وہ کراہ کر رہ جاتی

تینوں کمرے سے آٹھ کر کچن میں پھپھو اور چھوٹی تائی کے پاس آئیں جبکہ بڑی تائی کی اپنی نند سے بنتی نہیں تھی سو وہ اپنے کمرے میں آرام فرما رہی تھیں۔

(

کاشان اور حمزہ اپنی ماؤں کے ساتھ لگے بیٹھے تھے عورت دوسروں کیلئے چاہے جیسی بھی ہو لیکن ماں کے روپ میں وہ مخلص ہوتی ہے یہی حال بڑی تائی کا بھی تھا شہوار کے ساتھ بیشک وہ جیسی بھی تھیں پر شایان اور کاشان کے ساتھ وہ ایک مکمل مختلف عورت تھیں۔

"کیا ہوا شہوار ادھر اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟" وہ گارڈن میں اکیلی بیٹھی سوچوں میں گم تھی جب اچانک پھپھو نے آکر اسکی سوچوں کا محور توڑا۔

"کچھ نہیں پھپھو" وہ زبردستی مسکراتی ہوئی بولی۔ پھپھو بیشک کم آتی تھیں پر وہ شہوار سے پیار بھی بہت کرتی تھیں آخر کو انکے سب سے لاڈلے بھائی اور بیسٹ فرینڈ بھابھی کی اولاد تھی۔

"بتاؤ چلو کیا ہوا اب مجھ سے بھی چھپاؤ گی؟" پھوپھو اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولیں۔

"کچھ خاص نہیں پھوپھو بس ماما کی کمی محسوس ہو رہی ہے میرا بھی دل چاہتا ہے ماما ہوتیں تو میرے بھی ایسے لاڈ اٹھاتیں جیسے بڑی اور چھوٹی تائی اپنے بچوں کے اٹھاتی ہیں۔" وہ اداسی سے بولی

"ارے چندا! تم اپنے لاڈ مجھ سے اٹھوایا کرو میں ہوں نا جانی تم بالکل میرے لیئے سمرہ اور اریبہ کی طرح ہوا بھی تو میں نکاح تک ادھر ہی ہوں اپنی بیٹی کے خوب لاڈ اٹھاؤنگی چلو بتاؤ ابھی کیا بناؤں اپنی بیٹی کیلیئے؟" پھپھو کے اس پیار پر شہوار کی آنکھوں میں نمی آگئی۔ وہ کیا بتاتی کہ زندگی کے ہر موڑ پر ماں کی کمی ضرور محسوس ہوتی ہے اگرچہ پیار کرنے والے لوگ ہوں لیکن ماں جیسا پیار نہیں ملتا کیوں سہی کہا نا؟

اور پھپھو شہوار کے منع کرنے کے باوجود اسکو اپنے ساتھ اندر لے گئیں۔

وہ سب رات کو چھت پر بیٹھے گپیں ہانک رہے تھے۔

"ویسے حمزہ بھائی! لندن میں کوئی تو پسند آئی ہوگی آپکو؟" اریبہ کے کہنے پر سمرہ نے اسکو آنکھیں دکھائیں۔ جسکو حوریہ زبردستی ساتھ لائی تھی۔

"کیوں اپنی بہن کے ہاتھوں مجھ معصوم کا قتل کروانا چاہتی ہو؟" حمزہ شرارتی نظروں سی اسکو دیکھتے ہوئے بولا۔

"ایک تو آئی ہوگی ویسے" اریبہ ہنوز اپنی بات پر قائم تھی۔

"رہنے دو لڑکی! اتنی لڑکیاں دیوانی تھیں اسکی پر محترم کسی کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے بلکہ پورا سر اٹھا کر دیکھتے اور تو اور اگر کسی لڑکی کے برابر سے گزرنا ہوتا تو آنکھیں بند کر کے گزرتے تاکہ غلطی سے ٹکر ہو جائے۔"(غلطی پر زور دے کر کہا) کاشان کے کہنے پر سب کی ہنسی چھوٹی تھی۔

"اپنی باتیں کیوں بتا رہے ہو؟"حمزہ نے الٹا اسکو پھنسا لیا۔

شہوار! چائے گڑیا! فیضان کے کہنے پر وہ مسکراتی ہوئی کھڑی ہوئی۔

کون کون پیئے گا ایک بار بتا میری بہن بار بار نہیں بنائیگی۔"حوریہ کے کہنے پر سب نے ہاتھ اٹھا لیا

"اور ہاں کچھ کھانے کو بھی"ارسلان نے ہانک لگائی جبکہ حوریہ نے اسے "پینڈو"کا لقب دے دیا۔

"سمرہ آپی آپ بھی چلیں نا ساتھ"شہوار نے اسکو ساتھ لے جانا چاہا تو وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

"سنو سنو سنو!!!"وہ سب چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے جب فائزا چھلتا ہوا آیا۔

"سناؤ سناؤ سناؤ!!!"حوریہ نے اسی کے انداز میں کہا

"بینش آپی پرسوں صبح بذریعہ جہاز اپنی تمامتر خوبصورتی سمیت کسی کے دل میں ڈوڑے جمانے عزیز از ملک پاکستان کے شہر کراچی تشریف لا رہی ہیں"فائز کے خبر دینے کے انداز میں سب ہنس پڑے البتہ فیضان جی بھر کے بدمزہ ہوا تھا۔

بینش بڑی تائی کی لاڈلی بھانجی تھی جو امریکہ میں مقیم تھی۔جب بھی کراچی آتی فیضان سے چپکنے کی کوشش کرتی جبکہ فیضان ریزرو سا رہتا تھا۔بینش شہوار کو ایک حقیر چیز سمجھتی تھی دونوں بہن بھائی کیلئے وہ ایک عذاب سے کم نہیں تھی۔

"پتہ نہیں کونسی الوں والی نسل آگئی ہے رات کو جاگتے ہیں دن میں سوتے ہیں اللہ بخشے ہماری اماں کو فجر کے بعد تو بستر پر بیٹھنے بھی نہیں دیتی تھیں کی کہیں سو ہی نہ جائیں" وہ سب فجر کے بعد سوئے تھے سوائے شایان اور فیضان کے انکو آفس جانا تھا اسلئے دونوں جلدی سونے چلے گئے تھے اور ابھی ناشتہ کی میز پر دادی کا سامنا ہوا تو باقی سب کا غصہ انپر اتر رہا تھا۔

"ارے دادی جان بچے ہیں اور چھٹیاں بھی تو ہیں نا۔۔۔"شایان نے ٹھنڈا کرنا چاہا

ارے پڑے ہٹو!!ہم کیا بچپن سے بوڑھے ہیں ہم بھی اتنے اتنے سے تھے اسوقت پر مجال ہے کہ کبھی فجر کے بعد سوئے ہوں۔"دادی شاید افسوس کر رہی تھیں۔

"اسمیں اب بھلا ہماری کیا غلطی آپکی امی تھیں ہی اتنی ظالم!!فیضان بڑبڑایا۔جسپر شایان نے ہنسی روکنے کیلئے منہ دوسری طرف پھیر لیا

"ہیں کیا بولا؟"دادی نے چشمہ سیدھا کرتے ہوئے بولا۔

"جج جی یہی کہہ رہا تھا نا کہ آپکی والدہ محترمہ واقعی ملنسار شریف اور نیک طبیعت خاتون تھیں ایسا ہی ہونا چاہیئے ہر عورت کو۔۔فیضان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جوابا دادی اپنی ماں کی قصیدہ خوانی کرنا شروع ہو گئیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فیضان اور شایان نے آج کم ہی کھانے پر اکتفا کیا اور آفس کیلیئے آٹھ گئے۔

ارے میں کہتی ہوں کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے گھر پر ہزاروں کام پڑے ہیں اور یہ بزرگ صاحبان بستر پر

خواب خرگوش کے مزے لے رہے ہیں۔" وہ سب اونگتے ہوئے ناشتہ کے ساتھ ساتھ دادی کی ڈانٹ بھی کھارے تھے۔

"شہوار انکو خاموش کرواؤ نہیں تو مجھے ہارٹ اٹیک ہو جائیگا" اریبہ اسکی جانب جھکتی ہوئی ہلکی آواز میں بولی

"اے لڑکی! کیا بول رہی ہے؟ دادی کی نظریں تیز بھی تھیں

"ارے دادی وہ میں کہہ رہی تھی واقعی آپ بالکل بجا فرما رہی ہیں ہم نے واقعی سو کر بہت بڑی غلطی کی" اریبہ نے بوکھلائے انداز میں کہا۔

"اماں آیئے آپکی سر کی مالش کردوں" پھپھو جو کب سے بچوں کی درگت بنتی ہوئی دیکھ رہی تھیں اب انکو آخر رحم آہی گیا اور دادی کو کمرے میں لے گئیں اور ان سب نے سکون کا سانس لیا اور ناشتہ کرنے لگے۔

حوری!!! وہ حوریہ کے کمرے میں اسکو بلانے آئی لیکن حوریہ کو واشروم میں پا کر وہیں بیٹھ گئی اور ادھر ادھر نظریں دوڑانے لگی جب اچانک اسکو تکیہ کے نیچے ڈائری رکھی نظر آئی۔

"اووہ تو محترمہ ڈائری بھی لکھتی ہیں۔ شہوار نے اپنے ہونٹ سکورے اور ہاتھ بڑھا کر اس ڈائری کو نکالا اور دیکھنے لگی۔ تھی تو یہ ایک غیر اخلاقی حرکت لیکن طبیعت سے مجبور ہو کر ڈائری کھول لی اور جیسے جیسے اوراق پلٹتی گئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی آنکھیں حیرت سے کھلتی گئیں۔گلابی رنگ کی ڈائری اندر سے بھی اتنی ہی خوبصورت تھی جتنی باہر سے ہر ورقہ میں فیضان کے اسکیچس بنائے ہوئے تھے اور ہر اسکیچ کے نیچے ایک شعر لکھا تھا جو اس اسکی محبت کی واضح دلیل تھا۔

اس نے ڈائری واپس ویسے ہی رکھ دی جیسے پہلے تھی اور حوریہ کا انتظار کرنے لگی۔

کچھ دیر بعد حوریہ واشروم سے نہا کر نکلی تو شہوار کو اپنے کمرے میں دیکھ کر ٹھٹھک گئی اور سب سے پہلی نظر ڈائری پر ڈالی جو بالکل ویسی رکھی تھی جیسے وہ رکھ کر گئی تھی اور پر سکون ہو گئی۔

کیا ہوا شہوار؟"شہوار سوچوں میں گم تھی کہ اسکو حوریہ کے نکلنے کا پتہ نہیں لگا تھا۔

"کچھ نہیں وہ چھوٹی تائی کہ رہی تھیں کہ تم آج جا کر سمرہ آپی کے نکاح کیلئے سوٹ کے آؤ لیکن میں سوچ رہی تھی کل چلیں گے فیضی بھئی کے ساتھ۔"شہوار اسکو گہری نظروں سے دیکھتی ہوئی بولی۔

"ہاں ٹھیک جیسی تمہاری مرضی "حوریہ نے شہوار کی طرف مسکرا کر دیکھا۔

"ارے کہاں جا رہی ہو بیٹھو نا۔"شہوار کو اٹھتا دیکھ کر حوریہ نے کہا۔

نہیں مجھے دادی جان سے کام ہے پھر آتی ہوں۔"شہوار مسکراتی ہوئی چلی گئی وہ منٹوں میں ایک فیصلہ کر چکی تھی۔

فیضی بھائی؟؟شہوار چھت پر آئی تو فیضان کو وہاں دیکھ کر حیران ہو گئی کیونکہ عموماً وہ ادھر نہیں آتا تھا۔

"جی بھائی کی جان"فیضان نے پیار سے کہا

"مجھے آپ سی ایک بات کرنی ہے"

"ہاں بولو"

"مجھے نا ایک بھابھی چاہئے" شہوار نے ایسے کہا جیسے ایک چیز مانگ رہی ہو۔

"ایک کیوں چار لی کو نا" فیضان اسکو چھیڑنے لگا

"خبردار جو میری دوست کا دل دکھانے کا سوچا بھی تو" شہوار تو ہتھے سے اکھڑ گئی۔

"کیا مطلب کونسی دوست؟" فیضان حیران ہوا۔

"بھائی وہ میں نے آپکو کچھ بتانا ہے" شہوار نے کچھ ڈرتے ہوئے کہا مبادا وہ انکار ہی نہ کردے

"بولو" فیضان نے دلچسپی سے کہا۔ اور پھر شہوار نے ساری بات بتادی جسکو سن کر فیضان بہت حیران ہوا

"بھائی آپکو کیسی لگتی ہے حوریہ؟؟" شہوار نے دلچسپی سے پوچھا

"اچھی ہے" فیضان نے مسکراتے ہوئے کہا

"پھر میں دادی سے بات کرلوں نا" شہوار کو بہت جلدی تھی

"نہیں شہوار کیا پتہ کسی اور وجہ سے اس نے اسکیچیس بنائے ہوں۔"

"یار آپ لڑکیوں کے معاملات کو نہیں سمجھیں گے" شیوار نے چڑتے ہوئے کہا

"اچھا میری ماں جو کرنا ہے کرلو اب میں جا رہا ہوں کمرہ میں کافی کے آؤ چندا" فیضان اسکے بال بگاڑتا ہوا چل دیا جبکہ شہوار اسکے "میری ماں" کہنے پر ہنس دی

"دادی!" شہوار دادی کے کمرے میں آئی تو داری نماز پڑھ رہی تھیں شہوار ادھر ہی بیٹھ گئی۔

"بولو بیٹی" وہ نماز پڑھ کر فارغ ہوئیں تو شہوار کی طرف متوجہ ہوئیں۔

"دادی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے" شہوار کچھ کچھ ہچکچا بھی رہی تھی۔

"ارے بول بھی" اور پھر شہوار نے ساری بات انکے گوش گزار دی۔

"بس دادی جان کل آپ ہی اعلان کر دیں گی" شہوار کو کچھ زیادہ ہی جلدی تھی۔

"ارے رک جا بھی اسکے ماں باپ سے تو بات کرنے دے۔" دادی اسکی جلد بازی سے خائف ہوئیں تو وہ ہنس دی اور انکے سر پر مالش کرنے کھڑی ہو گئی۔

اگلے دن صبح صبح بینش پہنچ گئی تھی اور اب وہ سب سے مل رہی تھی۔ شہوار کو اسکی موجودگی ہمیشہ ڈرا کر رکھتی تھی۔ ابھی بھی اس نے سب کو گلے لگایا سوائے شہوار کے تو وہ خاموشی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں آ گئی۔

"خالہ جانی! فیضان کہاں ہے؟؟؟ جب کافی دیر تک وہ نظر نہیں آیا تو بینش نے تائی سے پوچھ ہی لیا۔

"آفس میں ہی ہو گا کیوں تمہیں کوئی کام ہے؟" تائی نے حیرت سے پوچھا۔

"نہیں نہیں مجھے اس سے کیا کام ہو گا خیر آپ بتائیں تیاری کیسی جا رہی ہے؟" بینش نے موضوع بدلا

"تیاری کہاں نکاح ہی تو ہے" تائی نے من چراتے ہوئے کہا اور دونوں آپس کی باتیں کرنے لگ گئیں۔

"میں حمزہ اور سمرہ کے ساتھ فیضان اور حوریہ کا بھی نکاح کر دینا چاہتی ہوں۔" وہ سب ڈنر کر رہے تھے جب دادی نے ہی اعلان کیا جس پر بڑی تائی اور تایا حیران تھے اور چھوٹی تائی اور تایا مطمئن تھے کیونکہ رات کو دادی نے ان سے مشورہ کر کے ہی بات کہی تھی یہ اعلان کیا تھا شہوار شایان حمزہ سمرہ اریبہ ارسلان اور کاشان سب کیلئے ہی خوشی کی خبر تھی اور فیضان اپنی بہن کی جلد بازی پر مسکرایا حوریہ کا تو پوچھو ہی نہیں اسکا منہ ایسا کھلا تھا گویا دنیا کا آٹھوں عجوبہ نمودار ہو گیا ہو۔ بینش کیلئے یہ خبر نہایت شاک گزری تھی

"حوری منہ بند کر لو جتنا بڑا کھولا ہوا ہے پورا چڑیا گھر گھس جائیگا" آریہ اسکی کیفیت سے حضرت اٹھاتے ہوئے بولی جس پر سب ہنس دیئے اور حوریہ نے ہوش کی دنیا میں قدم رکھا اور شرما کر اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی کیونکہ وہ دشمن جان بھی اسی کو دیکھ رہا تھا۔

زندگی میں کبھی کبھی ایسے مواقع بھی آتے ہیں انسان اللہ کی رحمت اور محبت پر رشک کرنے لگتا ہے ل۔یہی حال حوریہ کا تھا وہ خوش تھی بے انتہا خوش اسکے گمان میں یہ سب اتنا آسان نہیں تھا لیکن وہ یہ بھول گئی تھی کہ جب راتوں کو اللہ سے مانگ لو تو وہ ایسے دروازے کھول دیتا ہے جس انسان کا گمان بھی نہیں گزرتا۔ وہ ابھی یہ سوچ ہی رہی تھی جب شہوار نے اسکے سامنے ہاتھ لہرایا وہ فوراً آٹھ کر اسکو گلے لگانے لگی تو شہوار دور ہو گئی۔

"دور ہٹ جاؤ بات نہیں کرو مجھ سے" شہوار کے انداز پر حوریہ تو پریشان ہو گئی تھی۔

"کیا ہوا شہوار،"

"دنیا جہاں کی باتیں مجھے بتائی جاتی تھیں لیکن دل کی بات مجھ سے ہی چھپائی۔۔

"تمہیں کیسے پتہ؟؟"حوریہ نے حیرانی سے پوچھا۔جواباً شہوار نے ڈائری سے لے کر دادی سے بات کرنے تک ساری بات بتادی

"پاگل تم نے انکو بھی بتادیا؟؟ "

"ہاں تو شادی ہی ان سے ہونی ہے انکو بتانا تو ضروری تھا" شہوار نے "ان" پر زیادہ زور ڈالا۔

اور حوریہ اسکو منانے لگی کیونکہ وہ اپنی اکلوتی دوست کو ناراض نہیں کرسکتی تھی اور دونوں گلے لگ گئیں اور شہوار کو اندازہ ہوگیا کہ حوریہ سے بڑھ کر کوئی اسکو نہیں سمجھ سکتا اسکی بھابھی بننے کیلیئے حوریہ پرفیکٹ تھی۔

(

"ہائے!"فیضان آفس سے واپس آکر اپنے کمرے میں جارہا تھا جب بینش اچانک پتہ نہیں کہاں سے نمودار ہوئی۔فیضان سخت کوفت میں مبتلا ہوا۔

"اسلام علیکم "فیضان نے جواب دینے کے بجائے سلام کیا جس پر بینش بے ہودہ انداز میں ہنسی

"وعلیکم "شاید اسکو سلام کا پورا جواب بھی نہیں آتا تھا۔فیضان کو بہت افسوس ہوا کم از کم ایک مسلمان کو سلام تو پورا آنا چاہیئے چاہے وہ کتنا ہی آزاد خیال کیوں نہ ہو۔فیضان اندر کی جانب بڑھنے لگا جب بینش واپس راستہ میں آگئی

"کیسے ہو؟"بینش نے زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا

"میں جیسا بھی ہوں تمہیں اس سے کیا اور بار بار میرے راستہ میں مت آ‌ؤ جب میں اپنے کام سے کام رکھتا ہوں تو تم بھی اپنے کام سے کام رکھو" فیضان نے اچھی خاصی سنائی۔

"بہت خوش ہو تم حوریہ سے منگنی پر ہونا بھی چاہیے اتنی دولت جو ہے اسکے پاس اور تم بے چارے یتیم۔۔۔۔" آگے وہ بولتی جب فیضان نے ہاتھ اٹھا کر زور سے "بس" کہا

"بس بہت ہو گیا آگے ایک لفظ بھی کیا تو زبان کھینچ لوں گا اور آپکی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ سب سے زیادہ دولت میرے پاس ہے دونوں تایا سے بھی زیادہ اسلئے مجھے دولت کی کوئی ضرورت نہیں آئی سمجھ اب آئندہ میرے سامنے مت آنا" فیضان کہ کر آگے بڑھ گیا لیکن بینش اسکے حصول کیلئے منصوبے بنانے لگی۔

"میں کیسے تمہیں بتاؤں کہ میری محبت تمہارے لیئے آہستہ آہستہ عشق میں تبدیل ہو رہی ہے میری صبح تمہیں دیکھ کر ہوتی ہے رات کو تمہاری تصویر دیکھ کر سوتا ہوں جس دن تم مجھے اگنور کرتی ہو میں اندر تک ٹوٹ جاتا ہوں لیکن تم سے اظہار نہیں کر سکتا کیونکہ میں جانتا ہوں تم میری ماں کی وجہ سے مجھ سے بھی نفرت کرتی ہو اور اپنی محبت کی ناقدری مجھ سے برداشت نہیں" شایان شہوار کی تصویر جو اس نے اسکے کمرے سے لے لی تھی ہاتھ میں لئے سوچوں میں گم تھا وہ جانتا تھا کہ اسکی ماں شہوار سے نفرت کرتی ہیں اور اسکی وجہ یہ تھی کہ سمیہ بیگم مصطفی کیلئے اپنی بہن کا رشتہ لے کر آئی تھیں لیکن مصطفی نے کرن سے شادی کر لی تو سمیہ بیگم کے دل میں کرن کیلئے کدورت پیدا ہونے لگی جو نفرت کی حد تک پہنچ گئی کیونکہ جب شہوار پیدا ہونے والی تھی تو اس وقت سمیہ بیگم بھی امید سے تھیں لیکن چونکہ انکے مقابلے میں کرن کمزور تھیں تو ساس کی توجہ کرن کی طرف زیادہ تھی جو ان سے برداشت نہیں ہوتی تھی اور جب شہوار پیدا ہوئی تو ساس کی توجہ کاشان سے زیادہ شہوار کی طرف

تھی اسی بنا پر شہوار سے انکو نفرت ہونے لگی یہ سب باتیں شایان کو پتہ تھیں لیکن دل کا کیا کرتا جو اسکو ہر وقت شہوار سے اظہار محبت کرنے پر مجبور کرتا تھا۔

وہ تصویر رکھ کر ٹیرس میں آگیا جہاں شہوار پہلے سے کھڑی تھی اسکو اپنی قسمت پر بہت پیار آیا

"شہوار یہاں کیوں کھڑی ہو؟" شایان پوچھے بغیر نہیں رہ سکا۔

"ایسے ہی" اسکو شک ہوا شہوار کی طبیعت ٹھیک نہیں کیونکہ پہلے دفع اس نے صحیح سے جواب دیا تھا

"آج تو قسمت ہی نرالی ہے" (شایان نے دل میں سوچا اور مسکرا دیا۔)

"طبیعت ٹھیک ہے تمہاری؟" شایان تھوڑا پریشان ہو گیا

"جی" شہوار نے اسی پر اکتفا کیا۔

"شہوار کیا ہم بیٹھ کر بات کر سکتے ہیں؟" یہ پہلا موقع تھا جب شایان اور شہوار اتنی "تفصیلی" بات کر رہے تھے۔

"جی" شہوار نے کہا اور وہیں رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اور شایان کا تو جیسے منوں خون بڑھ گیا۔

"کیا ہم دوست بن سکتے ہیں؟" شایان نے ابتدا کی جسپر شہوار کافی حیران ہوئی۔

"جی کیا؟" شہوار نے آنکھیں پٹ پٹا کر پوچھا۔ شایان کو اسکے انداز پر ہنسی آگئی۔

"اتنی مشکل اردو بھی نہیں بولی" شایان نے مسکراتے ہوئے کہا اور شہوار اسکو دیکھتی رہ گئی۔

"اے کیا دیکھ رہی ہو؟" شہوار کو اپنی طرف دیکھتا پا کر اس نے پوچھا شہوار ہربڑا گئی۔

"آپ ہنستے ہوئے اچھے لگتے ہیں" وہ ایسی ہی تھی منہ پر بات کر دیتی تھی جو اسکے دل میں ہوتا تھا

شایان اسکے منہ سے اپنی تعریف سن کر مسکرایا

"تو کیا ہماری دوستی ہو سکتی ہے؟" شایان نے اپنا سوال واپس دہرایا

"ہاں ایک شرط پر؟" شہوار نے باقاعدہ انگلی سی "ایک" کا اشارہ کیا

"ہاں بولو" شایان نے دلچسپی سے پوچھا

"آپ اپنا غصہ ناک پر نہیں رکھیں گے کیونکہ مجھے آپ کے غصہ سے بہت ڈر لگتا ہے" شہوار نے مسکینی صورت بنائی جسپر شایان نے قہقہہ لگایا

"ہاں نہیں رکھوں گا ناؤ وی بیکم فرینڈز؟ شایان نے ہاتھ بڑھایا تو شہوار نے "فرینڈز" کہتے ہوئے ہاتھ ملا لیا۔

"اب بتاؤ میری دوست اتنی اداس کیوں کھڑی تھی؟" شایان نے مان سے پوچھا

"پتہ نہیں فیضی بھائی کو کیا ہو گیا جب سے آئے ہیں بات نہیں کر رہے انکا موڈ بھی آف ہے اور کچھ بتا بھی نہیں رہے" شہوار تقریبا رونے والی ہو گئی تھی

"ارے اسمیں پریشانی کی کیا بات ہو سکتا ہے آفس کی کوئی ٹینشن ہو آج کل ویسے بھی اسپر آفس کے کام کا برڈن ہے تم پریشان نہیں ہو ٹھیک ہو جائیگا" شایان کو اسکی پریشانی کی وجہ معلوم تھی وہ جانتا تھا فیضان بینش سے خائف رہتا ہے اور جو آج ہوا وہ فیضان اسکو بتا چکا تھا لیکن پھر بھی شہوار کو مطمئن کرنے کیلیئے یہ وجہ بتائی جو کہ سچ بھی تھی۔

"اچھا اب میں چلتی ہوں کل بات کریں گے" شہوار اٹھتے ہوئے بولی

"سنو" شایان نے اسکو پکارا

"تم مجھے "بیسٹی" بولا کرو" شایان نے مسکراتے ہوئے اپنی خواہش کا اظہار کیا

"کیوں بھلا" شہوار کو تشویش ہوئی۔

"مجھے اچھا لگے گا" شایان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے اینڈ تھینکس "شہوار نے مسکراتے ہوئے کہا

"تھینکس کس بات کا

"دوستی کیلیئے" اور مسکراتی ہوئی چلی گئی اور شایان بھی اپنی قسمت پر مسکرادیا

"بھائی!!" شہوار صبح فیضان کے کمرے میں داخل ہوئی وہ آفس کیلیئے تیار ہو رہا تھا

"جی بھائی کی جان؟" اسکے طرز تخاطب پر شہوار کو اطمینان ہوا کہ اب اسکا موڈ ٹھیک تھا

"آپکو کل کیا ہوا تھا؟" شہوار نے روہانسے انداز میں کہا

"کچھ نہیں گڑیا آفس کا کام زیادہ ہے نا تو سر میں درد ہو رہا تھا"

"آپ مجھے بتادیتے میں سر دبا دیتی اتنا پریشان ہوئی تھی میں" شہوار نے مسکینی صورت بنائی

"ارے میری گڑیا" فیضان کو بے اختیار اسپر پیار آیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اچھا بتاؤ کیوں آئی تھی؟ فیضان نے پوچھا

"بھائی مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے لیکن وعدہ کریں آپ میری بات مانیں گے؟" شہوار کی عادت تھی جب بھی فیضان سے کوئی بات منواتی اس سے ہاتھ ملا کر پہلے وعدہ لیتی تھی

"پہلے کبھی انکار کیا ہے جو اب کروں گا؟" فیضان نے اسکے سر پر چپت لگاتے ہوئی کہا

"وعدہ کریں نا" شہوار نے لاڈ سے کہا

"اچھا میری ماں وعدہ اب فرماؤ"

"بھیا ہمارے ماما بابا کی قبر کہاں پر ہے مجھے انکی قبر پر جانا ہے جب سے انکا ایکسیڈنٹ ہوا میں کبھی نہیں گئی" شہوار کے سوال پر فیضان کے چہرے پر اذیت کے تاثر ابھرے

"انکی قبر نہیں ہے" فیضان کا لہجہ سپاٹ تھا اور شہوار حیرانی سے اسکی شکل دیکھ رہی تھی جہاں واضح اذیت کے آثار تھے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

کیا مطلب بھائی؟" شہوار نے حیرانی سے پوچھا

"شام کو بتاؤنگا گڑیا ابھی آفس کیلیئے لیٹ ہو رہا ہوں"۔ اور شہوار مزید کوئی سوال کرتی فیضان اسکو لیکر ناشتہ کی ٹیبل پر آگیا۔

وہ شدت سے فیضان کا انتظار کر رہی تھی اسکو تجسس ہو رہا تھا کہ آخر سب کی قبریں ہوتی ہیں میرے والدین کی کیوں نہیں ہے؟

آج فیضان معمول سے زیادہ لیٹ ہو گیا تھا جسپر شہوار کو بہت غصہ آرہا تھا

"فیضی بھائی مجھے بتانا ہی نہیں چاہتے تبھی جان بوجھ کر لیٹ آئیں گے"

وہ دل میں طرح طرح کے خیالات سوچنے لگی اور فیضان کے کمرے میں آگئی

"کیوں نا میں فیضی بھائی کی ڈائری پڑھ لوں ضرور وہ بات بھی اسی میں لکھی ہو گی" وہ جانتی تھی فیضان اپنی زندگی کی اہم مواقع ڈائری میں لکھا کرتا تھا لیکن وہ واحد چیز تھی جس کے بارے میں فیضان نے شہوار سے وعدہ لیا تھا کہ اسکی ڈائری کے بارے میں نہ کسی کو بتائیگی اور نہ خود کبھی لے گی اور اسی ڈائری کی وجہ سے فیضان نے پہلی بار اسکو ڈانٹا تھا

"شہوار ابھی معاف کر رہا ہوں لیکن آئندہ اس ڈائری کو ہاتھ بھی مت لگانا" وہ پہلی بار اسکی ڈائری کو ہاتھ لگا رہی تھی تب فیضان نے یہ کہا تھا اور اسکے اسوقت کوئی تجسس نہیں تھا کیونکہ شہوار کو بس یہ خیال تھا کہ فیضان نے اسکو ڈانٹا ہے اب اسکو ناراض ہونا ہے لیکن اب اسکو تجسس ہو رہا تھا آخر اس ڈائری میں کیا تھا کہ فیضان ہاتھ بھی لگانے نہیں دیتا تھا

"اب میں اسکو پڑھوں گی بھلے بھائی ڈانٹیں" اس نے دل میں سوچتے ہوئے ڈائری کھول لی

"کیا ہوا فیضان؟ گھر نہیں جانا کیا" رات کے دس بجے بھی جب فیضان آفس میں بیٹھا رہا تو شایان نے اسکے پاس آکر تشویش سے پوچھا

"کچھ نہیں یار تھوڑی دیر میں جاؤں گا" فیضان نے اپنا سر دباتے ہوئے کہا۔

"ہوا کیا ہے کوئی پریشانی ہے کیا؟"شایان اسکا بہترین دوست بھائی اور کزن تھا یہ کیسے ممکن تھا فیضان کی پریشانی میں وہ پریشان نہ ہوتا

"یار شہوار نے آج وہ بات کہ دی جسکا مجھے ہمیشہ سے ڈر لگا رہتا تھا۔"فیضان کی آواز نہایت بھرائی ہوئی تھی

"کیا بات؟"شایان کو تجسس ہوا

"وہ ماما بابا کی قبر پر جانا چاہتی ہے اور میں نے اسکو بول دیا کہ انکی قبر نہیں ہے اب وہ وجہ پوچھ رہی ہے میری کچھ سمجھ نہیں آرہا کیا کروں اسکو دکھ میں نہیں دیکھ سکتا"فیضان کے چہرے پر واضح اذیت کے آثار تھے جسکو دیکھ کر شایان نے ہونٹ بھینچ لیئے۔

"تم کہو تو میں بتاؤں اسکو؟"شایان نے اسکی تکلیف محسوس کرتے ہوئے پوچھا

"تم سے وہ عام بات نہیں کرتی یہ کیسے سنے گی؟فیضان نے اسکو دیکھتے ہوئے کہا جو اس بات پر مسکرا دیا تھا

"مسکرا کیوں رہے ہو؟"فیضان نے ایسے پوچھا جیسے اسکی دماغی حالت پر شبہ ہو

"تمہیں اس نے نہیں بتایا کہ ہماری اللہ کے فضل و کرم سے دوستی ہوگئی ہے جب۔۔۔پھر شایان نے کل والی ساری بات بتادی جسکو سن کر فیضان کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو اب چلو میں بات کرلوں گا اس سے تمہارے لیٹ ہو جانے کی وجہ سے وہ پریشان بھی ہو گی"شایان اسکو اٹھاتے ہوئے بولا

"او نو "فہضان کو کچھ دن پہلے کی بات یاد آئی جب وہ بارش کی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا تو شہوار کی کیا حالت ہوئی تھی وہ فوراً اٹھا اور دونوں گاڑی کی جانب چل دیئے

"۲۲ جون ۱۹۹۹

آج صبح میں بہت خوش تھا کیونکہ میں نے اسکول میں اول پوزیشن لی تھی ماما بابا بہت خوش ہوئے تھے اور انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا کہ کل وہ مجھے ڈنر پر لے جائیں گے کیونکہ آج انہیں بابا کے دوست کی شادی میں جانا ہے۔

جب شام میں ماما وائٹ فینسی سوٹ پہن کر آئیں تو بہت خوبصورت لگ رہی تھیں میں نے بے اختیار انکو گلے لگایا اور پتہ ہے انہوں نے کیا کہا مجھے

"فیضی گلے تو ایسے لگا رہے ہو جیسے آخری بار مل رہے ہو اور تب میں ہنس دیا تھا

"ارے بہو! نظر اتار لینا" دادی نے پیچھے سے آکر انکو ستائشی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا

"ارے امی جان میری نظر اتارنے کیلئے آپ ہیں نا" ماما نے لاڈ سے کہا تھا اور پھر دادی نے انکی نظر اتار دی اور ڈھیر سارا پیار کیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسوقت نجانے میرا دل چاہا کہ ماما نہ جائیں میرے پاس ہی رہیں لیکن پھر بابا ماما مجھے شہوار کا خیال رکھنے کو کہہ کر چلے گئے جو کہ اسوقت سو رہی تھی۔

رات کی بارہ بجے گھر کے فون پر کال آنے لگی میں نے فون اٹھایا تو انہوں نے کسی بڑے کو فون دینے کو کہا میں نے تایا کو بلایا انہوں نے کال سنی تو کچھ دیر تک ساکت بیٹھے رہے

"ارے بتاو بھی عثمان کیا ہوا ہے کیوں ایسے بیٹھے ہو؟" دادا نے پوچھا تو تایا ہوش میں آئے اور انکی نظریں جب دادا سے ملیں تو آنکھوں میں آنسو آ گئے لیکن وہ ابھی بتانا نہیں چاہتے تھی کیونکہ بابا سب سے چھوٹے ہونے کی وجہ سے دادا دادی کے لاڈلے تھے

بھائی آپ میرے ساتھ آئیں بابا آپ پریشان نہیں ہوں بس آفس میں مسئلہ ہو گیا ہے اسی لئے پریشان ہو گیا تھا۔" وہ بڑے تایا کو لیکر باہر چلے گئے اور کسی کو نہیں پتہ میں بھی ان کے پیچھے چلا گیا

"کیا ہوا ہے عثمان؟" اب تو بڑے تایا بھی پریشان ہو رہے تھے

"بھائی مصطفی اور بھابھی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے اور وہ اب اس دنیا میں نہیں رہے" چھوٹے تایا کہنے کے ساتھ ہی بڑے تایا کے گلے لگ کر رونے لگ گئے اور میں میرے آنسو رک گئے۔۔۔ آنکھیں جم گئیں۔۔۔ حلق خشک ہو گیا۔۔۔ جسم جامد ہو گیا۔۔۔ دنیا اجنبی لگنے لگی۔۔۔ میرے سامنے ماما کا خوبصورت چہرہ گھومنے لگا بابا کی میرے ساتھ شرارتیں انکی مسکراہٹیں گھومنے لگی بابا کی آواز کانوں میں گونجنے لگی

"بھئی ہم باپ بیٹے کم دوست زیادہ ہیں"

"میرا بیٹا میرا غرور ہے"

ماما کا پیار ماما کی باتیں ماما کا خیال رکھنا سب گھومنے لگا تب میں زور سے چیخا

"نہیںیں" میں نے زمین پر بیٹھتے ہوئے کہا اور میں نے دیکھا تھا دونوں تایا میرے طرف آئے تھے اور مجھے سنبھالنے لگے تھے

میں بھی آپ لوگوں کے ساتھ جاؤں گا" میری ضد پر دونوں تایا مجھے بھی ہاسپٹل کے گئے لیکن وہاں کی خبر نے مجھے ہوش سے بیگانہ کر دیا

"ایکسیڈنٹ بہت خطرناک ہوا ہے انکا کچھ نہیں بچا جو ہم آپکو ڈیڈ باڈی دکھا سکیں یہ تابوت ہے اسکو بند کر دیا ہے اسمیں صرف اعضاء ہیں" ڈاکٹر کی بات سن کر میں ہوش کھو بیٹھا اور مجھے نہیں پتہ اسکے بعد کیا ہوا۔۔۔۔ جب میں نے آنکھ کھولی تو شہوار مجھے اٹھا رہی تھی

"فیضی بھائی اٹھیں نا یہ سب مہمان کیوں آ رہے ہیں اور ماما بابا بھی ابھی تک نہیں آئے آج ہم آپکے رزلٹ کی ٹریٹ لینگے نا ہم ماما بابا کو خوب سارا تنگ کریں گے ٹھیک ہے؟۔۔۔ وہ کہتی جا رہی تھی اور میں اسکی شکل دیکھ رہا تھا جب اچانک ماما کا جملہ میرے کانوں میں گونجا

"فیضی شہوار کا خیال رکھنا" اور اس دن کے بعد سے میں نے شہوار کو سینے سے لگایا اور اسکا خیال رکھنے لگا

"شہوار ماما بابا اب نہیں آئیں گے۔۔" میں اسکے سامنے رونا نہیں چاہتا تھا میں اسکا بڑا بھائی تھا مجھے اسکو سنبھالنا تھا اور شہوار کو جب بات سمجھ آئی تو وہ خوب روئی میں نے اسکو بہت سنبھالا اور اب وہ میری جان سے بھی بڑھ کر ہے بس اس بات کا ڈر ہے کہ وہ ماما بابا کی قبر کی متعلق نہ پوچھ لے کیونکہ ابھی اسکو میں نے کہ دیا کہ اسکے اٹھنے سے پہلے ہی دفن کر دیا۔

اب میرے آنسو تھم گئے جتنا لکھنا تھا لکھ چکا صبح شہوار کو اسکول کیلئے بھی اٹھانا ہے اسلیئے باقی باتیں پھر کبھی۔۔۔

شہوار ڈائری پڑھ کر فارغ ہوئی تو اسکے پورے گال اور آنکھیں آنسو سے بھیگی ہوئی تھیں۔ وہ ڈائری رکھ کر اپنے کمرے میں آگئی اور روتے روتے کب بیہوشی ہوئی اسکو نہیں پتہ چلا

Posted on Kitab Nagri

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

#

شہوار !شایان اور فیضان آفس سے لوٹے تو دونوں شہوار کے پاس آئے تاکہ اسکو بات بادیں لیکن دونوں نہیں جانتے تھے کہ وہ ڈائری پڑھ چکی ہے جیسے ہی شہوار کے روم میں داخل ہوئے اسکو بیڈ کے پاس گرا ہوا پایا اور سر سے خون بہ بہ کر اب جم گیا تھا فیضان کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے اور شایان کی حالت بھی فیضان سے کم نہیں تھی

"شہوار "فیضان زور سے چیخا اسکے قریب جا کر چہرہ زمین سے اٹھایا تو وہ خون بہ جانے کی وجہ سے زرد ہو رہا تھا

"فیضان میں گاڑی نکالتا ہوں تم اسکو لے کر آؤ"شایان نے ہوش مندی سے کام لیا تو فیضان نے شہوار کو دوبٹہ اوڑھایا اور اسکو گود میں لے کر فوراً نیچے پورچ کی طرف بھاگا شور کی آواز سن کر حوریہ بھی اپنے کمرے سے نکل گئی کیونکہ شہوار کا روم بالکل اسکے روم کے ساتھ ہی تھا شہوار کی حالت دیکھ کر حوریہ کے پاؤں تلے زمین نکل گئی تھی وہ ان کے پیچھے دوڑی جو شہوار کو گاڑی میں ڈال رہے تھے

"میں بھی ساتھ جاؤں گی"حوریہ نے پھولی سانسوں سے کہا تو دونوں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ نہایت پریشان کھڑی تھی شایان نے اسکا جانا بہتر سمجھا اور اسکو شہوار کے ساتھ بیٹھنے کو کہا

"مس شہوار کا برین ہیمرج ہوا ہے اور زخم لگ جانے کی وجہ سے کافی خون بہ گیا ہے جسکیلئے خون کا انتظام کرنا ہو گا"ڈاکٹر اختر جو شایان کے بہترین دوست تھے انہوں نے شہوار کے متعلق بتایا تو فیضان فوراً آگے بڑ

"میں دونگا اپنی بہن کو خون "فیضان نے کہا

"آر یو شیور مسٹر فیضان ؟"ڈاکٹر نے تصدیق چاہی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اسمیں شیور کی کیا بات ہے بہن ہے میری اپنی جان بھی دے سکتا ہوں آپ جلدی کریں پلیز" فیضان کافی زید ڈسٹرب تھا اور اب وہ خون دے رہا تھا اپنے آخری رشتہ بچانے کیلیئے۔۔اپنے جان کو بچانے کیلیئے۔۔۔اپنے ماما بابا کی نشانے بچانے کیلیئے

شایان نے گھر پر کال کر کے شہوار کی طبیعت کے بابت بتا دیا تھا اب سب کے سب ہاسپٹل میں تھے سوائے بڑی تائی اور بینش کے۔شایان کو اپنی ماں کی اس حرکت پر بہت افسوس ہوا.

"شایان بھائی کیا ہوا شہوار کو؟" اریبہ بھی پریشان ہو گئ تھی

"برین ہیمرج" اس نے فقط اتنا ہی بولا

فیضان خون دے کر باہر آیا تو شایان اسکیلئے جوس لے آیا

"اتنا کمزور نہیں ہوا میں ابھی دکھ سہ رہا ہوں نا دیکھو پھر بھی زندہ ہوں" فیضان ٹوٹے لہجے سے بولا

"ناامید مت ہو فیضی انشاءاللہ وہ بالکل ٹھیک ہو جائیگی" شایان نے اس سے زیادہ خود کو تسلی دی

"شایان اسکو ایسی کیا ٹینشن تھی کی اسکو برین ہیمرج ہو گیا؟" فیضان کا ذہن یہیں اٹکا ہوا تھا

"اس نے اسی بات کی ٹینشن لے لی ہو گی جو بات تم صبح ادھوری چھوڑ کر آئے تھے" شایان نے اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"اونو اس نے کہیں میری ڈائری تو نہیں پڑھ لی" فیضان بڑبڑایا

"کونسی ڈائری؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسمیں بہت کچھ لکھتاہوں میں اور شہوار نے شاید نہیں یقیناوہی پڑھی ہے کیونکہ جب میں اسکے پاس جانے سے پہلے بیگ رکھنے کمرے میں گیا تھاتوڈائری کا کور تکیہ کے نیچے تھاہو سکتاہے وہ ٹینشن میں ڈائری کور میں رکھنا بھول گئی ہواور ڈائری ایسے ہی الماری میں رکھ دی ہو" فیضان نے پر سوچ انداز میں کہا

ابھی وہ دونوں باتیں کر ہی رہے تھے کہ حوریہ شایان کیلیئے دادی کا بلاوا کے کر آگئی اور خود فیضان کے پاس بیٹھ گئی۔

کافی دیر دونوں کے پل خاموشی میں گزرے

"ڈاکٹر زنے اب تسلی دے دی ہے نا" حوریہ نے بات کا آغاز کیا

"ہوں" فیضان نے فقط اتنا کہا

"شہوار کو ہوش آگیا" کاشان نے آکر ان دونوں کو خبر دی تو فیضان بجلی کی تیزی سے اٹھااور روم کی جانب بھاگا

وہ جیسے ہی اینٹر ہوا شہوار کی نظریں اسپر پڑھیں اور شہوار نے نظریں پھیر لیں۔فیضان کے سینے میں کچھ ٹوٹا تھا وہ آگے بڑھااور شہوار کے برابر میں بیٹھ گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیسی ہو؟" اس نے اتناہی کہا تھا کہ شہوار کے آنسو بہنے لگے

"شہوار" فیضان نے اسکا ہاتھ پکڑا

"ناراض ہو بھائی سے؟" فیضان نے بھرائی آواز میں پوچھا شہوار کا چہرہ ہنوز دوسری طرف تھا

"میں جانتاہوں تم نے میری ڈائری پڑھ لی اپناوعدہ توڑ دیانا" فیضان نے اسکا چہرا اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا

"شہوار آئی ایم سوری مجھے تمہیں بتا دینا چاہیے تھا لیکن میں تمہیں دکھ دینے سے ڈرتا تھا شہوار میں تمہاری آنکھوں اداسی تک نہیں دیکھ سکتا" اور یہی پہلا موقع تھا جب فیضان کی آنکھوں سے ایک آنسو کا قطرہ شہوار کے ہاتھ پر گرا۔ اور شہوار تڑپ کر رہ گئی۔

"بھائی" شہوار کی نحیف آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی تو فیضان نے سر اٹھایا

"ہوں" ابرو اچکا کر پوچھا

"مجھے لگتا ہے ماما بابا زندہ ہیں" شہوار خلا میں گھورتی ہوئی بولی

"تم آرام کرو شہوار اس بارے میں مت سوچو" فیضان جانتا تھا وہ حد سے زیادہ حساس ہے فضول سوچیں اسکیلے خطرے کا باعث بن سکتی تھیں

"نہیں بھائی کوئی بھی والدین اپنی اولاد کو اسطرح چھوڑ کر نہیں جاتے کہ اپنا جسم اپنی لاش بھی دور کر لیں" شیوار کی آنکھیں بھیگنے لگیں اور فیضان کو یہ ٹینشن تھی کہ اگر اس نے مزید سوچنا شروع کر دیا تو خطرہ ہو سکتا ہے جبکہ جبکہ ڈاکٹرز نے اسکو ریلیکس رکھنے کو کہا تھا فیضان نے جانے میں عافیت جانی اگر وہ بیٹھا رہتا تو شہوار اور باتیں کرتیں وہ اٹھنے لگا جب شہوار نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روک لیا

"آ رہا ہوں گڑیا دادی کو بھیجتا ہوں بہت پریشان ہیں میں تمہارے لئے جوس لاتا ہوں" فیضان اسکو تسلی دے کر چلا گیا اور باقی سب اندر آ گئے۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکی ساری رات ہاسپٹل کے کاریڈور میں بیٹھی گزر گئی تھی وہ شہوار کے پاس اسکے بعد سے نہیں گیا ہاں البتہ اس نے سب کو یہ کہ کر بھیجا تھا کہ اسکو باتوں میں لگائے رکھیں پھر ڈاکٹرز نے اسکو سکون کا انجیکشن لگا دیا اور وہ سوئی تھی جبکہ فیضان کاریڈور میں بیٹھا سوچوں میں گم تھا

"فیضان" اسکو اپنے قریب ہی حوریہ کی آواز آئی فیضان نے سر اٹھایا تو وہ ٹرے لے کر کھڑی تھی

"میں آپکے لئے ناشتہ لے کر آئی ہوں آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا" حوریہ اسکے پاس بیٹھتی ہوئی بولی

"مجھے حاجت نہیں حوری" شہوار سے سن کر وہ بھی اسکو حوری کہنے لگا تھا

"پلیز تھوڑا سا میرے لئے" وہ بہت مان سے بولی تو فیضان نے سر اٹھا کر اسکو دیکھا جو اسے ہی دیکھ رہی تھی

فیضان نے اسکے ہاتھ سے ٹرے لے لی اور اسمیں رکھے باکسس کھولنے لگا

"بائے دا وے ناشتہ لائی کہاں سے ہو" فیضان نے سرسری سا پوچھا

"گھر سے" حوریہ نے فقط اتنا کہا

"کس نے بنایا" وہ نجانے کیا سننا چاہ رہا تھا

"میں نے اپنے پیارے پیارے ہاتھوں سے" حوریہ نے ماحول خوشگوار کرنا چاہا

"اچھا تبھی پراٹھے تمہارے ہاتھ کی خوبصورتی دیکھ کر جل گئے ہے نا" فیضان نے بھی خوشگواریت سے کہا

"جی نہیں غور سے دیکھیں بالکل براؤن ہیں کلر ڈارک ہونے سے جلتا تھوڑی ہے" حوریہ نے ہنستے ہوئے کہا

"مذاق کر رہا تھا۔ دادی جان کیسی ہیں" فیضان نے دادی کے بارے میں پوچھا جنکو بہت مشکلوں سے کل رات گھر بھیجا تھا۔

"اب ٹھیک ہیں ورنہ بہت زیادہ پریشان ہو گئی تھیں شہوار کی حالت کا سن کر" حوریہ نے جواب دیا

"اور باقی سب کہاں ہیں" فیضان ساتھ ساتھ ناشتہ بھی کر رہا تھا

"اریبہ ثمرہ آپی ارسلان کاشان بھائی مما شہوار کے پاس ہیں لیکن ابھی وہ جاگی نہیں ہے باقی شانی بھیا بابا اور تایا آفس میں اور دادی کو ڈرائیور ادھر لا رہا ہے" حوریہ نے تفصیلا جواب دیا

"گھر میں دو نفوس اور بھی ہیں" حوریہ جانتی تھی وہ بینش کا ذکر پسند نہیں کرتا اور بڑی تائی کا رویہ اسکو پسند نہیں تھا اسلئے جان بوجھ کر اس نے انکا ذکر نہیں کیا اب فیضان نے خود پوچھا تو بتانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا

"وہ دونوں شاپنگ پر گئی ہیں" حوریہ نے ہلکی آواز میں کہا

"ہونہہ" فیضان سر جھٹک کر ناشتہ کرنے لگا

"میں شہوار کے پاس جاتی ہوں اب اٹھ گئی ہو گی آپ بھی ادھر آ جائیگا کل بہت دفعہ پوچھ چکی ہے" حوریہ نے اٹھتے ہوئے کہا جب فیضان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"حوری مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں تمہارے لئے کیا محسوس کرتا ہوں لیکن اتنا جانتا ہوں کہ تم مجھے بہت اچھی لگتی ہو اور شہوار کا خیال رکھنے کیلئے اور اسکو ایک بہن کا پیار دینے کیلئے میں تمہارا بہت شکر گزار ہوں" فیضان نے گھمبیر لہجے میں کہا اور حوریہ کو اسکا معصومانہ اقرار اچھا لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اسمیں شکریہ کی کوئی بات نہیں اور شکریہ اپنوں کو نہیں کرتے فیضی" وہ یہ کہ کر بھاگ گئی جبکہ فیضان مسکرانے لگا

"شہوار تھوڑا سا اور پی لو گڑیا" یہ چھوٹی تائی تھیں جو شہوار کو زبردستی سوپ پلا رہی تھیں۔ جب سے شہوار کو برین ہیمرج ہوا تھا وہ کافی زید خیال رکھ رہی تھیں کیونکہ وہ طبیعتا ایک ملنسار خاتون تھیں انکو شہوار سے کوئی خاص چڑ بھی نہیں تھی لیکن انہوں نے کبھی اسکو پیار بھی نہیں دیا تھا لیکن اب انہوں نے شہوار کی جگہ حوریہ کو خواب میں دیکھا تو اندر تک بدل چکی تھیں اور اب وہ شہوار کو بالکل حوریہ کی طرح بیٹی سمجھ رہی تھیں۔

"نہیں چھوٹی تائی بس" شہوار نے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا جسپر چھوٹی تائی نے بھی سوپ کا پیالہ واپس رکھ دیا

"شہوار ایک بات بولوں" چھوٹی تائی اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں جس سے شہوار کو بہت سکون مل رہا تھا

"ہوں" شہوار نے آنکھیں موند لیں تھیں

"تم مجھے حوریہ کی طرح مما کہا کرو" ربیعہ بیگم نے پیار سے کہا۔ شہوار نے چوپٹ آنکھیں کھول دیں اور انکو حیرت سے دیکھنے لگیں

"ایسے مت دیکھو گڑیا تم بالکل حوریہ کی طرح ہو میرے لئے تم نے بہت دکھ اٹھائے لیکن اب کوئی دکھ میں تمہیں آنے نہیں دوں گی تم بہت اچھی لڑکی ہو گڑیا مجھ سے بہت بڑی کوتاہی ہو گئی بیٹا مجھے معاف کر دو میں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

بھابھی کی باتوں میں آجایا کرتی تھی لیکن اللہ گواہ ہے میرے دل میں کبھی بھی تمہارے لیے یا فیضان کیلئے میل نہیں آیا بس اپنی ذمہ داری بھول گئی تھی اب احساس ہو رہا ہے" تائی کا لہجہ آبدیدہ ہو رہا تھا

"ارے یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں مما میرے دل میں آپکیلئے کوئی شکایت نہیں ہے" شہوار خوشی کے آنسو لئے ان سے لپٹ گئی اور ربیعہ بیگم اسکے مما کہنے پر کھل اٹھیں تھیں

"اچھا تم آرام کرو بیٹا میں تھوڑی دیر میں کھانا لے کر آتی ہوں" وہ اسکو لٹاتے ہوئے بولیں شہوار نے سر ہلا دیا تائی چلی گئیں اور دور کھڑے فیضان اپنے بہن کے دل میں خوشی محسوس کر کے مسکرا دیا تھا

وہ شہوار کے پاس آیا تو وہ چھت پر دیکھے مسکرا رہی تھی

"بڑی خوش ہو بھئی" فیضان اسکے پاس بیٹھتے ہوئے گویا ہوا

"بھیا بھیا ایک بات بتاوں" خوشی کے مارے شہوار کی آنکھیں نم ہونے لگ گئیں حساس لوگوں کی یہی تو پریشانی ہے ہر بات پر آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

"بس بس سب سن لیا میں نے" فیضان اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"کیسی ہو سوئٹی" شایان اچانک روم میں داخل ہوا اسکے ہاتھوں میں خوبصورت گلابوں کا گلدستہ تھا

"ٹھیک ہوں بیسٹی" وہ بھی اسی کے انداز پر بولی شایان اور فیضان کھل کر مسکرائے۔

یار جلدی ٹھیک ہو جاو آفس کا کام اکیلا سنبھالتا ہوں یہ نکما ادھر ہی بیٹھا رہتا ہے" شایان ہنستے ہوئے بولا

"میرے بھائی نکمے نہیں ہیں" شہوار تو ہتھے سے اکھڑ گئی

"ہاں بھئ دنیا بھر کے مصروف انسان ہیں تمہارے بھائی وزیر اعظم کو بھی ان سے اپائنٹمنٹ لینا بڑے گا" شایان برا سا منہ بناتے ہوئے بولا جبپر شہوار کی ہنسی نکل گئی۔

"میرے بھائی بہت اچھے ہیں" شہوار کی آنکھوں بھائی کیلیئے واضح محبت تھی جبپر فیضان کا سر فخر سے بلند ہو گیا۔

"ہاں دنیا میں یہی ایک اچھا کوئی اور تو دکھتا نہیں آپکو" شایان نے مذاق میں دل کی بات کہ دی

"سب دکھتے ہیں اور بھی لوگ اچھے ہیں لیکن میرے بھائی سے اچھا کوئی نہیں" وہ بچوں جیسے انداز میں بولی۔ وہ دونوں مسکرادئے تھوڑی دیر بعد باقی سب کزنز بھی آ گئے تھے اور شہوار کافی ریلیکس فیل کر رہی تھی۔

شہوار گھر آگئی تھی لیکن اب بھی اس پر نقاہت طاری تھی ربیعہ بیگم اسکا خوب خیال رکھ رہی تھی دادی بھی اسکے پاس ہی بیٹھی رہتیں سارے کزنز اسکے ارد گرد جمع رہتے علاوہ بڑی تائی کے وہ دیکھنے بھی نہیں آئی تھیں اور بینش حوریہ اور فیضان کو دیکھ دیکھ کر جلتی تھی

فیضان کمرے میں داخل ہوا تو ٹھٹھک گیا وہ شاید نہیں یقینا بینش تھی

"تم ادھر کیا کر رہی ہو؟" فیضان کے ماتھے پر بل آ گئے

اسکی آواز پر بینش نے مڑ کر دیکھا اور نہایت زہریلے انداز میں مسکرائی۔ بینش کا لباس اتنا بے ہودہ تھا کہ فیضان نے فورا نظریں پھیڑ لیں

"تمہارا انتظار" وہ اٹھتے ہوئے بولی فیضان کافی ضبط کر رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"چلی جاؤ یہاں سے" فیضان کی آواز میں غصہ اور سر کی رگیں غصے سے پھول گئیں تھیں اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسکا مار مار کر برا حال کر دے

"ہائے فیضی تمہیں میری خوبصورتی کیوں نہیں دکھتی" وہ قریب آتے ہوئے بولی تو فیضان اسکے لہجے پر ٹھٹھک گیا وہ بری تھی لیکن اتنی بری کہ ڈرنک کرتی ہو گی یہ اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا فیضان کا ضبط جواب دے گیا۔

"چلی جاؤ یہاں سے" فیضان دھاڑا

"کیوں جاؤں میں آئی تمہارے لیے ہوں" وہ ڈھٹائی سے بولی تو فیضان کا ہاتھ اٹھ گیا اور اسکے گالوں پر نشان چھوڑ گیا

"یہ تھپڑ اب تمہیں یہاں آنے سے روک دیا گا اگر تم میں تھوڑی بھی غیرت ہو گی" فیضان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس لڑکی کو زندہ جلا دے

"ہاں یہ تھپڑ زندگی بھر یاد رہے گا اور تمہیں اسکی قیمت چکانا ہو گی" وہ کہتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی اور فیضان سر پکڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا

(

شہوار کی طبیعت اب قدرے بہتر تھی اسی لئے گھر میں دادی نے سمرہ، حمزہ اور فیضان اور حوریہ کے نکاح کی ڈیٹ اگلے ہفتے رکھ لی تھی۔ شہوار اپنے بھائی کے نکاح کیلیئے بہت خوش تھی اب اسکو ڈریس لینے کی فکر لگ گئی تھی

"فیضی بھائی اٹھیں ابھی اور مجھے ڈریس دلائیں" وہ فیضان کے سر پر کھڑی اس سے ضد کر رہی تھی جو ابھی ابھی آفس سے آیا تھا

"گڑیا میرے سر میں درد ہے کل چلیں گے نا" فیضان کے واقعی سر میں بہت درد تھا

"آؤ شہوار میں دلا دوں" شایان پیچھے سے آیا اور شہوار کو آفر دی جسپر شہوار نے بے اختیار فیضان کی طرف دیکھا

"ہاں شانی اسکو لے جاؤ" فیضان نے کہا تو شہوار کنفیوژ ہو گئی یہ پہلا تجربہ تھا کہ وہ فیضان کے علاوہ کسی اور کے ساتھ جا رہی تھی اوپر سے وہ ایک شاپ پر ایک گھنٹہ لگاتی تھی جسکو صرف فیضان ہی برداشت کر سکتا تھا

وہ تیار ہو کر نیچے آئی تو شایان لاونج میں بیٹھا تھا اسکو دیکھ کر کھڑا ہو گیا

"چلیں؟" شایان نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو شہوار نے سر ہلایا

دونوں گاڑی میں آکر بیٹھے تو شہوار نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"ایسا ہے نے بیسٹی میرا پلین بدل گیا ہے"

"کیا مطلب" شایان نے حیرانی سے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"مطلب کہ ہم ڈنر کر لیتے ہیں شاپنگ کے بجائے مجھے بہت بھوک لگی ہے شہوار نے معصومانہ انداز میں کہا تو شایان مسکرایا

وہ دونوں ریسٹورنٹ پہنچے شہوار کو آج شایان بدلا بدلا لگ رہا تھا

"آپکو کیا ہوا بیسٹی ؟" وہ بیٹھتے ہوئے بولی

"کچھ نہیں مجھے کیا ہونا ہے" وہ سامنے دیکھتے ہوئے بولا

"دیکھیں ہم نے ایک دوسرے سے وعدہ کیا تھا ہم کچھ نہیں چھپائیں گے "شہوار نے انگلی اٹھا کر کہا

شایان اسکے انداز پر مسکرا دیا

"ارے کچھ نہیں ہوا لڑکی "

"آپ بتا رہے ہیں یا نہیں"

"کیا بتاوں ؟"

مجھے لگتا ہے آپکو پیار ہو گیا ہے ہے نا؟ شہوار نے مسکراتے ہوئے کہا

"ہاں شایان نے فقط اتنا کہا لیکن شہوار کے چہرے پر ایک رنگ آ کر گزر گیا لیکن وہ نارمل رہی

"اچھا بتائیں وہ کون ہے میں دادی جان سے بات کروں گی شہوار نے مسکراتے ہوئے کہا

"لڑکی ہے "

"پیار اب آپکو لڑکے سے ہو نہیں سکتا ظاہر ہے لڑکی ہو گی اب بتائیں نا اسکا کیا نام ہے اور کیسی ہے؟" شہوار بات کر رہی تھی اور شایان اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا

"آپکے پاس پکچر تو ہو گی نا؟" شہوار اسکو خاموش پا کر واپس گویا ہوئی

"ہاں" شایان نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"دکھائیں" شہوار کا چہرہ دھواں دار ہو رہا تھا جسکا اسکو بھی اندازہ نہیں تھا لیکن شایان یہ اچھی طرح محسوس کر سکتا تھا

شایان نے اپنے موبائل کا فرنٹ کیمرہ کھول کر موبائل اسکی طرف بڑھا دیا

"یہ کیا ہے پکچر کھول کر دیں نا خود کیسے تلاش کروں نجانے کتنی لڑکیاں ہو نگی" شہوار ہنستے ہوئے بولی

"پورا موبائل چھان مارو ہر جگہ صرف ایک لڑکی ہے" شایان نے اسکو بغور دیکھتے ہوئے کہا اسی دوران کھانا بھی آ گیا تھا

شہوار نے گیلری کھولی پکس پر کلک کیا تو صرف اسی کی تصویریں تھیں شہوار حیرانی سے دیکھے جا رہی تھی اس نے سر اٹھا کر شایان کو دیکھا وہ اسکو آنکھوں میں ایک محبت کا سمندر لئے دیکھ رہا تھا شہوار نے بے اختیار نظریں جھکا لیں اور ٹپ ٹپ آنسو بہنے لگے

"ارے کیا ہوا اگر تمہیں برا لگا تو سوری شہوار پر میں اپنے دل کو نہیں سمجھا سکتا تھا سات سال سے خاموش محبت کرتے کرتے میں تھک گیا تھا" شایان نے گھمبیر لہجے میں کہا

"آپ نے وہ راستہ چنا ہے جسکی کوئی منزل نہیں" شہوار نے جھکے سر سے ہی کہا

"منزل راستہ پر قائم رہنے سے مل جاتی ہے" شہوار آگے جھکتے ہوئے بولا

"شہوار میں جانتا ہوں تم ماما سے ڈر رہی ہو پر اگر تم میرا ساتھ دو تو ہم ایک ہو سکتے ہیں" شایان کی آنکھوں میں روشی کی ایک چمک تھی

"کیسا ساتھ" شہوار نے ڈرتے ہوئے پوچھا

جس دن سمرہ اور حمزہ کا نکاح ہو گا اس دن خوب اچھی طرح تیار ہونا اور ہاں فیضان کے ساتھ سوٹ لینے جاؤ تو پرپل کلر لینا تم پر اچھا لگتا ہے" شایان نے اسکو مسکراتے ہوئے دیکھا تو وہ نا سمجھی میں سر ہلا کر رہ گئی

دونوں گاڑی پارک کر کے اندر آئے تب بد قسمتی سے بڑی تائی راستہ میں مل گئیں اور شایان کے ساتھ شہوار کو دیکھ کر غصے کی وجہ سے لال ہونے لگیں شہوار کی جان نکلنے لگی

"تم میرے بیٹے کے ساتھ کہاں سے آرہی ہو؟" تائی نے کڑک لہجے میں کہا تب شایان اسکے آگے آیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپکا بیٹا ہی اسکو لیکر گیا تھا ماما" شایان کا لہجہ سپاٹ تھا

"اب یہ تم پر ڈورے ڈالنے لگی" تائی اسکی طبیعت کا لحاظ کئے بغیر ہی کہہ رہی تھیں

"ماما پلیز" پھر شایان پیچھے مڑا اور شہوار کو مخاطب کر کے بولا

"شہوار تم اندر جاؤ" اور شہوار اسکے کہتے ہی اندر بھاگ گئی شایان ماں کی طرف متوجہ ہوا

"ماما کسی کی طبیعت کا ہی خیال رکھ لیتے ہیں کم از کم انسانیت کی خاطر "شایان کے لہجے میں ہلکی سختی آگئی تھی

"واہ بھئی واہ ایک ہی دن اسکے ساتھ رہ کر ماں کے سامنے ہی کھڑے ہوگئے اور طبیعت صرف ہمدردیاں سمیٹنے کا بہانہ ہیں آئی سمجھ؟"تائی بلند لہجے میں بولیں

"ماما پلیز"وہ بحث کرنا نہیں چاہتا تھا اسکے آگے بڑھ گیا اور تائی سر جھٹک کر بینش کے پاس چلی گئیں۔

کل نکاح تھا۔سب کزنز آج چھت پر بیٹھے تھے لڑکیاں ایک دوسرے کو مہندی لگا رہی تھیں

"شہوار تم مہندی نہیں لگوا رہی نا تو جاؤ چائے بنا کر لے آؤ"اریبہ نے کہا تو شہوار اٹھ کر کچن میں آگئی

"شہوار"شایان کی آواز پر وہ پیچھے مڑی تو وہ مسکرا دیا

"جی"شہوار اب اس سے جھجھکنے لگی تھی

"میں نے اظہار اسلئے تو نہیں کیا تھا کہ ہمارے درمیان دوستی کا رشتہ ختم ہو جائے"شایان اسکو بغور دیکھتے ہوئے بولا

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں"وہ شرماتے ہوئے بولی

"اچھا پھر کیسی بات ہے؟شرما رہی ہو؟؟ہائے شہوار تم شرماتی بھی ہو؟"شایان اسکو چھیڑتے ہوئے بولا

"آپ جائیں نا وہ آجائیں گی"شہوار اسکو باہر دھکیلتے ہوئے بولی

"کون؟"شایان کو اسکو چھیڑتے ہوئے مزہ آرہا تھا

"ڈریکولا" شہوار نے ہنستے ہوئے بولا جسپر شایان بھی ہنس پڑا

"اے خبردار جو میری ماں کو کچھ کہا" شایان مصنوعی غصے سے بولا

"آپ جائیں" وہ اسکو کچن سے باہر نکال کر مسکراتے ہوئے چائے بنانے لگی

"مہندی لگالینا شایان اسکے کان میں بول کر بھاگ کر چلا گیا اور وہ فقط مسکرا کر رہ گئی

"یہ لو بھئی سب کی چائے" وہ چائے بنا کر آئی اور سبکو دینے لگی

"بھیا اپنے کپ میں سے دیدیگا" وہ اکثر فیضان کی جھوٹی چائے پیتی تھی۔

"اوکے گڑیا" فیضان اپنی بہن کو پیار سے دیکھتے ہوئے بولا جسکے نصیب بھی کھلنے والے تھے

"اریبہ میرے بھی مہندی لگاؤ" شہوار بیٹھتے ہوئے بولی

"ہیں یہ تبدیلی کب اور کیسے آئی؟" سب جانتے تھی شہوار کو مہندی سے خاص چڑ ہے اور اب اسکے بولنے پر حوریہ حیرانی سے دیکھتے ہوئے بولی

"بس آگئی مجھے لگاؤ بس"

شہوار نے شایان کی طرف دیکھا جو اسکو محبت سے دیکھ رہا تھا شہوار نے سر جھکا لیا

فیضان نے شایان کی طرف دیکھتے ہوئے وکٹری کا اشارہ کیا اور دونوں کھل کر ہنس دیئے۔

شہوار مہندی لگوا رہی تھی اور شایان بالکل اسکے برابر میں آکر بیٹھ گیا شہوار اپنے آپ میں سمٹ گئی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"آپ کس خوشی میں ادھر آئے ہیں" اریبہ جو کہ مہندی لگا رہی تھی اسکے آنے پر بولی

"میں یہ دیکھنے آیا ہوں میری بہن کتنی اچھی مہندی لگاتی ہے" شایان نے مسکراتے ہوئے کہا اور اریبہ اپنی تعریف سن کر خوش ہو گئی اور اسکو واپس اٹھنے کو بھی نہیں کہا شہوار نے نظریں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا تو شایان نے شرارتاً آنکھ ماری جسپر شہوار اندر تک کنفیوژ ہو گئی۔

"شایان" فیضان کی آواز آئی اور شہوار کے منہ سے شکر نکلا جسپر شایان نے اسکو گھور کر دیکھا اور چلا گیا

"بکو" فیضان کا بلانا اسکو پسند نہیں آیا تھا

"میری بہن کو میری نظروں کے سامنے تاڑنے سے بہتر ہے تم کوئی کام کر لو" فیضان نے مصنوعی غصے سے کہا

"آپکی بہن عنقریب میری زوجہ محترمہ بننے والی ہیں" شایان نے منہ بگاڑتے ہوئے کہا جسپر فیضان کی ہنسی نکل گئی

"ابھی تو جا کر دادی کی ڈانٹ سن" فیضان نے اسکو سیڑھیوں کی طرف دھکیلتے ہوئے کہا

"یار میں کیوں سنوں" شایان پریشان ہو گیا

"کیونکہ انھوں نے تجھے ہی کہا تھا نا کہ سرفراز انکل سے بات کر کے ہال کی مینجمنٹ انکو بتا دینا اب انکا فون آیا ہے کہ تم نے انکو کچھ نہیں بتایا" فیضان نے تفصیلاً اسکو بتایا

"اے یار میں تو بالکل بھول گیا تھا" شایان سر پر ہاتھ مار کر بولا

"ہاں تو اب تو ہر چیز ہی بھول جاتی ہے آپکو" فیضان نے اسکو مصنوعی طنزیہ انداز میں کہا جسپر شایان اسکو بھرپور گھور کر نیچے اپنی درگت بنوانے چلا گیا

"ارے! اٹھاؤان لوگوں کو گھر پر ہزاروں کام پڑے ہیں" وہ سب صبح فجر پڑھ کر سوئے تھے اب دن کے بارہ بج رہے تھے کوئی بھی نہیں اٹھا تو دادی نے چھوٹی تائی کو کہا

"جی اماں" وہ کہتے ہوئے ان سب کے کمروں کی جانب چل دیں

"اٹھو بچوں دادی غصہ ہو رہی ہیں" وہ اندر آئیں اور سب کو اٹھانے لگیں

"ارے مامی انکو بتا دیں ہم تھکے ہوئے ہیں" یہ اریبہ تھی جس نے کمبل کے اندر سے ہی دہائی دی۔

"بیٹا میں نے یہ بتا دیا نا تو وہ تمہیں آ کر تمغہ محنت نواز نے آئیں گی وہ بھی اپنے ڈنڈے سے" تائی ہنستے ہوئے بولیں تو ان سب کو اٹھنا ہی پڑا

سب ناشتہ کرنے ٹیبل پر آئے اور ساتھ میں دادی کی ڈانٹ بھی کھانے لگے جو تقریباً ایک ہفتے سے انکا معمول تھا۔

شہوار اپنے سوٹ کا دوپٹہ ٹیلر کے پاس سے لینا بھول گئی تھی اور اب اسکو ٹینشن لگی تھی۔ فیضان ہال کی مینجمنٹس کروانے گیا ہوا تھا شایان گھر پر تھا لیکن تائی کی وجہ سے وہ اسکو بول نہیں سکتی تھی اور پھر اب شرم بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے نا

"کیا ہوا شہوار یہاں کیوں بیٹھی ہو" حوریہ اسکے پاس آ کر بولی

"تم جاؤ یہاں سے مجھ سے بات مت کرو" کل جب وہ اپنا سوٹ لینے گئی تھی تو شہوار نے اسکو اپنا دوپٹہ لانے کو بھی کہا تھا لیکن وہ بھول گئی تھی تب سے وہ حوریہ سے ناراض تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"دیکھو آج رات میں تمہاری بھابھی بننے کے مرتبے پر فائز ہونے والی ہوں اسلئے یہ ناراضگی چھوڑ دو" حوریہ اسکو مناتے ہوئے بولی

"حوری میرا دوپٹہ کون لائیگا اب" شہوار روہانسے انداز میں بولی

"حمزہ بھائی یا کاشان بھائی کو بولتے ہیں وہ لے آئیں گے" حوریہ اٹھتے ہوئے بولی

"کوئی بھی گھر پر نہیں ہیں دادی نے سب کو کام دیئے ہوئے ہیں" شہوار اب رونے والی ہوگئی تھی

"تو تمہارے ہزبنڈ کو بول دیتے ہیں" حوریہ کی زبان پھسلی تو اس نے اپنے زبان کو دانتوں تلے دبالیا

"کیا مطلب کون؟ اور وہ بھی میرے ہزبنڈ" شہوار حیرانی سے پوچھنے لگی

"یار کیوں نہ ہم خود چلیں" حوریہ نے فوری طور پر موضوع بدلا

"تاکہ مہمان جو آئے گے وہ نکاح کے بجائے ہم دونوں کی شہادت کی تقریب دیکھ کر بھاگ جائیں کیونکہ دادی کے ہاتھوں ہم نہیں بچنے والے" شہوار نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا

"کیا ہوا تم دونوں ادھر کیوں بیٹھی ہو؟" شایان جو کسی کام سے باہر جارہا تھا ان دونوں کو دیکھ کر رک گیا

"اوہ شایان بھائی بڑے اچھے وقت پر آئے اسکا دوبٹہ ٹیلر کے پاس سے لانا ہے آپ اسکو لیتے ہوئے چلے جائیں" حوریہ تو اسی موقع کے انتظار میں تھی

"ہاں چلو" اس نے شہوار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو کل سے بے انتہا حسین لگ رہی تھی

"پر شایان وہ تائی" شہوار ڈرتے ہوئے بولی

"ارے وہ پار لر گئی ہوئی ہیں تم چلو" وہ بولتا ہوا گاڑی کی جانب چل دیا تو شہوار بھی اسکے پیچھے آگئی

شایان مسلسل اسکی طرف دیکھ رہا تھا اور وہ کنفیوز ہوئے جا رہی تھی

"سامنے دیکھ کر گاڑی چلائیں نا" شہوار منمنائی اب تو شایان کے سامنے اسکی آواز بھی نہیں نکلتی تھی

"کیا یہ میری وہی دوست ہے جسکو شرمانا بہت عجیب لگتا تھا" شایان اسکو تنگ کر رہا تھا اسکو یاد تھا جب سمرہ حمزہ بات کر رہے تھے تو شایان اور شہوار دور کھڑے انکو دیکھ رہے تھے سمرہ کے مسلسل شرمانے پر شہوار نے کہا تھا

"پتہ نہیں لڑکیاں کیوں شرماتی ہیں بھئی وہ انکے شوہر ہی تو بننے والے ہیں نا پھر شرمانے کا فائدہ بعد میں انہی کا سر کھائیں گی پتہ ہے بیسٹی مجھے شرمانا بہت عجیب لگتا ہے اب ان سے کیا شرمانا جو کل کو آپکے لائف پارٹنر بن جائیں گے" اسوقت شایان اسکی بات سے بہت محفوظ ہوا تھا اور اب اسی کی بات سے اسکو چڑانے میں بہت مزہ آرہا تھا۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"پتہ نہیں میں نے بھی کس کے سامنے بکواس کر دی تھی" شہوار بڑبڑائی

"میرے سامنے ڈیئر میرے سامنے" شایان باقاعدہ اپنے طرف اشارہ کر کے بولا

"پلیز نا شانی" شہوار نے بے چارگی سے کہا

"اوکے اوکے نہیں کہتا" شایان نے ہنستے ہوئے کہا

"ویسے تمہارے ہاتھوں پر مہندی بہت اچھی لگتی ہے" شایان نے مسکراتے ہوئی تعریف کی جسپر شہوار بھی مسکرا دی

بڑے تایا اور چھوٹے تایا جو بزنس کیلیئے لندن گئے ہوئے تھے شام کو اچانک آ گئے جسپر سب بہت خوش تھے خصوصاً شہوار اس سے دونوں تایا بہت پیار کرتے تھے اب ان کے آنے سے اسکو ڈھارس ملی تھی

وہ بڑے تایا کے ساتھ لگی تھی اور تائی اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہی تھیں

"شہوار بیٹی آپ نے شاپنگ وغیرہ کر لی تھی نا" تایا نے اس سے پیار سے پوچھا

"جی" شہوار نے فقط اتنا کہا اور اپنے کمرے میں چلی گئی کیونکہ اس سے وہاں وہ نظریں برداشت نہیں ہو رہی تھیں

"ارے بھئی جلدی کرو لڑکیوں سمرہ آپی اور حوریہ ہال پہنچ بھی گئیں" اریبہ اور وہ ایک دوسرے کو تیار کر رہی تھیں جب ارسلان کی آواز آئی

"ایک تو کوئی سکون سے تیار بھی نہیں ہونے دیتا" اریبہ بڑبڑائی اور دونوں جلدی جلدی تیار ہو کر نیچے آئیں۔

"ہائے میں مر گیا مما بچاؤ دو چڑیلیں آ گئیں" ارسلان نے مرنے کی ایکٹنگ کی جسپر اریبہ اسکو مارنے کیلیئے آگے بڑھی

"ارے اریبہ چھوڑو اسکے بولنے سے کونسا ہم چڑیلیں بن گئیں" شہوار دور سے تایا کو آتے ہوئے دیکھ چکی تھی

"میری بیٹی بہت پیاری لگ رہی ہے" ربیعہ بیگم پیچھے سے آ کر اسکو ساتھ لگاتے ہوئے بولیں

"اور مامی میں "اریبہ بھی انکی دوسری طرف آگئی اسکو اپنی یہ مامی بہت اچھی لگتی تھیں

"تم بھی "انہوں نے اریبہ کو بھی ساتھ لگایا اور پورچ کی جانب چل دیں گھر میں صرف ربیعہ بیگم چھوٹے تایا ارسلان اریبہ اور شہوار ہی بچے تھے باقی سب جا چکے تھے

ہال پہنچ کر شہوار نے اپنی نظریں اسٹیج پر گھمائیں وہاں سمرہ اور حوریہ دولہن بنی بیٹھی تھیں اور دونوں ہی بہت پیاری لگ رہی تھیں شہوار نے متلاشی نظروں سے فیضان کو ڈھونڈا تو وہ اسکو شایان کے ساتھ کھڑا ہوا نظر آیا

"ان کو بھی انہیں کے ساتھ کھڑا ہونا تھا اب میں کیسے جاؤں "شہوار بڑبڑائی "لیکن بھیا کے سامنے تو وہ کچھ نہیں کرسکتے نا "اس نے دل میں سوچا اور فیضان کے پاس جانے لگی

"بھائی "شہوار نے اسکے قریب پہنچ کر آواز دی جسپر دونوں ہی اسکی طرف متوجہ ہوئے فیضان نے آگے بڑھ کر اسکو گلے لگالیا اور شایان بس اسے دیکھتا رہ گیا

پرپل میکسی جسپر نازک سلور کام ہوا تھا ہاتھوں میں چوڑیاں زیب تن کئے سیدھے بال پشت پر ڈالے بلاشبہ وہ بہت حسین لگ رہی تھی

"میری بہن کو نظر لگانے کا ارادہ ہے کیا "شہوار فیضان سے مل کر جا چکی تھی پھر فیضان اسکی طرف دیکھتا ہوا بولا

"نہیں "شایان نے فقط اتنا کہا

"کیا ہوا پریشان ہو؟ "فیضان نے اسکی خاموشی محسوس کرتے ہوئے کہا

"ہاں جو پلین ہم نے بنایا ہے کہیں اسمیں گڑبڑ نہ ہو جائے "شایان نے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں ہو گی انشاءاللہ تایا ابا تائی کو سمجھا چکے ہونگے انکے سامنے وہ ویسے بھی کچھ نہیں کر سکتیں" فیضان نے اسکو تسلی دی

پھر مولوی صاحب نکاح پڑھانے آگئے اور فیضان حوریہ اور سمرہ حمزہ کا نکاح پڑھایا شہوار مٹھائی لانے کیلئے ہال کی دوسری جانب جانے لگی تب فیضان اسکے سامنے آیا

"ابھی کہیں نہیں جاؤ" فیضان اسکو بازوؤں میں لیتا ہوا بولا

"کیوں بھئی" شہوار اسکے حصار سے نکلتے ہوئے بولی

"کیونکہ ابھی آپ بھی نکاح جیسی زنجیر میں بندھنے والی ہیں" فیضان اسکا ماتھا چومتا ہوا بولا وہ واقعی آج بہت خوش تھا اسکی بہن آج اس شخص کی زندگی میں شامل ہو رہی تھی جس نے ہر قدم پر اس کا ساتھ دیا تھا اسکا بہترین دوست۔۔ بہترین بھائی۔۔

"بھائی یہ آپ کیا کہ رہے ہیں؟" شہوار کی آواز دور کھائی سے آئی پھر اچانک اریبہ اسکو پکڑ کر ڈریسنگ روم میں لے گئی اور کب کیسے نکاح ہو گیا وہ یہ بھی نہیں جانتی تھی اس نے کیسے نکاح کے کے پیپرز پر سائن کئے اسکو کچھ نہیں پتہ تھا شہوار کا دماغ سن ہونے لگا تھا پھر فیضان کے کہنے پر اریبہ نے ڈریسنگ روم خالی کروایا اور خود بھی چلی گئی۔ وہ بھائی کو دیکھ کر رو پڑی

"ارے پگلی اسمیں تو خوشی کی بات ہے رو کیوں رہی ہو؟" فیضان اسکو اپنے اندر سمیٹتے ہوئے بولا

"بھیا یہ کیا ہوا میرا کس سے نکاح ہوا ہے میں کسی اور سے محبت کرتی تھی آپ اپنی بہن سے پوچھ تو لیتے بھیا" وہ زار و قطار رو رہی تھی اور فیضان کے سر پر بم پھٹنے لگے اس نے بے اختیار دروازہ کی طرف دیکھا جہاں شایان دھواں دار چہرے کے ساتھ کھڑا تھا

"کس سی کرتی تھی تم محبت؟" فیضان کے لہجے میں سختی آگئی تھی

"شایان سے انہوں نے ہی مجھے محبت کا مطلب سکھایا تھا" وہ بغیر ڈرے بولی "وہ بھی مجھ سے محبت کرتے تھے آپ نے بہت ظلم کیا میرے ساتھ میں انکو کیا جواب دوں گی بھیا آپ کو اپنے دوست کے بارے میں بھی نہیں پتہ" شہوار بولے جا رہی تھی جب اس نے فیضان کی طرف دیکھا وہ بہت خوبصورتی سے مسکرا رہا تھا

"آپ مسکرا رہے ہیں آپ کی بہن کا دل برباد ہو گیا اور آپ" شہوار نے حیرانگی اور پھر دکھے دل سے کہا

"تمہارا نکاح کس سے ہوا ہے شہوار؟" فیضان نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"جس سے بھی ہوا ہے آپ نے شاید نکاح نامہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا میں نے نام نہیں پڑھا اسکو ادھر بلائیں میں طلاق لینا چاہتی ہوں میں شایان سے محبت کرتی ہوں انہیں سے نکاح کروں گی" وہ جذباتی انداز میں بولی

"اچھا تمہارا دلہا آگیا دیکھو" فیضان کی کہنے پر شہوار نے دروازے کی جانب دیکھا جہاں شایان بڑی خوبصورت مسکراہٹ لیئے کھڑا تھا شہوار نے پھر فیضان کی جانب دیکھا وہ بھی مسکرا رہا تھا

"میرا نکاح؟ "

"شایان سے ہی ہوا ہے؟" وہ بڑبڑائی

"جی بالکل اپنی بہن کی خوشی جانتاہوں میں اب تم دونوں بات کرو مجھے اپنی بیگم کے پاس بھی جانا ہے" فیضان کہتا ہوا باہر چلا گیا وہ اسکے پیچھے جانے لگی تب شایان نے اسکو روک لیا شہوار نے بے اختیار نظریں نیچے کر لیں

"ہائے تم اتنی پیاری لگ تھی مجھ سے برداشت نہیں ہوا میں نے نکاح کر لیا" شایان نے شرارتی انداز میں کہا تو شہوار اندر تک شرمندہ ہوگئی نجانے انہوں نے کیا کیا سن لیا وہ دل میں سوچتے ہوئے شرمندہ ہوئے جارہی تھی شایان اسکے قریب آیا ماتھے پر بوسہ دیکر کہا

"اس اقرار محبت اور میرا ساتھ دینے کیلئے شکریہ" شایان نے مسکراتے ہوئے کہا اور باہر چلا گیا جہاں تایا اسکو بلا رہے تھے

اور شہوار اپنی قسمت پر حیران تھی اور حوریہ کی آواز کانوں پر پڑنے لگی جو دوپہر سے اسکو "تمہارے شوہر" کہے جارہی تھی پھر خود ہی موضوع بدل لیتی تھی اُسوقت شہوار کو اپنے ڈوبی کی ٹینشن تھی اس نے غور نہیں کیا اور اب اسکو سب سمجھ آنے لگا تھا

"مطلب اسکو بھی پتہ تھا" وہ دل میں سوچنے لگی اور پھر اس کی کلاس لینے کا ارادہ کر کے کھڑی ہوگئی

(

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

Posted on Kitab Nagri

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

شہوار اسٹیج پر حوریہ کے پاس چلی گئی

"تمہیں پتہ تھا" وہ اسکے کان میں گھس کر اچانک بولی تو حوریہ اچانک حملے سے ڈر گئی

"شہوار میں دلہن بنی ہوئی ہوں گھر جا کر بتاؤں گی" حوریہ جھنجلا کر بولی

"تم ڈفر بات نہیں کرنا مجھ سے" شہوار غصے سے کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی

گھر آ کر شہوار کو سب گھیرے بیٹھے تھے

"کیسا لگا سرپرائیز؟"اریبہ اسکے بیڈ پر دھرم سے بیٹھتے ہوئی بولی

"چپ کرو سب کے سب مجھ سے کوئی بات نہ کرے کچھ پتہ بھی کتنا شرمندہ ہوئی میں؟؟"شہوار کو اپنی فیضان کے سامنے کہی ہوئی بات نہیں بھولتی تھی

"اسمیں شرمندگی کی کیا بات بھلا؟"ارسلان بولا

"بھئی میری بہن نے ناسمجھی میں شایان صاحب کے سامنے اقرار محبت کرلیا"فیضان نے اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا

"آپ آپ آف بھیا آپ تو بالکل بات نہ کریں مجھ سے"شہوار اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹا کر بولی

سب اسکی حرکتوں اور غصے پر ہنس رہے تھے تب شایان کمرے میں آگیا

"کیا ہوا کون جوکر بنا ہوا ہے جو تم لوگ ہنس رہے ہو؟"شایان ان سب کو ہنستا دیکھ کر حیرانی سے بولا

"آپکی بیوی"اریبہ نے زور آواز سے بولا اور شہوار شایان کی آنے پر فیضان کے قریب گھس گئی۔

"ہائے شانی بھائی شہوار کو پلین بتادیں"کاشان نے کہا تو شایان نے شہوار کی طرف دیکھا اب وہ اسکی تھی وہ اسکو نظر بھر کے دیکھنا چاہتا تھا پر ہائے یہ ظالم لوگ موقع ہی نہیں دیتے تھے

"بھئی دیکھو ہوا یہ تھا کہ ایک دن شہوار بی بی جلدی سوگئی تھیں شایان بھائی نے دادی کے سامنے شہوار سے شادی کی خواہش ظاہر کردی تھی پھر دادی نے پورے گھر کو اپنے کمرے میں بلایا علاوہ بڑی تائی اور بینش آپی کے وہ دونوں ویسے بھی شاپنگ کرنے گئی ہوئی تھیں پھر دادی نے سب سے مشورہ مانگا بڑے تایا نے کہا کہ عین

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نکاح کے وقت ان دونوں کا بھی نکاح کریں گے اور تائی کو بھی اسی وقت بتادیں گے تاکہ وہ کچھ نہ بول سکیں اس طرح آپ بی بی اور شایان بھائی رشتہ زوجیت میں بندھ گئے "کاشان نے کہانی سنائی جسپر سب مسکرا رہے تھے اور شہوار شایان کی بے تابانہ نظروں سے نروس ہورہی تھی۔

حوریہ فیضان کو دیکھ رہی تھی ایک دم فیضان نے بھی اپنی نظریں اٹھائیں اور دونوں کی نظریں ملیں تو حوریہ نے فورا نظریں جھکالیں جسپر فیضان مسکرادیا یہ لڑکی اسکو بہت پیاری ہوگئی تھی۔

"چلو بھی میں جارہاہوں سونے میری بیگم تو آتی ہی نہیں ہے "حمزہ نے بے چارگی سے کہاتو سب مسکرادیے

"تو آپ چلے جائیں نا"اریبہ نے دہائی دی

"ہائے تمہاری ظالم بہن ہے بھی تو دادی کے کمرے میں "اسکے انداز پر سبکی ہنسی نکل گئی

"میں بھی چلی سونے "حوریہ فیضان کی نظروں سے گھبرا کر اٹھ گئی باقی سب بھی چلے گئے

"آپ بھی چلیں بیٹا ادھر کہاں رکے ہیں یاد رہے ابھی شادی نہیں ہوئی "فیضان شایان کو بولا جسکا اٹھنے کا کوئی ارادہ نظر نہیں آرہا تھا

"اب جانا"شایان فیضان کو کمرے سے باہر نکال کر دروازہ لاک کرکے شہوار کے پاس آیا اور اسکو کندھے سے تھام کر اسکارخ اپنی طرف کیا

"خوش ہو سوئیٹی "مسکرا کر پوچھا

"جی بہت "جھکی نظروں سے جواب دیا گیا

"شہوار ماما بہت کچھ بولیں گی لیکن میری خاطر ابھی کچھ دن برداشت کر لینا میں آہستہ آہستہ انکو منالوں گا اوکے ؟" وہ جانتا تھا کہ شہوار اندر سے پریشان بھی ہے

"اگر وہ نہیں مانیں تو" شہوار نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"مان جائیں گی تم بھی دعا کرو میں بھی دلوں کو پلٹنے والی اللہ کی ذات ہے میں یقین سے کہ سکتا ہوں ایک دن انکے دل میں تمہاری قدر ضرور آئیگی" شایان اسکو تسلی دیتے ہوئے بولا

"جی" شہوار مسکرا دی

"گڈ نائٹ لو یو سوئٹ ہارٹ" شایان اسکے ماتھے پر بوسہ دیکر چلا گیا اور شہوار اسکے لمس کو ہی محسوس کرتی رہ گئی ایک پیارا احساس اسکے دل میں اتر آیا دنیا میں بھائی کے علاوہ بھی ایک شخص ہے جو اس سے بے پناہ محبت کرتا ہے ایک دم اسکو اپنا آپ معتبر لگنے لگا

"آپ نے فیصلہ کر لیا اور وہ ہو گیا میں اپنی بہن کو زبان دے چکی تھی کہ بینش کو میں اپنی بہو بناؤں گی" بڑی تائی ہال سے واپس آکر تایا پر چیخ رہی تھیں

"آہستہ بولو مجھے میرے بیٹے کی خوشی عزیز ہے" تایا نے سخت لہجے میں کہا

"وہ میرا بھی بیٹا ہے جیسے آپکا حق ہے ویسا ہی میرا بھی حق ہے" تائی مسلسل تایا کا دماغ کھا رہی تھیں اب تایا کا ضبط جواب دے گیا

"اب ایک لفظ بھی اور کہا تو بھول جاؤں گا تم ایک عورت اور میری بیوی ہو" تایا کا لہجہ بہت سختی لیے ہوئے تھا

تائی خاموش ہو گئیں لیکن انکا ذہن شیطانی منصوبے بنانے لگا تھا

جب انکی بہن کی شادی مصطفی کے بجائے احمر سے ہوئی تو انکی بہن پر زندگی تنگ ہو گئی احمر انکو نا بیوی کی حیثیت دیتا نا انکو پیسے دیتا بینش کی پیدائش کے بعد سمیہ بیگم نے اسکو اپنی بہو بنانے کا اپنی بہن سے وعدہ کر لیا تا کہ انکا کچھ بوجھ ہلکا کر سکیں اب اچانک شایان کا نکاح وہ بھی شہوار سے ان کی برداشت سے باہر تھا

دروازہ کی دستک پر حوریہ نے دروازہ کھولا تو سامنے کھڑے فیضان کو دیکھ کر حیران رہ گئی آج سے پہلے وہ اسکے کمرے میں نہیں آیا تھا

:ایسے مت دیکھو انسان ہی ہوں کوئی غیر مخلوق نہیں" حوریہ کے مسلسل دیکھنے پر فیضان نے مسکراتے ہوئے کہا

"آ آ آپ" حوریہ نے کچھ کہنے کیلئے لب کھولے ہی تھے کہ فیضان نے کہا

"اندر آنے دو کیا سزا دینے کا ارادہ ہے؟" فیضان نے مسکراتے ہوئے کہا تو حوریہ سائیڈ پر ہو گئی فیضان اندر آیا

"خوش ہو؟" فیضان نے اس سے پوچھا

"جی" حوریہ فقط اتنا ہی کہہ پائی

"پیاری لگ رہی تھی اپنے نام کی طرح" فیضان نے مسکراتے ہوئے کہا

انکو کیا ہو گیا یہ ایسے تو نہیں تھے) حوریہ نے دل میں سوچا وہ نروس ہوئے جا رہی تھی)

"مجھے وہ اسکیچس والی ڈائری دو جو آپ نے میری محبت میں بنائے تھے" فیضان نے کہنے پر حوریہ شرم سے پانی پانی ہو گئی

"نہیں"

"کیوں نہیں"

"پلیز نا" حوریہ نے بے چارگی سے کہا

"اوکے" فیضان جانے لگا حوریہ گھبرا گئی

"فیضان" اسکے لبوں سے بطور استحقاق اپنا نام سن کر فیضان کے لبوں پر بے ساختہ مسکراہٹ آئی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا حوریہ ڈائری آگے بڑھا رہی تھی

"تھینکس" فیضان ڈائری تھامتے ہوئے مسکرا کر بولا

"جانتی ہو شہوار کے علاوہ مجھے کس لڑکی سے پیار ہے؟" فیضان نے سنجیدگی سے کہا تو حوریہ کے سر پر بم پھٹا

"کس سے؟" حوریہ کی آواز دور کہیں سے آئی

فیضان اسکا ہاتھ پکڑ کر شیشے کے سامنے لے گیا اسکے پیچھے آ کر کندھوں سے تھام کر شیشے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

"اس لڑکی سے" حوریہ بے اختیار مسکرا دی

"چلتاہوں اپنی شکل کے کارٹون بھی دیکھنے ہیں" وہ ڈائری اسکے سامنے لہراتے ہوئے بولا

"میں نے کارٹون نہیں بنائے" حوریہ اپنی ڈرائینگ کے بارے میں ایسا سن کر ہتھے سے اکھڑ گئی فیضان نے قہقہہ لگایا اور اسکے بال بگاڑ تا گڈ نائٹ کہتا ہوا چلا گیا۔

"بینش" سمیہ بیگم اسکے کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ اوندھی لیٹی ہوئے تھی

"کیا ہوا بینش" سمیہ بیگم نے فکر مندی سے کہا

"خالہ جانی آپ مجھ سے پیار کرتی ہیں نا" وہ اٹھ کر انکے گلے گئی

"ہاں بیٹا یہ کوئی پوچھنے کی بات ہے" انہوں نے اسکو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا

"خالی جانی میں شایان سے محبت کرتی ہوں لیکن اس سے شہوار سے نکاح کر لیا میں مر جاؤں گی" بینش نے کہا تو سمیہ بیگم کو شہوار سے مزید نفرت ہونے لگی

"تم فکر نہیں کرو میں کرواؤں گی تمہاری اس سے شادی وہ میرا بیٹا ہے میری بات ضرور مانے گا" انہوں نے اسکو تسلی دی

"میں جانتی ہوں آپ میری خواہش ضرور پوری کریں گی" بینش نے انکو پیار کیا اور الگ ہو گئی

"چلو اب ناشتہ کرنے آؤ"

"جی میں چینج کر کے آئی" تائی چلی گئیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فیضان تمہارے تھپڑ کی قیمت بہت مہنگی ہے" وہ اسکے تصور سے مخاطب ہوئی اور مسکراتے ہوئے واش چلی گئ

"شایان مجھے میری نانی کے گھر چھوڑ دو پھر اپنے آفس سے واپسی پر لے لینا" وہ سب ناشتہ کر رہے تھے جب بینش نے نیا شوشہ چھوڑا شہوار نے بے اختیار پہلو بدلا شایان نے محسوس نہیں کیا تھا

"ٹھیک ہے" شایان نے اثبات میں جواب دیا

پھر وہ بینش کو لے کر چلا گیا اور شہوار منہ تکتی رہ گئی

رات کے وقت شایان جب بینش کو ساتھ لایا تو شہوار اسوقت گارڈن میں ٹہل رہی تھی

"تھینک یو سو مچ شایان" بینش شہوار کو دیکھ چکی تھی اسی لئے اسکے سامنے شایان کو تھینکس بولنا ضروری سمجھا

"پلیزر" شایان نے مسکرا کر جواب دیا شہوار نے رخ پھیر لیا

"ارے شہوار کیسی ہو" بینش جان بوجھ کر اس سے مخاطب ہوئی شہوار اندر تک جل گئی

"ٹھیک ہوں" فقط اتنا ہی کہا اور روم کی جانب چل دی

مسلسل دستک پر بھی شہوار نے جب دروازہ نہ کھولا تو شایان اندر آگیا وہ اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی

"شہوار کیا ہوا" وہ پریشانی سے گویا ہوا

"کچھ نہیں آپ جائیں یہاں سے" شہوار لیٹے لیٹے بولی

شایان نے آگے بڑھ کر اسکا منہ اپنی جانب کیا اور اسکو مسکرا کر دیکھنے لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بتاؤ سوئیٹ ہارٹ کیا غلطی سرزرد ہو گئی مجھ سے؟ شایان پیار سے دیکھتے ہوئے بولا

"کہاں گئے تھے آپ بینش آپی کو لے کر" شہوار نے شکوہ کیا

"ارے میں تو بس چھوڑنے گیا اور لے کر آ گیا بس"

"آپ ان سے مسکرا مسکرا کر بھی بات کر رہے تھے" ایک اور شکوہ کیا

"کب بات کی" شایان حیران ہوا تھا

"انکے تھینکس کے جواب میں آپ نے انکو ہیلپر اتنے مسکرا کر کہا تھا" شہوار کے معصومانہ انداز پر شایان کو اسپر بے انتہا پیار آیا اور اسکو اپنی بانہوں میں چھپا لیا اور شہوار اسکے سینے سے سر رکھ کر ساری ناراضگی بھول گئی

"چاکلیٹ کھاؤ گی؟" شایان جانتا تھا اسکو چاکلیٹ بہت پسند ہے اور ہر روز اسکیلئے ایک چاکلیٹ ضرور لاتا تھا

"دیں" وہ ہاتھ پھیلا کر بولی تو شایان نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"چاکلیٹ دیں ہاتھ نہیں" وہ ہنستے ہوئے بولی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"یہ زیادہ مزے کا ہے" شہوار اسکی بات سے نروس ہونے لگی

"آپ دے رہے ہیں یا ہو جاوں واپس ناراض؟"

"یہ لو پاگل لڑکی" شایان نے اسکو جیب سے نکال۔ کر چاکلیٹ دے دی وہ مسکرا دی تب فیضان اندر داخل ہوا

"تم۔ کچھ زیادہ ہی اس کمرے میں نہیں پائے جاتے" فیضان نے ابرو اچکا کر بولا

"میں کمرے میں ہوتا ہوں کم از کم تمہاری طرح چھت پر کھلم کھلا اظہار نہیں کر رہا ہوتا" شایان کی بات پر فیضان نے اسکے کاندھے پر ایک مکہ جڑ دیا

کل جب وہ رات کو چھت پر گیا تو حوریہ وہاں پہلے سے تھی تو وہ دونوں باتیں کرنے لگ گئے اور شایان نے دیکھ لیا تب سے اب تک۔اسکا ریکارڈ لگا رہا تھا

"کیا بھائی آپ چھت پر حوریہ سے باتیں کرتے ہیں" شہوار نے حیرانی سے پوچھا کیونکہ یہ اسکی عادتوں کے خلاف تھا

"نہیں گڑیا وہ تو حوریہ خود آگئی تھی میں تو بس۔۔۔" فیضان سر کھجا کر صفائی دینے لگا

"ہاں میں تو بہت شریف ہوں" شایان نے اسکی طرف سے جملہ مکمل کیا جسپر ایک اور مکہ کھایا

"ہاں اسمیں کوئی شک نہیں میرے بھائی بہت شریف ہیں حوریہ خود ہی آئی ہوگی وہ ویسے بھی بہت بے شرم ہے" شہوار ہنستے ہوئے بولی کیونکہ حوریہ کی عادتوں سے شہوار اچھی طرح واقف تھی وہ بہت رومینٹک لڑکی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا بولا تم نے" پیچھے سے حوریہ کی آواز آئی تو شہوار گڑبڑا گئی

"یہی کی ماشاءاللہ اللہ نظر بد سے بچائے حوریہ بہت ہی اچھی لڑکی ہے شرمیلی ہے بہت زیادہ اور رومینس کی تو اسپیلنگ بھی نہیں آتی وغیرہ وغیرہ" شہوار کے انداز پر فیضان اور شایان کے ساتھ حوریہ بھی ہنس دی

"تم شہوار سے بہت پیار کرتے ہو نا" فیضان لاونج میں بیٹھا تھا تب اچانک بینش آئی اور ڈائریکٹ یہ سوال کیا

"ہاں تو بہن ہے میری" فیضان نے روکھے انداز میں جواب دیا

"اسکے دکھ سے تمہیں تکلیف تو ہو گی" بینش نجانے ایسی باتیں کیوں کر رہی تھی فیضان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

"مجھے فضول باتیں کرنے کا شوق نہیں" اس سے پہلے کہ بینش اسکو مزید الجھن میں ڈالتی فیضان اٹھ کر چلا گیا

"مجھے اگنور کرنے کی قیمت بھی چکانی ہے تمہیں فیضان صاحب" وہ دل میں سوچتے ہوئے زہریلے انداز میں مسکرا دی

چھٹیاں ختم ہو گئی تھیں پھوپھو اپنی فیملی سمیت واپس اپنے سسرال چلی گئی تھیں جس سے گھر بھی سنا سنا ہو گیا تھا

حمزہ اور کاشان اور بڑے تایا بھی لندن چلے گئے البتہ چھوٹے تایا ابھی یہیں تھے۔ حوریہ اور شہوار کی یونی بھی اسٹارٹ ہو گئی تھی

"جلدی چلو شہوار آج پہلا دن ہے اور ایک نئی میم آئی ہیں انہی کا پہلا پیریڈ ہے ہم کہیں لیٹ نہ ہو جائیں" حوریہ جلدی جلدی ناشتہ کرتے ہوئے بولی

"تمہیں کیسے پتہ" شہوار نے حیرانی سے پوچھا

"فضہ نے بتایا تھا" وہ پرنسپل کی بیٹی تھی

"اوہ اچھا چلو جلدی شایان کو میں بلاتی ہوں رکو" وہ کہتے ہوئے شایان کے کمرے کی جانب چل دی اور حوریہ مسکرا کر اسکیلئے اسکی دائمی خوشیوں کی دعا مانگنے لگی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شایان جلدی چلیں نا میرا پیریڈ مس ہو جائیگا میم پر غلط امپریشن پڑے گا" وہ اسکے کمرے میں آکر شور مچانے لگی

" آرہا ہوں بھئی کہاں تو محترمہ میرے ساتھ جانے پر راضی نہیں ہوتی تھیں اور اب اتنی بے تابی" شایان چھیڑنے سے باز نہیں آیا

"مائنڈ اٹ آپکیلئے بے تابی نہیں اپنی کلاس کیلیئے ہے" شہوار نے اسکی خوش فہمی دور کرنا ضروری سمجھا

"ہائے ظالمہ تھوڑی خوش فہمی میں تو رہنے دیا کرو" شایان اسکے قریب آکر بولا

" چلیں" اسکو ریڈی دیکھ کر وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر دروازہ کی طرف لے جانے لگی

"رکو" شایان کے کہنے پر اسکو رکنا پڑا

"اب کیا" شہوار نے آبرو اچکا کر پوچھا

تب شایان نے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا اور بولا

"یہ" شہوار اسکی دیوانگی پر مسکرا دی اور دونوں کمرے سے باہر نکل گئے جہاں حوریہ انکا انتظار کر رہی تھی

" شہوار جلدی چلو" وہ دونوں کالج پہنچ گئیں اور اب کلاس میں جارہی تھیں اور ان کے آنے سے پہلے مسز زبیر کلاس میں آچکی تھیں

"مے آئی کم ان میم" حوریہ نے کہا تو میں نے دیکھے بغیر سر ہلا دیا اور حاضری لینے لگیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"شہوار مصطفی "نام پکارا اور ٹھٹھک کر رک گئیں

"پریزنٹ مس "

"کون ہیں یہ "میم نے سر اٹھا کر پوچھا

"یس آئی ایم "شہوار نے ہاتھ کھڑا کر کے کہا اور مسکرا دیں شہوار انکی اس حرکت پر حیران نظروں سے حور یہ کی طرف دیکھنے لگی جس نے بھی لاعلمی کا اظہار کر کے کندھے اچکا دیئے

(

شایان آفس سے آیا تو شہوار لاونج میں بیٹھی تھی شایان کی طرف اسکی پیٹھ تھی وہ مسکراتا ہوا آگے آیا اور اسکے کان کے قریب آکر بولا

"ہیلو سوئیٹی "شہوار اچانک اس حملے سے ڈر گئی اور صوفے سے اچھل کر کھڑی ہو گئی

"کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے ڈرا کر رکھ دیا معصوم سی بچی کو اگر مجھے ہارٹ اٹیک ہو جاتا تو؟ شہوار نے پہلے زور زور سے دو تین سانس لی پھر بولی تو شایان کی ہنسی نکل گئی

"یار تم اتنی معصوم کیوں ہو "شایان مسکراتا ہوا اسکی طرف بڑھا شہوار اسکا موڈ محسوس کر کے فورا سیڑھیوں کی طرف بھاگی پر شایان سے بچنا کہاں ممکن تھا

"چھوڑیں شایان کوئی آ جائیگا نا" شہوار کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیا بولے۔ کبھی کبھی اسکو شایان کی دیوانگی سے خوف محسوس ہوتا تھا

"آپ میرے لئے آج چاکلیٹ نہیں لائے؟" شہوار نے اسکا موڈ چینج کرنا چاہا

"بالکل لایا ہوں پہلے مجھے اپنے ہاتھوں سے چائے بنا کر پلاؤ" شایان اسکو پیار کر کے چھوڑتے ہوئے بولا

"اوکے" وہ بولتے ہوئے کچن کی جانب چل دی

"حوریہ؟" فیضان حوریہ کے کمرے میں آیا وہ پڑھ رہی تھی اب ان میں اچھی خاصی انڈرسٹینڈنگ ہوگئی تھی

"جی" حوریہ نے سر اٹھا کر جواب دیا لیکن فیضان کی پٹیوں میں جکڑا ہاتھ دیکھ کر چونک گئی

"کیا ہوا فیضی" وہ پریشانی سے بولی

"کچھ نہیں مجھے دادی کے کمرے سے پین کلر لا دو"

فیضان اسکے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولا

"ہوا کیا ہے فیضی بتائیں تو سہی" حوریہ روہانسی ہوگئی

"ایکسیڈنٹ" فیضان کے جواب پر حوریہ نے بے اختیار چیخ روکنے کیلئے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

"حوریہ میں ٹھیک ہوں جانی بس تم شہوار کو مت بتانا وہ ویسے ہی ایکسیڈنٹ کے نام سے خوف کھاتی ہے" فیضان اس کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولا اور حوریہ کا ضبط جواب دے گیا فیضان نے اسکو اپنے ساتھ لگا لیا اور حوریہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی

"حوریہ تمہارے رونے سے تکلیف ہو رہی ہے مجھے میں سمجھا تم بہادر ہو اب تم بھی رو رہی ہو تو آئندہ کبھی اپنی تکلیف نہیں بتاؤں گا" فیضان اسکا سر سہلاتے ہوئے بولا اور ساتھ ہی اسکے آنسو پوچھ کر اسکو اپنے سے الگ کیا اور کندھوں سے تھام کر آنکھوں میں دیکھتے ہوا بولا

"میری جان بہت بہادر ہے نا؟" حوریہ نے نظریں جھکا لیں وہ اسکو کیسے بتاتی کہ محبت میں بہادر سے بہادر انسان بھی کمزور پڑ جاتا ہے لیکن اسکو فیضان کا مان رکھنا تھا اسلئے اثبات میں سر ہلا دیا

"تو پھر جاؤ پین کلر کے کر آجاو میں ادھر ہی بیٹھا ہوں" حوریہ فوراً اٹھ کر باہر گئی اور دوائی کے ساتھ جوس بھی لے آئی

فیضان اسکے بیڈ پر آنکھیں موند کر لیٹا ہوا تھا اسکو فیضان کا اپنا پن اچھا لگا تھا

"فیضی" حوریہ نے ہولے سے پکارا

"ہوں" فیضان نے آنکھیں کھولیں اور سامنے کھڑی حوریہ کے ہاتھ سے جوس لے لیا ساتھ دوائی بھی کھالی

"میں سر دبا دوں" حوریہ نے اسکے پاس بیٹھتے ہوئے استحقاق سے پوچھا

اور فیضان گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسکی طرف دیکھ کر مسکرایا اور اپنا رخ الٹا کر کے اسکی گود میں لیٹ گیا

"دبا دو" مسکراتے ہوئے بولا اور حوریہ کے دل کی دھڑکن تیز ہونے لگی

حوریہ ہولے ہولے دبا رہی تھی فیضان کی کب آنکھ لگی اسکو پتہ نہیں چلا جب وہ اٹھا تو رات کے دو بج رہے تھے اور حوریہ ابھی بھی اسکا سر دبا رہی تھی

"ارے حوری اٹھاتو دیتی تم۔ مسلسل دو گھنٹے سے میرا سر دبا رہی ہو" فیضان اٹھتے ہوئے حیرانی سے بولا

"اچھا دو گھنٹے ہو گئے؟" حوریہ نے معصومیت سے کہا فیضان مسکرا دیا اف اللہ کتنی دیوانی ہے یہ لڑکی اور حوریہ کو ساتھ لگا لیا

"پتہ ہے حوری جب میرے اگزیمس ہوتے تھے تو میرے سر میں بہت درد ہوتا تھا ماما ایسے ہی دباتی تھیں اور میں کب سو جاتا مجھے پتہ ہی نہیں لگتا تھا" وہ حوریہ کو اداس مسکراہٹ کے ساتھ بتا رہا تھا اور حوریہ جانتی تھی یہ ٹاپک اسکیلئے اذیت کا باعث ہے

"اچھا اب آپ آرام کریں اور شہوار سے ملے نہیں ناراض ہو گی وہ" حوریہ نے موضوع بدلا

"ہاں میں پہلے گیا تھا لیکن شکر وہ سو رہی تھی ورنہ آسمان سر پر اٹھا لیتی" وہ ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا

"چلو تم بھی سو جاو اور تھینکس میری جان" وہ حوریہ کو ماتھے پر بوسہ دے کر چلا گیا اور حوریہ خوامخواہ مسکرا دی

"بھیا!!" فیضان کے آنے سے چلے ہی شہوار سو چکی تھی اسلئے اب اسکے کمرے میں آئی

"کیا ہوا گڑیا؟" فیضان نے فل سلیوس پہنی ہوئی تھیں اسلئے اسکا زخم۔ نظر نہیں آرہا تھا

"آپ کل دیر سے کیوں آئے تھے؟" شہوار اسکے پاس بیٹھتی ہوئی بولی

"میں اپنے ٹائم پر آیا تھا آپ جلدی سو گئی تھیں" فیضان اسکے سر پر چپت لگاتے ہوئے بولا

"شہوار ادھر دیکھو" فیضان نے اسکی ٹھوڑی اپنے طرف کی

"جی"

"مجھے ایسا کیوں لگ رہا ہے تم کچھ کہنا چاہتی ہو؟" وہ بھی بھائی تھا اسکی رگ رگ سے واقف تھا

"آج مما کی برتھ ڈے ہے" وہ اداسی سے بولی

"گڑیا تم بھول کیوں نہیں جاتی اب وہ نہیں ہیں انکی برتھ ڈے آنے کا فائدہ" یاد اسکو بھی بہت آتی تھی جب تک ماما تھیں وہ دونوں ہر سال سرپرائز ضرور دیتے تھے اور سارا پلین فیضان اور مصطفی مل کر بناتے تھے لیکن اب وہ شہوار کو دکھی نہیں دیکھ سکتا تھا اب تو اسکی زندگی میں شایان تھا اسکی محبت تھی اب اسکو وہ خوش دیکھنا چاہتا تھا

"نہیں بھولا جاتا مجھ سے" شہوار رونے والی ہو گئی تھی

"ہمارے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا بھیا" شہوار اس سے اکثر یہ بات کہتی تھی اور آج پھر

"ہمیں اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہئیے شہوار" ہمیشہ کی طرح اسکا جواب آج بھی یہی تھا

"چلو اٹھو یونی نہیں جانا؟" وہ اسکو اس ٹاپک سے ہٹانا چاہتا تھا

"جانا ہے ہاں آپکو ایک بات بتاؤں" وہ کل سے فیضان کو بات بتانا چاہتی تھی مگر اسکو یاد نہیں رہا اب اچانک یاد آنے پر بولی

"ہاں بولو" فیضان ہمہ تن گوش ہوا

"یونی میں ایک نیو میم آئی ہیں بھیا کل جب وہ attendance لے رہی تھیں انہوں نے میرا نام لے کر پوچھا میں کون ہوں میں نے ہاتھ کھڑا کیا تو مجھے دیکھ کر مسکرا دیں" شہوار حیرت سے بتا رہی تھی

"تو کیا ہوا تم اچھی لگی ہو گی انکو" فیضان مسکراتے ہوئے بولا

"اچھی تو تب لگتی نا جب انہوں نے مجھے دیکھا ہوتا مگر دیکھے بغیر attendance لی پھر میرے نام پر رک کر پوچھا تھا" شہوار اب بھی کنفیوژ تھی

"ارے تمہارا نام بھی تو unique ہے نا انکو نام اچھا لگ گیا ہو گا" فیضان نے اسکو کنفیوژن سے باہر نکالا

"ہاں ہو سکتا ہے" شہوار نے بھی اتفاق کر لیا

"پاگل پہلے بھی کہا ہے اتنی اتنی سی باتوں کو سر پر سوار نہیں کیا کرو" فیضان اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگاتے ہوئے بولا اور وہ مسکرا دی

حوریہ اور شہوار یونی پہنچے تو شہوار ایک دم پریشان ہو گئی

"کیا ہوا؟" حوریہ اسکو پریشان دیکھ کر بولی

"یار میں اسائنمنٹ لانا بھول گئی اب میرا پہلا امپریشن ہی مسز زبیر پر غلط پڑے گا" وہ روہانسے انداز میں بولی

"اوہ اب کیا ہو گا شہوار" حوریہ بھی پریشان ہو گئی

"ایسا کرو میرا لے لو نام اپنا لکھ لو میں بولوں گی کہ میں گھر پر بھول گئی" وہ شہوار کو پریشان نہیں دیکھ سکتی تھی

"نہیں تم نے اتنی محنت سے بنایا ہو گا چلو کلاس میں میں میم۔ سے بات کر لوں گی" شہوار کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی

"شہوار سنو!!" حوریہ کی آواز پر پیچھے مڑ کر دیکھا وہ اسکی طرف آتے ہوئے بولی

"ایک کام کرو بات کرنی ہی ہے تو انکے آفس میں جا کر کر لو تا کہ اگر ڈانٹ پڑنی بھی ہو تو تم اکیلی ہو گی نا" حوریہ کے کہنے پر وہ سر ہلاتے ہوئے دم درود کرتے ہوئے آفس کی جانب چل ری۔

"مے آئی کم۔ان میم" وہ مسز زبیر کے روم میں داخل ہو کر کانپتی آواز میں اجازت لینے لگی۔

"یس" میم نے بنا دیکھے اجازت دی۔وہ اندر آچکی تھی لیکن اسکی چپ محسوس کر کے میں نے سر اٹھایا تو وہ ڈری ہوئی کھڑی تھی

"اووہ سوئی۔۔ شہوار کیسی ہو؟" وہ کچھ بولنے والی تھیں کر چپ ہو گئیں

"جی ٹھیک" جھکے سر کے ساتھ جواب دیا

"کچھ کہنا تھا؟" میم نے اسکو چپ دیکھ کر پوچھا

"وہ وہ مم میں اسائنمنٹ لانا بھول گئی" وہ ہکلاتے ہوئے بولی

"اوکے یو مے گو ناؤ" میم کا لہجہ ایک دم چینج ہو گیا اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور ٹھٹھک گئی انکی گردن پہ تل تھا وہ کہیں کھو گئی

"یس" اسکو اپنی طرف دیکھتا پا کر میم نے پوچھا

"نہیں کچھ نہیں" شہوار آفس سے بھاگ گئی اور میم ڈیسک پر سر رکھ کر رو دیں۔کتنے سالوں بعد اسکو دیکھ رہی تھیں وہ اب بھی ویسی ہی تھی۔

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا ہوا مسز زبیر آج کلاس نہیں لینی؟" میم فرحانہ نے انکو مسلسل بیٹھے دیکھ کر تعجب سے پوچھا

"نہیں میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے" وہ جان بوجھ کر نہیں جارہی تھیں انکو لگتا تھا اب گئیں تو ضبط کھو بیٹھیں گی

"ارے کیا ہوا آپکی طبیعت کو ابھی تو آپ کی برتھ ڈے کی سیلیبریشن بھی کرنی ہے" میم فرحانہ انکا موڈ ٹھیک کرنا چاہ رہی تھیں

"نہیں کل کرلیں گے میں سر سے پوچھ کر گھر جارہی ہوں" وہ اپنا بیگ اٹھا کر آفس سے باہر چلی گئیں اور میم فرحانہ حیرت سے دروازہ کی جانب تکتی رہ گئیں

"مما یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟" شایان انکی بات سن کر غصے سے صوفے سے ہی اٹھ گیا

"میں نے کہہ دیا تمہیں بینش سے شادی کرنا ہوگی" سمیہ بیگم نے اٹل لہجے میں کہا

"نہیں میں نہیں کرسکتا" وہ نفی میں سر ہلا کر جانے لگا

"ٹھیک ہے تمہارے پاس دو دن کا ٹائم ہے اچھی طرح سوچ لو اور ہاں جواب ہاں میں ہونا چاہیئے ورنہ میری موت کے ذمہ دار تم ہوگے" سمیہ بیگم نے ٹھنڈے لہجے میں کہا

"ماما آپ اپنی خواہش کے پیچھے اپنے بیٹے کی خوشیوں کا باب بند کررہی ہیں؟" شایان کے لہجہ میں دکھ ہی دکھ تھا

"میری جان تمہاری خوشی ہی تو چاہتی ہوں تم شہوار کے ساتھ خوش نہیں رہ سکتے نجانے دن بھر کہاں رہتی ہے اور ہر وقت گھر سے باہر رہنے کا شوق لگا رہتا ہے۔۔۔" تائی کے لہجے میں واضح نفرت تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"بسسس اب ایک لفظ بھی نہیں وہ میری بیوی ہے اسکی بارے میں ایک لفظ بھی نہیں سنوں گا" شایان قطعی لہجہ میں بولا

"ہونہہ چڑھ گیا نا اسکے عشق کا بھوت ماں کے سامنے زبان کھلوادی نا اس منحوس نے یاد رکھو شایان تم دو دن میں مجھے جواب دو ورنہ نتیجہ کے ذمہ دار تم ہوگے" وہ غصے سے کہتے ہوئی چلی گئیں اور شایان کی رگیں تن گئیں وہ سر پکڑ کر صوفے پر بیٹھ گیا

"ہائے شانی" دس منٹ بعد شہوار کی آواز آئی اس نے کوئی جواب نہیں دیا

"کیا ہوا آپکو" وہ اسکے پاس بیٹھ کر پوچھنے لگی شایان نے نفی میں سر ہلا دیا

"بتائیں نا کیا ہوا" شہوار ضد کرنے لگی اس سے شایان کا یہ روپ برداشت نہیں ہوتا تھا

"شہوار پلیز ابھی اکیلا چھوڑ دو مجھے" شایان نے کس لہجے میں کہا شہوار کو خود بھی سمجھ نہیں آرہا تھا

"کوئی پریشانی ہے؟" شہوار کو پتہ نہیں کیوں اس سے اب ڈر لگ رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں نے کہا نا اکیلا چھوڑ دو اردو سمجھ نہیں آتی کیا؟" شایان کو خوامخواہ غصہ آنے لگا شہوار خاموشی سے اٹھ کر اپنے روم میں چلی گئی

"اللہ پاک ایسا کیوں ہو رہا ہے میری خوشیوں کی مدت اتنی کم کیوں ہے مجھ سے خوشیاں کیوں جلد روٹھ جاتی ہیں۔۔۔؟؟" شہوار اپنے کمرے کی بالکونی سے آسمان کی طرف منہ کر کے اللہ سے شکوے کر رہی تھی گالوں پر آنسوؤں کی لڑیاں تھیں شایان کے رویہ نے اسے بہت دکھ دیا تھا

"شہوار" فیضان اسکے کمرے میں آیا تو شہوار کو بالکونی میں کھڑا پا کر وہیں آ گیا لیکن جب اسکا چہرہ اپنی جانب کیا تو ٹھٹھک گیا

"کیا ہوا شہوار رو کیوں رہی ہو" یہ کہنے کی دیر تھی شہوار فیضان کے سینے سے لگ کر رو دی فیضان نے رونے دیا اسکو تا کہ اسکا دل ہلکا ہو جائے

"اب بتاؤ کیا ہوا ہے؟" جب وہ کافی رو چکی تھی تو فیضان نے اپنے الگ کر کے پوچھا

"کچھ نہیں"

"تم مجھ سے کچھ نہیں چھپا سکتی پتہ ہے نا" فیضان نے تھوڑی سے پکڑ کر کہا

"ماما کی یاد آ رہی ہے" شہوار نے کہا

"اصل بات بتاؤ گڑیا ماما کی یاد تمہیں آج سے پہلے اتنی شدت سے تو نہیں آئی" فیضان چونکتے ہوئے بولا

"تائی نے کچھ کہا ہے" فیضان نے قیاس کیا

"نہیں" نفی میں سر ہلایا

"پھر" فیضان نے کہا

"آپ بیٹھیں پھر بتاتی ہوں" وہ جانتی تھی فیضان ابھی آفس سے آیا تھا اور مستقل کھڑا تھا

فیضان بیڈ پر بیٹھ گیا اور اپنے ساتھ اسکو بھی بٹھایا

"اب بتاؤ" فیضان نے نرمی سے کہا

" بھیاماما کی گردن پر تل تھا؟" شہوار نے پوچھا اور فیضان اسکی غیر متوقع سوال سن کر شاک۔رہ گیا

"ہاں تھا پھر" فیضان نے کہا

"مسز زبیر کے بھی ہے" شہوار منمنائی

" شہوار تم کیوں یقین نہیں کرتی ماما بابا اب نہیں ہیں مر چکے ہیں وہ۔۔۔ کہاں سے آجائیں گے وہ؟" فیضان کو اسکی دماغی حالات پر شبہ ہونے لگا" آپ کے پاس ماما کی پکچر ہے؟" شہوار نے کہا

"ہاں" فیضان نے سوچتے ہوئے کہا

" دکھائیں" شہوار کے ذہن میں انکے نقش تھے لیکن واضح تصویر نہیں تھی ہاں البتہ انکی عادتیں اور باتیں یاد تھیں

فیضان نے پکچر دکھائی جو آخری دن اس نے ماما بابا کی ایک ساتھ کھینچی تھی

"یہ تو چینج ہیں" شہوار منمنائی

"ہاں تو میں بھی یہی کہہ رہا ہوں ماما بابا کہاں سے آجائیں گے دنیا میں کچھ لوگ ہوتے ہیں جنکی ایک جیسی عادتیں ہوتی ہیں پاگل لڑکی" فیضان نے اسکے سر پر ہلکی چپت لگائی

"پر انکے پاس جاکر عجیب اپنائیت ہوتی ہے بھیا" وہ اب بھی یقین نہیں کر رہی تھی

"اچھا تم فضول سوچیں چھوڑو سو جاو بس" فیضان اسکو کیا کر اپنے کمرے میں آ گیا اور شہوار کی باتوں کو سوچنے لگا

"کل ملوں گا اسکی میم سے" وہ ارادہ کرتے ہوئے لیٹ گیا

"سنیں" مسز زبیر اپنے شوہر سے مخاطب ہوئیں

"ہوں" وہ متوجہ ہوئے

"میری یونی میں ایک لڑکی ہے" مسز زبیر نے بات کا آغاز کیا

"تو" زبیر مصطفی کو انکی باتوں پر حیرت ہو رہی تھی

"وہ شہوار مصطفی ہے ہماری بیٹی" مسز زبیر کہنے کے ساتھ ہی رو پڑیں

"کیا کہ رہی ہو وہ اس شہر میں کیسے آسکتے ہیں ہم تو انکو بہت ڈھونڈ چکے ہیں"

مصطفی صاحب چونکے

"لیکن وہ وہی ہے اسکو دیکھ کر میری ممتا جاگتی ہے اسکو سینے سے لگانے کا دل کرتا ہے" وہ روئے جا رہی تھیں

"اسکا نام ایک جیسا ہے اسلیئے تمہیں ایسا محسوس ہوتا ہو گا ہم کہاں اتنے خوش نصیب ہیں کہ ہمیں عرصے بعد خوشیاں مل جائیں تم سو جاو طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے" مصطفی صاحب نے ٹوٹے دل دکھ سے کہا اور لائٹس بند کر دیں اور دونوں ایک دوسرے سے چھپ کر آنکھوں میں رکے آنسوؤں کی سمندر بہانے لگے

(

شایان جانتا تھا شہوار اس سے بہت ناراض ہے وہ اسکو منانا چاہتا تھا لیکن وجہ کیا پیش کروں کیسے اسکو ماما کی ضد بتاؤں شایان سر پکڑ کر بیٹھا تھا

دور کھڑی شہوار کو عجیب سا محسوس ہونے لگا

"وہ پریشان ہے جا کر ایک بار اور پوچھ لو" شہوار کے دل نے کہا اور وہ ساری ناراضگی بھول کر اسکے پاس آگئی لیکن کچھ بولی نہیں اور شایان نے کسی کو اپنے پاس محسوس کر کے سر اٹھایا سامنے کھڑی شہوار کو دیکھ کر چونک گیا

"بتانا پسند فرمائیں گے آپکو کیا ہوا ہے؟" شہوار نے نروٹھے پن سے کہا شایان اسکے انداز پر مسکرا دیا

"تمہاری یہی ادائیں مجھے دیوانہ بناتی ہیں" وہ اسکو بازوؤں میں بھر کر بولا

"چھوڑیں مجھے ناراض ہوں میں آپ سے بس اتنا بتائیں کہ آپکو کیا ہوا ہے؟" اپنی ناراضگی جتانا اس پر اپنا حق سمجھا

"کیا کرو گی جان کر؟" شایان مسکرا کر بولا

"آپ بتائیں بس" شہوار نے ضد کی اور شایان نے اسکو بتانے کی ٹھان لی تا کہ وہ سن کر تھوڑا اسکا ساتھ دے دے

"وعدہ کرو مجھ سے بدگمان نہیں ہو گی پھر؟" شایان نے کندھوں سے تھام کر کہا

"نہیں ہو نگی بتائیں" وہ بے صبری سے بولی

"بیٹھو" شایان نے اسکو اپنے ساتھ صوفے پر بٹھایا

"شہوار مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے شروع کروں میں دو دن سے بہت پریشان ہوں ماما چاہتی ہیں میں بینش سے شادی کروں کیونکہ وہ خالہ کو زبان دے چکی ہیں" شایان کی بات کر اسکے سر پر ہتھوڑے برسنے لگے اپنے اندر سے کچھ ٹوٹنے کی آواز آئی

"تو کیا آپ کرلیں گے" شہوار کو اپنے آواز کھائی سے آتی محسوس ہوئی

"مجھے نہیں سمجھ آرہا شہوار ماما نے دھمکی دی ہے اگر میں نے انکار کیا تو نتیجہ کے ذمہ دار میں خود ہونگا" شایان نے پریشانی سے کہا

"آپ کرلیں ان سے شادی تائی کا مان رکھ لیں وہ بھلے میرے ساتھ کیسی ہیں لیکن یہ سچ ہے میں پھر بھی ان سے محبت کرتی ہوں کیونکہ کم از کم انہوں نے مجھے گھر سے تو نہیں نکالا کبھی میرے پڑھائی روک کر گھر کی ذمہ داری تو نہیں دی کبھی مجھے مارا تو نہیں جیسے اور یتیم بچوں کی تائی کرتی ہیں" شہوار کی آواز بھیگی ہوئی تھی

"آپ کرلیں پتہ نہیں میں برداشت کیسے کروں گی پر آپکی محبت پر یقین ہے شایان" اور آنسو روکنا اب اسکیلیئے مشکل ہو گیا تھا وہ فوراً اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی اور شایان ایک فیصلہ کرکے اٹھ کھڑا ہوا اور دور کھڑی تائی پہلے شہوار کی باتیں سن کر حیران پھر نفرت سے چہرہ جھٹکتے ہوئے بڑبڑائی

"ڈورے ڈالنے کی ایک اور سازش ماننا پڑے گا تمہیں شہوار بی بی"

"شایان کیا فیصلہ کیا" اگلی دن تائی نے شایان کو اپنے کمرے میں بلا کر پوچھا

"وہی جو اسوقت کیا تھا جب آپ نے پہلی مرتبہ کہا تھا" شایان کا لہجہ اسپاٹ تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم ماں کے سامنے کھڑے انکار کر رہے ہو" وہ دکھ سے بولیں

"آپ نے فیصلہ کا اختیار دیا تھا وہ اثبات اور نفی دونوں میں ہو سکتا ہے سو میں نے کوئی حکم کی خلاف ورزی نہیں کی" شایان اٹل لہجے میں کہتا ہوا چلا گیا اور تائی پیچ و تاب کھا کر رہ گئیں

"خالہ جانی" تائی کو اداس دیکھ کر بینش کمرے میں آئی وہ ساری باتیں سن چکی تھی

"چھوڑیں مامی جیسے اسکی خوشی میں اب کبھی بھی شادی نہیں کروں گی آپ چھوڑیں ٹینشن نہ لیں" بینش نے ایک اور جال بچھایا

"ایسے کیسے رہنے دوں اپنی بیٹی کیلیئے میں ضرور کچھ نہ کچھ کروں گی تم کچھ خواہش کا اظہار کرو اور وہ میں پورا نہ کروں ایسا نہیں ہو سکتا" تائی کے لہجے میں بینش کیلیئے محبت ہی محبت تھی اور بینش اپنی سازش کی کامیابی پر مسکرا دی

مسز زبیر آج یونی آئیں تو شہوار کو اپنے آفس بلانے کیلیئے خادم کو کیلیئے بھیجا

"میم وہ تو آج نہیں آئی" خادم نے آکر اطلاع دی

"آپکو کس نے بتایا" میم نے چونک کر پوچھا

"انکی کزن ہے جی حوریہ انہوں نے کہا کہ انکی طبیعت خراب ہے اسلیئے نہیں آئیں" طبیعت کا سن کر ممتا کا سمندر جوش مارنے لگا

"اوکے آپ جائیں اور حوریہ کو بھیجیں" وہ بولیں تو آواز میں نمی سی تھی

دس منٹ بعد حوریہ آئی

"مے آئی کم ان میم" حوریہ کی آواز پر میم نے سر اٹھا کر اسکو سر کی جنبش سے آنے کی اجازت دی

"شہوار کو کیا ہوا ہے؟" انکے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ حوریہ بھی ایک پل کیلئے چونک گئی

"اسکو بخار تھا میم" حوریہ نے کہا

"کیا ٹینشن لی اس نے" جانتی تھیں شہوار بچپن میں جب بھی کوئی ٹینشن لیتی تھی اسکو بخار ہو جاتا تھا اسلئے اب بھی بلاتردد پوچھ بیٹھیں حوریہ کا حیران ہونا بجا تھا وہ انکو چونک کر دیکھنے لگی

"میرا مطلب اکثر بخار اسی وجہ سے ہو جاتا ہے نا" میم اسکی حیرانی سمجھ کر بولیں

"جی وہ کچھ فیملی میٹرز ہیں" حوریہ انکو بتانا نہیں چاہتی تھی مبادا کہیں شہوار بتانے پر ناراض نہ ہو جائے

"اوکے یو مے گو" میم نے اسکو جانے کو کہا اور مسز زبیر نے مصطفی کو کال کی دو تین بیل جانے کے بعد انہوں نے کال اٹھائی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ بیمار ہے مصطفی" مسز زبیر نے روتے ہوئے کہا

"کون؟" مصطفی ناسمجھی میں بولے

"شہوار اس نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے اور یاد ہے وہ بچپن میں جب بھی کسی بات کی ٹینشن لیتی تھی اسکو بخار ہو جاتا تھا وہ ہماری ہی بیٹی ہے مصطفی" وہ بے تحاشا رو رہی تھیں

"تم چھٹی لے کر گھر آجاو ہم بات کرتے ہیں پھر" اب تو مصطفی صاحب کے دل کی دھڑکن بھی تیز ہو گئی تھی

"شایان جلدی گھر آؤ خالہ نے اپنے ہاتھ کی نس کاٹ لی" بینش کی کال پر اسکے پاؤں کے نیچے سے زمین سرکنے لگی وہ اتنا انتہائی قدم اٹھالیں گی اسکے وہم گمان میں بھی نہیں تھا

"کیا کہ رہی ہوں میں آتا ہوں" وہ پریشانی سے بولتا ہوا آفس سے نکل گیا اور تیز ڈرائیو کرتا ہوا گھر پہنچا ماں کی حالت دیکھ کر اسکا سر گھومنے لگا وہ انکو اٹھا کر گاڑی میں ڈالنے لگا اور حوریہ جو ابھی یونی سے آئی تھی وہ بھی پریشانی میں گاڑی میں بیٹھ گئی کیونکہ بینش پہ اسکو بھروسہ نہیں تھا وہ کچھ بھی کر سکتی تھی

شاید گاڑی دوڑاتے ہوئے ہاسپٹل پہنچا انکو ایمرجینسی وارڈ میں داخل کیا گیا شایان نے کال کر کے فیضان کو بھی بلا لیا تھا

"ہوا کیا ہے کیوں کیا ہے تائی نے ایسا" فیضان نے پوچھا تو شایان نے اسکو ساری بات بتا دی

جسپر فیضان کا خون کھولنے لگا

"تم کرو گے شادی؟" فیضان کے لہجے میں سختی تھی اپنی بہن کو اتنا بڑا دھچکا نہیں دے سکتا تھا

"اسکے بغیر کوئی چارہ نہیں" شایان نے دھیمے لہجے میں کہا

"اگر تم نے کیا تو تو مجھ سے کوئی تعلق مت رکھنا" وہ کہتا ہوا چلا گیا

"آپکی ماما کو ہوش آگیا" ڈاکٹر نے آکر خبر دی تو وہ ماں کے پاس گیا

"کیوں بچایا مجھے مرنے دیتے مجھے" شایان کے آتے ہی وہ بھڑک اٹھیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماما پلیز" وہ بے بسی کی انتہا کو تھا

"ٹھیک تم ابھی بینش سے نکاح کرو ورنہ میں جان دے دوں گی" وہ ڈرپ کی سوئی نکالنے لگیں شایان گھبرا گیا

"ماما پلیز ایسا مت کریں میں کروں گا اس سے شادی پلیز یہ مت کریں" وہ رو دینے کو تھا

"ابھی کرو" اور پھر شایان نے نکاح کا انتظام کر کے چند لوگوں کی موجودگی میں نکاح کر لیا اور تائی مسکرا دیں

"اب خوش ہے میری بیٹی" وہ شایان کے جانے کے بعد بینش سے مخاطب ہوئیں تو وہ مسکرا دی

"آج تو حوریہ بھی نہیں آئی میں کس سے شہوار کے بارے میں پوچھوں؟" وہ پریشان تھیں اپنی بیٹی کیلئے

"نجانے کس حالت میں ہو گی" سوچیں تھیں کہ ختم ہی نہیں ہو رہی تھیں

کاش میں پہلے ہی حوریہ کے گھر کا ایڈرس پوچھ لیتی وہ پچھتا رہی تھیں پر اب کوئی سروکار نہیں تھا

انہوں نے بے بسی سے ٹیبل پر سر رکھ دیا

"تو تم نے نکاح کر لیا؟" فیضان کو یہ خبر پہنچی تو غصے سے اسکے پاس آیا

"ہاں" شایان نے اسپاٹ لہجے میں کہا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپناناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یاشاعری پوسٹ کرواناچاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کرسکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"اب بہت برا ہو گا شایان بہت برا تم بہت پچھتاؤ گے جب شہوار کو کھو دو گے میں اسکو دکھ نہیں دے سکتا تھا اور تم تم نے اسکو مار ڈالا ہے شایان سنا تم نے مر گئی ہے وہ" فیضان اسپر چلانے لگا

"بس کرو خدارا بس کرو چلے جاؤ یہاں سے غم بانٹ نہیں سکتے تو زخم مت ادھیڑو" شایان کی آواز میں کرب تھا لیکن فیضان ساکت رہ گیا جب اسکے پیچھے شہوار کو جاتے دیکھا وہ سب سن چکی تھی

"اونو شہوار" وہ اسکے روم کی طرف بھاگا

"شہوار" شایان چونکا اور معاملہ سمجھتے ہی اسکے روم کی طرف بھاگا

"شہوار" اسکے روم داخل ہوا تو وہ فیضان کی گود میں سر رکھ کر رو رہی تھی

" تم جاؤ یہاں سے تمہارا اس سے کوئی تعلق نہیں" فیضان نے غصے سے کہا

" بھیا انکی کوئی غلطی نہیں ہے میں نے کہا تھا انکو" اور شہوار کی بات پر پہلے حیران پھر غصے سے کھولتا ہوا اٹھ کر چلا گیا

" شہوار تمہیں میری محبت پر یقین ہے نا" فیضان کے جاتے ہی شایان نے اسکو تھام کر پوچھا

" جی" فقط اتنا ہی جواب آیا

" پھر مجھ پر بھروسہ رکھو ماما کے ٹھیک ہوتے ہی میں اسکو چھوڑ دوں گا خالہ کی سچائی بتا کر ابھی انکی آنکھوں کر خالہ کی محبت کی پٹی بندھی ہے جب اترے گی تو تمہاری قدر آجائیگی" شایان نے اسکو سمجھایا تو شہوار بس سر ہلا کر رہ گئی اور شایان اسکا دکھی چہرہ نہیں دیکھ سکتا تھا اسی لیئے واپس پلٹ گیا

تائی گھر آچکی تھی اور بینش اسکے روم میں جو ایک تلخ حقیقت تھی

" شایان مجھے کچھ شاپنگ کرنی ہے مما آرہی ہیں نا تو انکیلئے کچھ گفٹس لینے ہیں" وہ ابھی آفس سے ہی آیا تھا کہ بینش کی خواہش پر تلملا اٹھا

" میں ابھی آفس سے آیا ہوں نظر نہیں آرہا" شایان نے سخت لہجے میں کہا

" ابھی شہوار کہتی تو لے چلتے" بینش نے طزیہ لہجے میں کہا

" اسکا نام اب تم اپنی زبان سے مت لینا سمجھی" شایان نے انگلی اٹھا کر وارن کیا

"شایان لے جاؤ اسکو" دادی کی آواز سن کر وہ چونکا انکی آنکھوں میں کرب ہی کرب تھا اپنی پوتی کی قسمت پر وہ بہت روئی تھیں اور تب سے انہوں نے شہوار کو اپنے روم میں بلا لیا وہ انکے پاس ہی رہتی تھی

"جی" کہتا ہوا وہ گاڑی کی جانب چل دیا اور بینش مسکراتی ہوئی اسکے پیچھے

وہ شاپنگ کر کے گھر آیا تو شہوار لان میں ٹہل رہی تھی شایان کو بینش کے ساتھ شاپنگ سے آتا دیکھ کر اسکے دل میں بدگمانی نے جگہ لے لی

"کیسی ہو" اسکے پاس آکر شایان نے پوچھا

"ٹھیک" شہوار نے کہا

"کہاں گئے تھے" نہ چاہتے ہوئے بھی لہجہ طنزیہ ہو گیا

"بینش کو شاپنگ کرنی تھی تو۔۔۔۔" شایان نے کہا

"بس سمجھ گئی آپ بے بس ہو گئے اور اسکو لے چلے کافی دن سے یہی تو ہو رہا ہے نا" شہوار نے دکھ سے کہا اور چلی گئی اور شایان بے بسی سے تکتا رہ گیا

"فیضان صاحب آپکو شایان صاحب بلا رہے ہیں" وہ اپنے کمرے میں بیٹھا تھا جب خادم نے آکر اطلاع دی شایان کا بلانا اسکیلئے تعجب کی بات تھی

وہ جانا نہیں چاہتا تھا لیکن کچھ سوچ کر چلا گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے روم کے قریب آکر سوچا کہ بینش ہو گی واپس پلٹنے لگا کہ خادم نے کہا کہ وہ ایمر جینسی میں بلا رہے ہیں جلدی جائیں

"بینش ہے اندر؟" فیضان نے پوچھا

"نہیں وہ تو نہیں وہ اکیلے ہیں" خادم کی بات سن کر سکون کا سانس لیا اور پریشانی سے اندر داخل ہو گیا

اندر داخل ہوا تو بینش بیٹھی تھی اور شایان کا نام ونشان نہیں تھا اسکا سر گھومنے لگا وہ واپس پلٹنے لگا کہ بینش اچانک اسکے سامنے آکر رک گئی

"کیسی لگی مجھے اگنور کی قیمت" بینش کے کہتے ہی فیضان کا ہاتھ اٹھا اور یہ اسکی زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی بینش نے تلملا کر اپنے ہاتھ میں پکڑے بلیڈ سے اپنی آستین پھاڑی اور زور زور سے چیخنے لگی اور اسکی چیخیں سن کر سب اسکے کمرے میں آگئے فیضان اچانک افتاد پر گھبرا گیا

اور شایان بھی آفس سے آگیا اور ناسمجھی میں سب کو اپنے کمرے حیرانی سے دیکھنے لگا

"کیا ہوا بیٹا" تائی نے اسکو سینے سے لگا کر کہا بینش زاروقطار رو رہی تھی

"خالہ مجھے اس درندے سے بچالیں یہ مجھ سے زبردستی کر رہا تھا" بینش کی بات کر سب نے حیرانی سے اسکو دیکھ رہی تھی اور فیضان تو کاٹو بدن میں تو لہو نہیں کا مصداق بنا تھا

"تم تمہاری ہمت کیسے ہوئی گھر کی عزت خراب کرنے کی؟" تائی نے آگے بڑھ اسکا گریبان تھام کر کہا

"یہ یہ لڑکی جھوٹ بول رہی ہی میں نے کچھ نہیں کیا اس نے کہلوایا تھا کہ مجھے شایان بلا رہا ہے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فیضان نے صفائی دینے کی کوشش کی

"کیوں تمہیں نہیں پتہ تھا میں اسوقت آفس میں ہوتا ہوں اپنی بہن کو دکھ دینے کا بدلہ لینے کا اچھا طریقہ تھا فیضان" شایان کی آنکھوں میں اپنے لیئے نفرت دیکھ کر وہ چونک گیا

"کم دکھ تھے جو تم نے بھی آج دکھ دے دیا" دادی کی نحیف آواز سن کر وہ حیرانی سے سبکو دیکھنے لگا تب اچانک اسکی نظر حوریہ پر گئی اور اسکو خاموش دیکھ کر فیضان نے صفائی دینا چھوڑ دی اب اسکی محبت میں جکڑی لڑکی بھی اعتبار نہیں کر رہی تھی تو اور وہ کس کو صفائی دیتا سب خاموش تھے بینش کی سسکیاں گونج رہی تھیں تب شہوار کی آواز آئی جو سب سے پیچھے کھڑی تھی

"آپ فیضی بھائی کر کیسے الزام لگا سکتے ہیں شایان آپ انکو بچپن سے جانتے ہیں۔۔۔ یہ دوستی تھی آپکی ؟؟؟ایک لمحے میں بھائی پر بدکاری کا الزام لگا دیا" شہوار شایان کے سامنے آکر بولی تو شایان نے اسکو دھکا دے دیا

"تم بھی اپنے بھائی کی طرح ہو سکتی ہو ماما صحیح کہتی تھیں کھلا ثبوت سامنے ہے تب بھی بھائی کا ساتھ دیکر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو" شایان نے بینش کے کپڑوں کی طرف اور اسکے چہرے پر پڑے تھپڑ کے نشان کی جانب اشارہ کیا

اور شہوار مر گئی ہاں وہ مر گئی تھی اسکو اسکی محبت نے مار ڈالا لیکن یہ کیا اسکا جسم میں حرکت تھی روح نہیں تھی اور فیضان لمبے ڈگ لیتا ہوا کمرے سے چلا گیا اور شہوار اپنے کمرے میں اپنی قسمت کا ماتم کرنے گئی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شہوار کی روتے روتے نجانے کب آنکھ لگ گئی جب وہ اٹھی تو صبح کے دس بج رہے تھے بخار سے آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔۔رورو حلق خشک ہو رہا تھا اس نے پانی لینے کیلیئے ہاتھ سائیڈ ٹیبل کی طرف بڑھایا تو وہاں ایک کاغذ نظر پڑا اسکا ہاتھ پڑھا وہ چونکی اور کاغذ ہاتھ میں لے کر اٹھ کر بیٹھ گئی اور پڑھنے لگی

"شہوار میں جانتا ہوں میرے اس قدم سے تم بہت دکھی ہو گی لیکن اب مجھ سے زیادہ تم پر شایان کا حق ہے میں چاہتے ہوئے بھی تمہیں اپنے ساتھ نہیں لے جا سکتا تھا تمہارا شناختی کارڈ پاسپورٹ کچھ بھی نہیں بنا ہوا تھا جبکہ مجھ سے اب ایک دن بھی اس گھر میں رہنا دشوار تھا میں جا رہا ہوں پتہ نہیں کہاں پر بہت دور جانتا ہوں تم دکھی ہو گی۔۔بہت رو گی۔۔ مجھ سے ناراض بھی ہو گی۔۔پر میرے اختیار میں کچھ نہیں میں اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کی وجہ سے خود سے بھی آنکھیں نہیں ملا پا رہا۔۔ جن لوگوں پر مجھے بھروسہ تھا مان تھا آج وہ بھی ٹوٹ گیا شہوار میں خود بھی ٹوٹ گیا میں مردھوں سالوں سے بہت کچھ برداشت کر رہا ہوں تمہیں بھی سنبھال رہا تھا اپنے آنسو چھپا کر تمہیں سینے سے لگا تا لیکن میں بھی تو انسان ہوں شہوار میرے سینے میں بھی تو دل ہے نا امید ہے تم کم از کم اپنے بھائی سے بدگمان نہیں ہو گی اور ہاں حوریہ کو بولنا اسکی خاموشی نے میرے اندر شور مچا دیا اور بولنا محبت میں سب سے پہلے اعتبار ہونا ہوتا ہے جو اسکو مجھ پر نہیں تھا اور شایان سے میں جانتا ہوں تم بات نہیں کرو گی لیکن کبھی بات ہو تو فقط اتنا کہنا کہ مجھے اسکی دوستی پر بہت مان تھا

اپنا خیال رکھنا

فیضان"

شہوار پڑھ کر بہت روئی اتنا روئی کی اسکو لگا اب وہ خود بھی آنسوؤں میں بہہ جائیگی

"شہوار" دروازہ ناک ہوا حوریہ کی آواز آئی پر اسکو سب سے نفرت ہو رہی تھی

"شہوار دروازہ کھولو پلیز" حوریہ کی آواز پر اسکا سر گھوما وہ جھٹکے سے اٹھی اور دروازہ کھولا حوریہ اسکی شکل دیکھ کر حیران رہ گئی الجھے بال لال آنکھیں سوجا چہرہ وہ شہوار لگ ہی نہیں رہی تھی

"کیا ہوا شہوار" حوریہ اسکے قریب آنے لگی تب شہوار نے ہاتھ سے روک دیا

"کیوں آئی ہو یہاں دور رہو مجھ سے میرا تم سے کوئی تعلق نہیں دفع ہو جاؤ میری نظروں سے چلی جاؤ یہاں سے حوریہ" وہ ہذیاتی انداز میں چیخ رہی تھی نیچے کھڑے شایان کی کانوں پر شہوار کی آواز آئی تو وہ اوپر آ گیا شہوار کی حالت دیکھ کر بھونچکا رہ گیا

"کیا ہوا ہے؟" وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکا اور شہوار نے اسکی شکل دیکھتے ہی دروازہ بند کر دیا اور آخری بار بس آخری بار آنسوؤں بہانے لگی

وہ بھی ایک فیصلہ کر چکی تھی۔ صبح سے وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی اسکو رات کا شدت سے انتظار تھا دروازہ بجا بجا کر سب تھک گئے تھے لیکن وہ ٹس سے مس نہیں ہوئی تھی

رات کے دو بج رہے تھے اسکو جو کرنا تھا ابھی کرنا تھا وہ بیگ پیک کر چکی تھی اب بس ہمت کی ضرورت تھی وہ اٹھی ساتھ میں بیگ ک

لیا اپنے آپکو برقعہ میں اچھا طرح ڈھانپ لیا اور دھیرے دھیرے قدم اٹھاتی گھر سے باہر آ گئی

آج اسکی زندگی کا سب سے بڑا امتحان تھا وہ چلتی گئی چلتی گئی پاؤں شل ہو گئے لیکن وہ چلتی رہی فجر کے وقت اسکو اندازہ ہوا وہ بہت زیادہ دور نکل آئی ہے تب اس نے سکون کا سانس لیا اور قریبی پارک میں جا کر بیٹھ گئی

"شہوار پلیز آج تو دروازہ کھول لو" حوریہ دروازہ بجا بجا کر تھک گئی تھی شایان اور چھوٹی تائی بھی بہت کوششیں کر چکے تھے اور دادی بھی آچکی تھیں شایان نے ہینڈل گھمایا تو یہ کیا دروازہ کھلتا ہی چلا گیا اور سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ دروازہ کھلا تھا اندر گھپ اندھیرا تھا شایان نے آگے بڑھ کر لائیٹس آن کیں تو بھونچکا رہ گیا سائیڈ ٹیبل پر فیضان اور اسکا خود کا لکھا ہوا خط اور باقی کمرہ سامان سے خالی تھا شایان حواس باختہ ہو کر آگے بڑھا شہوار کا خط اٹھایا اور پڑھنے لگا

"السلام علیکم

امید ہے کہ میرے جانے سے مصیبتیں ٹل گئی ہو نگی جن لوگوں کیلئے ہم دونوں وبال تھے آج جشن منا لیں میں جا رہی ہوں بہت دور بہت دور مجھے کوئی نہیں ڈھونڈ سکے گا میں شہوار مصطفی مر چکی ہوں اب نئی شہوار جنم لے گی

فیضی بھائی نے مجھے چھوڑ دیا سب نے مجھے چھوڑ دیا جب جان سے پیارا بھائی چھوڑ سکتا ہے اپنی محبت الزام لگا سکتی ہے بچپن کی دوستی کسی کام کی نہیں اپنے پرورش پر دادی کو اعتبار نہیں تو اب اس گھر میں رہنے کا کوئی فائدہ نہیں

حوریہ تمہاری چپ اور شایان کے الزام نے بھائی اور مجھے اندر تک مار ڈالا ہم دونوں کی زندگیاں اجاڑ ڈالیں برے تو برے ہوتے ہیں اچھے بھی برے بن جائیں تو دل ٹوٹ سا جاتا اور اسکو سمیٹنا بہت مشکل ہوتا ہے میں اپنی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

ٹوٹی ذات اور بکھرا وجود لے کر اس گھر اور آپ سب سے بہت دور جا رہی ہوں لیکن یہ یقین سے کہ سکتی ہوں میرے جانے کے بعد لوگوں کو بہت پچھتاوا ہو گا لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی ہو گی

شہوار

خط پڑھ کر شایان بیٹھتا چلا گیا چھوٹی ٹائی کی حالت بھی شایان سے کم نہیں تھی اور حوریہ سے اسکے آنسوؤں روکنا مشکل ہو رہا تھا

شایان ایک دم سے اٹھا اور گاڑی کی جانب چل دیا

"ارے یہ تو شہوار ہے" مسز زبیر پارک میں واک کرنے آتی تھیں اور شہوار کو اپنے بیگ اور اکیلا بیٹھے دیکھ کر حیران رہ گئیں اور خود اسکے پاس جانے سے روک نہ پائیں

"شہوار یہاں کیا کر رہی ہو" وہ آواز سن کر چونکی اور سر اٹھا کر دیکھا تو میم کو دیکھ کر اسکی آنکھوں میں نمی آنے لگی لیکن اب اسکو آنسو چھپانا آ گئے تھے اس نے سر جھکا کر نفی میں سر ہلا دیا میں اسکے پاس بیٹھ گئیں اور اسکو بازوؤں میں بھر کر اسکے ماتھا پر بوسہ دیا شہوار انکے اس ردعمل سے حیران رہ گئی

"مجھے بتاؤ کیا ہوا ہے گڑیا،" میم کا نرم لہجہ انکا پیار دیکھ کر وہ ضبط کھو بیٹھی اور سب کی دیا ساری دل کی بھراس نکال دی

حساس لوگوں کی یہی تو عادت ہوتی ہے اپنے آپ کو کتنا بھی سخت بنا کیں لیکن جہاں نرمی ملے ضبط کھو بیٹھتے ہیں

"چلو تم میرے ساتھ میرے گھر چلو" وہ اسکو اٹھاتے ہوئے بولیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"نہیں میم" اسکو عجیب لگ رہا تھا

"میری کوئی بیٹی نہیں نہ بیٹا ہے میرے ہزبینڈ بھی تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہونگے چلو شاباش" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اٹھانے لگیں اور اپنے ساتھ لے آئیں انکا بس نہیں چل رہا تھا تقدیر کے اس پھیر پر خوشی سے ناچیں

والدین کو کھوئی ہوئی اولاد مل جائے اور کیا چاہیئے؟؟؟؟

شایان دن بھر اسکو ڈھونڈتا رہا لیکن وہ ہوتی تو ملتی۔نا آج وہ آفس بھی نہیں گیا اسکو اپنے کیئے پر بہت پچھتاوا ہو رہا تھا اپنے آپکو مار ڈالنے کا دل کر رہا تھا رات کو وہ تھکا ہارا گھر آیا اور آخر سیدھا اپنے کمرے میں گھس گیا کسی سے بات تک نہیں کی

"شایان بیٹا کھانا کھالو" بڑی تائی اسکی اجڑی حالت دیکھ کر اسکے پاس آئیں

"بھوک نہیں مجھے" لہجہ میں حد درجہ سختی تھی

"ایسا کیا تھا اسمیں جو تم اتنے پاگل ہو رہے ہو اچھا ہے دونوں آفتیں ٹل گئیں اب تم اور بینش خوش رہو" تائی نروٹھے پن سے بولیں

"ماما پلیز کچھ تو خدا کا خوف کریں یتیم تھی وہ آپ نے کتنے دکھ دیئے اسکو ڈریں اس وقت سے کہ کہیں اللہ کا قہر نہ نازل نہ ہو جائے چلی گئی ہے وہ چھوڑ کر سنا آپ نے چلی گئی ہے وہ مجھے چھوڑ کر اور پلیز اپنی بھانجی کو اپنے ساتھ سلائیں میرے کمرے میں نہ آئے وہ اور اب مجھ سے کوئی بات نہ کرنے آئے" شایان کی آواز دکھ سے پھٹنے والی تھی تائی نے کچھ نہ کہنا ہی مناسب سمجھا اور باہر چلی گئیں البتہ بیٹے کی یہ حالت دیکھ کر افسوس کر رہی تھیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

(

"اللہ پاک وہ مجھے لوٹا دیں پلیز اللہ پاک میں دل سے معافی مانگتا ہوں میں نے بہت گناہ کئے لیکن اللہ تیری رحمت تو تیرے غصہ پر حاوی ہے نا پلیز اللہ پاک میں نے بہت برا کیا اس کے ساتھ تجھے بھی ناراض کیا اللہ انسان ہوں خطا کا پتلا یوں شیطان حاوی ہو گیا تھا تو بھی تو اپنے بندوں سے محبت کرتا ہے نا مجھ پر رحم کر مالک مجھے میری زندگی لوٹا دے۔۔۔ ترے در کے علاوہ کوئی در نہیں تو بھی خالی ہاتھ لوٹا دیگا تو کس کے پاس جاؤں کہاں جاؤں کس سے مانگوں تجھے تو بندے کو خالی ہاتھ لوٹتے شرم آتی ہے نا مجھے خالی ہاتھ نہ لوٹا تو تو سمندر کے برابر گناہوں کو بھی ایک آنسوؤں سے معاف کر دیتا ہے اللہ میرے ان آنسوؤں کا واسطہ تجھے تیرے حبیب کا واسطہ میرے گناہ معاف کرے مجھے وہ لوٹا دے اب میں تیری بندی کو دکھ نہیں دونگا بس ایک بار اور موقع دے دے"

شایان رات کی چار بجے تہجد کی نماز پڑھ کر زار و قطار دعائیں مانگ رہا تھا گڑ گڑا رہا تھا آنسوؤں رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔۔۔ دل درد کی شدت سے پھٹنے کو تھا۔۔۔ لیکن وہ مانگ رہا تھا بھیک مانگ رہا تھا

اسکو سکون مل رہا تھا رب کے سامنے روتے ہوئے۔۔ اس سے اپنے دکھ بانٹتے ہوئے۔۔۔ اس سے التجا کرتے ہوئے

سچ ہے انسان کو کبھی کبھار ایسی ٹھوکر لگتی ہے کہ سیدھا سجدے میں جا گرتا ہے

شہوار اور فیضان کی جانے کا سن کر بڑے تایا حمزہ کاشان اور پھپھو کی پوری فیملی گھر آگئی تھی

بڑے تایا کو جب شایان اور بینش کی شادی کی خبر ملی تو وہ بے حد غصہ ہوئے اور تائی پر بہت چیخے بھی تھے جسکی وجہ سے تائی کمرے میں بند ہو گئی تھیں باہر سب بیٹھے ان دونوں کے بارے میں پوچھ کچھ کر رہے تھے

اریبہ اٹھ کر حوریہ کے پاس آئی تھی حوریہ کی حالت دیکھ کر اسکو بہت افسوس ہو رہا تھا

"حوریہ کیوں گئی شہوار" اریبہ نے افسردگی سے کہا حوریہ نے سر اٹھا کر دیکھا پھر واپس سر جھکایا

"میری وجہ سے" حوریہ کی بھیگی ہوئی آواز آئی

"اریبہ وہ مجھے چھوڑ گیا اور شہوار بھی دونوں مجھے بے حد عزیز تھے اریبہ میں مر جاؤں گی" حوریہ رو رہی تھی اور اریبہ اسکو خاموش کروا رہی تھی

حوریہ کو بلانے تائی دروازہ تک آئیں تو حوریہ کی بھیگی آواز اور باتیں سن کر واپس غمزدہ حالت میں لوٹ گئیں

"میرا بیٹا بھی مجھے چھوڑ گیا میری بہو بھی اب انکے بچے بھی۔۔ قیامت کے دن کیا جواب دوں گی میں" دادی مسلسل رو رہی تھیں دونوں تایا انکو چپ کروا رہے تھے

بینش کی ماما بابا امریکہ سے کل کی فلائٹ سے آ رہے تھی جسپر باقی سب تو ناخوش تھے البتہ تائی کی خوشی دیکھنے لائق تھی جنکی محبت میں انہوں نے یہ سب کیا تھا اب وہی تشریف لا رہی تھیں تائی کی خوشی دیدنی تھی

"شہوار بیٹا یہ دودھ پی لو" کرن شہوار کو بچپن میں بھی دودھ پلاتی تھیں اس میں چاکلیٹ ڈال کر اب بھی وہی دودھ وہی انداز وہی فلیور پھر شہوار حیران ہوئی آج سارا دن اسکیلئے چونکنے کا تھا

"آپ اتنا تکلف مت کریں پلیز میں محبت سے بہت ڈرتی ہوں جس کو بھی میں چاہتی ہوں وہ مجھے چھوڑ دیتا ہے اب ایک آپکا ہی رشتہ ہے میں یہ کھونا نہیں چاہتی" وہ گلوگیر لہجے میں بولی تب کرن نے اسکو سینے میں چھپایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گی سوئیٹی" اب پھر شہوار چونکی سویٹی اسکی ماں ہی بولتی تھی تبھی تو اس نے شایان کو کہا تھا مجھے سویٹی کہا کریں اب میم کی زبان سے سن کر وہ سن رہ گئی

"بھائی بھی یہی کہتے تھے شایان بھی یہی کہتے تھے پر سب نے چھوڑ دیا مجھے توڑ دیا میری ذات بکھیر دی مجھے اکیلا چھوڑ دیا" وہ رونے لگ گئی اور کرن اسکو خاموش کروا رہی تھیں

کتنی بے بسی تھی اپنی اولاد کو دکھی دیکھ کر انکے دل میں جو درد اٹھ رہا تھا کوئی نہیں جانتا تھا وہ ماں ہو کر بھی ماں کا اظہار نہیں کر پا رہی تھیں انکو ڈر تھا اگر انکے اظہار پر شہوار نے انکار کر دیا تو وہ اپنے آپ کیسے سمیٹیں گی

"میں مرد ہوں لوگ کہتے ہیں مرد رویا نہیں کرتے میں اور کتنا برداشت کروں میری ذات بکھری میرے ماں باپ نے چھوڑ دیا میری بہن اکیلی ہے میری محبت نے اعتبار نہیں کیا بتاؤ کیا میں انسان نہیں ہوں کیا مرد انسان نہیں ہوتے کیا میرے سینے میں دل نہیں ہے کیا مجھے تکلیف نہیں ہوتی میرا بھی دل چاہتا ہے پھوٹ پھوٹ کر روں شہوار کو تو جب تکلیف ہوتی میں اسکو سمیٹ لیتا لیکن مجھے سمیٹنے والی سمیٹنے سے پہلے ہی میرے لئے مر گئی اب میں رونا چاہوں تو رو سکتا ہوں اب شہوار نہیں اب کسی کا ڈر نہیں" اور پھر آسمان نے دیکھا چاند نے دیکھا فیضان مصطفیٰ مضبوط رہتے رہتے تھک گیا اور زندگی میں پہلی بار رو دیا ہاں آج اس نے ضبط کھو دیا اس نے قسمت کے آگے ہار مان لی وہ تقدیر سے لڑتے لڑتے تھک گیا اور پھر وہ رو گیا

اگلے دن تائی کی بہن عالیہ اور انکے شوہر احمد کراچی آ گئے بینش ماں باپ سے مل کر بہت خوش تھی تائی کی خوشی بھی دیدنی تھی البتہ گھر میں

باقی سب ناخوش تھے

"یہ گھر میں اتنا سوگ کس بات کا ہے؟" عالیہ کے انداز پر تایا نے ایک سخت نظر ان پر ڈالی

"اس گھر کے چراغ چلے گئے اور جس گھر کے چراغ چلے جائیں وہ بجھ جاتا ہے" تایا کی بات سن کر شایان نے فخر سے باپ کو دیکھا اسکو اپنی خالہ سے ذرا بھی پیار نہیں تھا وہ اپنی خالہ کو پیسوں کا لالچی سمجھتا تھا جو کہ سچ بھی تھا لیکن اپنی ماں کو نہیں سمجھا سکتا تھا انکی آنکھوں پر بہن کی اندھی محبت کی پٹی بندھی ہوئی تھی

سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے۔ سمیہ بیگم بہن کے پاس آئیں

"تم۔ تو بڑی خوش ہو مجھے لگا تھا احمد کے ساتھ خوش نہیں ہو تم بھی تو یہی کہتی تھی" سمیہ بیگم نے تعجب سے پوچھا

"ارے آپی لوگوں کے سامنے چہرے پر مسکراہٹ لانی پڑتی ہے" انکی بات کر سمیہ بیگم نے اپنی بہن کو اپنی آغوش میں لے لیا

"ماما انکل نہیں آئے دو دن ہو گئے وہ نظر ہی نہیں آئے" کرن کے بے حد اصرار پر شہوار نے آخر ماما بول ہی دیا تھا وہ کچن میں کھانا تیار کر رہی تھیں شہوار کی آواز سن کر چونکیں

"ہاں وہ ایک ہفتے کیلئے دبئی گئے ہیں نا" کرن نے کہا اور شہوار پھر انکو دیکھنے لگی

"ماما ایک بات پوچھوں؟" شہوار کے انداز پر کرن کے دل کی دھڑکن تیز ہو گئی

"پوچھو بیٹا" کانپتی آواز سے کہا

"آپکی گردن پر تل بچپن سے ہے؟" اسکے سوال پر کرن حیران ہوئیں

"تل۔ تو بچپن سے ہی ہوتا ہے کیوں پوچھ رہی ہو سوئیٹ" کرن نے مسکرا کر پوچھا

"میرے ماما کے بھی تھا" وہ کہتے ہوئے فوراً اٹھ کر چلی گئی اور کرن اپنے دل کی دھڑکن سنبھالنے لگیں

"شہوار ناشتہ کرلو سوئیٹی" کرن شہوار کو اٹھانے اسکے کمرے میں آئیں تو اسکے ہاتھ میں فریم دیکھ کر چونک گئیں

"آرہی ہوں ماما" اس نے بنا سر اٹھائے جواب دیا

"یہ کیا ہے شہوار؟" انہوں نے ڈرتے ڈرتے پوچھا

"یہ دیکھیں" شہوار نے فریم کا رخ انکی طرف پھیر دیا

"فیضان" وہ بڑبڑائیں

"ارے آپکو میرے بھائی کا نام کیسے پتہ؟" شہوار نے مسکراتے ہوئے پوچھا کرن کو اسکے انداز سے خوف محسوس ہونے لگا

"تت تم نے ہی تو بتایا تھا یونی میں" وہ اپنے آپکو سنبھالتے ہوئے بولیں

"اچھا مجھے تو یاد نہیں پڑتا" شہوار کہنے کے ساتھ بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی

"چلیں ماما ناشتہ کرتے ہیں" وہ انکا ہاتھ پکڑ کر ڈائننگ ٹیبل پر لے آئی

اور انکے کھانے کے انداز دیکھ کر مسکرا دی وہ ہمیشہ کھانے کے درمیان باتیں کرنے کی عادی تھیں اب بھی اس کو یونی کی باتیں بتا رہی تھیں اور وہ مسکرا رہی تھی انکی شکل دیکھ رہی تھی

کتنے مجبور ہیں ہم پیار کے ہاتھوں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

نہ تجھے پانے کی اوقات نہ تجھے بھولنے کا حوصلہ

"شہوار خدا کیلیئے واپس آ جاو میں مر رہا ہوں تھوڑا دل نرم کر لو نا جانتا ہوں میں برا ہوں تمہارے پیار کے لائق نہیں پر ایک بار موقع تو دو تم نے تو جھگڑا بھی نہیں کیا تم نے کوئی شکوہ بھی نہیں کیا ایسے ہی کوئی چھوڑ کر جاتا ہے کیا" وہ شہوار کی تصویر کو ہاتھوں میں پکڑا رو رہا تھا وہ بے بسی کی انتہا پر تھا محبت کتنا بے بس کر دیتی ہے نا۔۔۔ وہ جو ایک ایک پل اسکو دیکھتا تھا اب تین دن سے اسکی شکل دیکھنے کیلیئے ترس رہا تھا۔۔ ہر صبح جسکو دیکھ کر ہوتی تھی اب صبح نئ صبح نہیں بلکہ ایک وبال لگتی ہے اسکو شہوار کے بنا جینا مشکل ترین لگ رہا تھا سچ ہے غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان انسان کا بہت بڑا دشمن ہے جو بہت بڑا نقصان کرا دیتا ہے

مغرب کی آذان ہوئی تو وہ مسجد کی جانب جانے لگا وہ رب کے قریب ہوتا جا رہا تھا

"تم نے بات کی اپنی بہن سے" احمر اور عالیہ گیسٹ روم میں تھے تب احمر نے پوچھا

"کیا بات کروں" عالیہ بھی شش و پنج میں تھی

"میں نے بتایا تو تھا کہ اپنی بیماری کا بہانہ کرو اور علاج کے بہانے پیسے لے لو" احمر کا ذہن اس معاملے میں کافی تیز تھا

"وہ تو ٹھیک ہے پر بیماری کیا بتاوں" عالیہ نے آبرو اچکا کر پوچھا

"بولو کینسر ہے اور زیادہ مسکراو نہیں کل بھی مسکرائے جا رہی تھی جلدی معاملہ نمٹاو پھر واپس چل کر عیش کریں گے اور بینش کو بھی بولو جلدی شایان کو ہڑپ کرے" احمر نے بیزاری سے کہا

"شایان تو ہاتھ ہی نہیں آرہا" عالیہ نے غصے سے کہا

"آجائیگا آجائیگا تھوڑی چاپلوسی کرو آخر کو اکلوتی خالہ ہو" احمر نے کہا تو عالیہ سوچ میں پر گئیں۔احمر کوئی کام تو کرتا نہیں تھا اسی لیئے عالیہ اور احمر سمیہ بیگم سے پیسے لے لے کر عیش کر رہے تھے

فیضان کو شہوار بہت یاد آرہی تھی وہ اسکو کال کرنا چاہتا تھا لیکن ہمت نہیں کر پا رہا تھا آج اسکا ضبط جواب دے گیا تھا اس نے ہمت کر کے کال ملائی چار بیل کے بعد فون ریسیو کیا گیا

"ہیلو" حوریہ کی آواز سن کر اندر تک کڑواہٹ آگئی

"شہوار کہاں ہے؟" اس نے اپنا لہجہ حد درجہ سخت کر لیا اور فیضان کی آواز سن کر حوریہ کے آنسو بہنے لگے

"آپ کہاں چلے گئے فیضان؟" حوریہ نے روتے ہوئے کہا

"میں نے کہا ہے شہوار کہاں ہے؟" اسکو حوریہ کے رونے سے فرق نہیں پڑ رہا تھا

"وہ بھی چلی گئی" حوریہ کی بات کر فیضان جو لیٹا ہوا تھا ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کیا کیا مطلب کہاں چلی گئی؟ "

"جس دن آپ گئے اسی دن رات کو وہ بھی چلی گئی پتہ نہیں کہاں" حوریہ کی بات کر فیضان نے فون بند کر دیا اور اسکا دل پھٹنے لگا

"اووو شہوار کہاں چلی گئی ہے اسکو تو راستے بھی نہیں پتہ۔۔اللہ یہ کیسی آزمائش ہے میں ان آزمائش کے قابل نہیں ہوں پلیز ان آزمائشوں کو ختم کرے مولا" وہ شہوار جو اسکو جان سے بھی زیادہ پیاری تھی اسکے کھونے پر آنکھوں میں آنسو آنا لازمی تھا اور پھر فیضان آج پھر رو دیا

وہ کرن کے ساتھ بیٹھی تھی اداس سی شکل کئے ہوئے جبکہ کرن کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھیں

"ماما" شہوار کے اچانک بلانے پر وہ چونکیں

"ہوں "

"ایک بات پوچھوں" شہوار انکے قریب آ کر بولی

"ہاں پوچھو؟" وہ بھی مسکرا دیں

" آپکا نام کیا ہے؟" شہوار کے اس سوال پر کرن کی سٹی گم ہو گئی

"کیوں پوچھ رہی ہو؟" کرن منمنائی

"ایسے ہی بتائیں نا" شہوار کے اندر عجیب بے چینی تھی

"کرن" انہوں نے آہستہ آواز میں کہا

"کرن مصطفی" شہوار بڑبڑائی

کرن نے سر اٹھا کر دیکھ وہ انکو ہی دیکھ رہی تھی آنکھوں میں آنسو لیئے

"یہ کیسے ممکن ہے؟" شہوار گویا اپنے آپ سے بولی

"تت تم مجھے پہچان گئی؟" کرن نے کچھ خوشی کچھ دکھ سے کہا مبادا کہیں وہ انکار ہی نہ کرے

"میں اسی وقت پہچان گئی تھی جب اٹینڈیس لیتے ہوئے میرا نام لے کر آپ نے مجھے دیکھا تو آپکی آنکھوں میں ممتا کا سمندر آباد تھا" شہوار کہتے کہتے رو گئی اسے اللہ نے اسکو مایوس نہیں کیا تھا کتنا مانگا تھا اس نے اللہ سے اسے پتہ تھا اللہ ہر چیز پر قادر ہے وہ بن مانگے ہی عطا کر دیتا ہے تو مانگنے پر کہاں نہیں دیگا

کرن بے اختیار آگے آئیں اور اسکو سینے میں چھپا لیا اب کی بار دونوں کیلیئے ضبط کرنا مشکل تھا اور دونوں رو دیئے

"ارے کرن رو کیوں رہی ہو اور یہ کون ہے؟" انکو گلے لگ کر روتے دیکھ کر پیچھے سے آتے مصطفی جو کرن کو سرپرائیز دینے کے ارادے سے بغیر بتائے ہی آ گئے تھے لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر بوکھلا گئے

دونوں جدا ہوئیں شہوار نے سامنے دیکھا بابا وہی تھے جنکے کندھوں پر وہ چڑھا کرتی تھی

مصطفی کا سامان شہوار کو دیکھتے ہی زمین بوس ہو گیا

"شہوار" وہ بڑبڑائے اور بے یقینی سے اسکو دیکھتے رہے اور شہوار بھاگ کر انکے سینے سے لگ گئی

ماں باپ اور اولاد کے اس زبردست ملاپ پر تقدیر بھی مسکرا رہی تھی

(

"جب ہم شادی سے واپس آرہے تھے تو ہماری گاڑی کی ٹکر ایک ٹرک سے ہو گئی تھی ٹرک الٹ گیا تھا شاید اور ہماری گاڑی ڈھلان میں گر گئی تھی تمہاری ماما کا چہرہ بالکل جل گیا تھا اور کھال اکھڑ گئی تھی اور میرے سر پر چوٹ

لگنے کی وجہ سے میں بھی بے ہوش تھا تب شادی سے واپسی پر میرے جگری دوست طیب کا بھی وہاں سے گزر ہوا اس نے ہم دونوں کو دیکھا تو فوراً ہسپتال لے گیا ہماری حالت اتنی نازک تھی کہ طیب کو امریکہ جانا پڑا وہاں اسکے جاننے والے ڈاکٹرز تھے وہاں پہنچ کر میں ایک مہینے میں ٹھیک ہو گیا لیکن تمہاری ماما چار سال کومے میں رہیں میں ہمت ہار چکا تھا میرے پاس موبائیل نہیں تھا کہ تم لوگوں کو کال کر سکتا اور گھر کے فون پر میں طیب کے موبائیل سے کال کرتا لیکن جواب موصول نہیں ہوتا میں اپنی زندگی گویا ہار چکا تھا کرن بھی چار سال سے کومے میں تھی اور میرے بچے بھی مجھ سے جدا تھے ماں کی یاد الگ ستاتی تھی۔۔۔میں صرف اللہ کا ہو کر رہ گیا میں نے بہت مانگا بہت مانگا رو رو کر کرن کی زندگی اور اپنی اولاد کے ملاپ کیلئے التجائیں کیں پھر وہ دن بھی آیا جب میری ساری دعائیں سن لی گئیں اور کرن کو ہوش آ گیا لیکن اسکی سانسیں اکھڑ رہی تھیں میں سجدہ میں گر گیا میں گڑگڑایا زندگی میں پہلی بار بہت رویا تھا تب اسکو شاٹ دیئے گئے اور یہ اللہ کے فضل و کرم سے زندگی کی طرف لوٹ گئی ہم چھ سالوں کے بعد اسلام آباد آئے گھر آیا تو پتہ چلا تم لوگ جا چکے تھے میں بے بسی کی حد پر تھا فیضان اور تمہاری شکل دیکھنے کیلئے ہم ترستے تھے بہت روتے تھے تم لوگوں کی تصویروں سے باتیں کرتے تھے پھر میری پوسٹنگ کراچی میں ہو گئی پچھلے سال ادھر آیا تو کرن نے بھی اپنے آپکو مصروف رکھنے کیلئے یونی جوائن کر لی ایک دوسرے کا غم بانٹتے بانٹتے ہم امید کھو چکے تھے پھر جب اس نے پہلی دفعہ تم کو دیکھا اور مجھے بتایا تو میں یقین نہیں کر رہا تھا کیونکہ میں زندگی میں خوشیوں سے مایوس ہو چکا تھا اور اب مجھے سمجھ نہیں آ رہا کی رب کا کیسے شکر ادا کروں اس نے آج تک میری کوئی دعا رد نہیں کی مجھے بے حد پیار آ رہا ہے اس پر سچ ہے وہ ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرنے والا ہے" شہوار کے مسلسل اصرار پر مصطفی نے روتے ہوئے اپنی آپ بیتی سنائی اور آسمان زمین پر اس گھر کو مسکراتا دیکھ رہا تھا جسکی دیواریں بھی کچھ دن پہلے اداس تھیں مصطفی شہوار کو

مسلسل اپنے ساتھ لگائے بیٹھے تھے اس سے پہلے کرن نے شہوار سے ملاقات اور اس پر گزری قیامت اور فیضان کی جدائی کے بارے میں بتا چکی تھیں۔۔ پھول کی پتیاں جھڑ رہی تھیں بس ایک پتی کی کمی تھی جسکے بارے میں مصطفی کو یقین تھا وہ بھی مل جائیگا

"پھر وہ ٹکڑے کس کے تھے؟ کافی دیر بعد شہوار نے سوال کیا

"شاید اسی ٹرک ڈرائیور کے کیونکہ وہ بالکل الٹ چکا تھا اور میرا موبائیل ادھر ہی گر گیا تھا اسی لئے تم لوگوں کو کال کر کے بتایا ہو گا" مصطفی صاحب نے مسکرا کر کہا۔

"بینش بیٹا مجھے چائے بناؤ سر میں بہت درد ہو رہا ہے" سمیہ بیگم نے بینش کو کہا جو ٹی وی دیکھ رہی تھی

"خود بنائیں خالہ میں کوئی نوکر ہوں اس گھر کی" بینش کے لہجے پر سمیہ بیگم کے چودہ طبق روشن ہو گئے اور بے یقینی سے اسکو دیکھتی رہیں جو دوبارہ ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گئی تھی

وہ کچھ دنوں سے محسوس کر رہی تھیں کہ بینش ان سے بہت حقیرانہ انداز میں بات کر رہی تھی

وہ شایان کی حالت سے ویسے ہی پریشان تھیں نہ کسی سے بات کرتا تھا نہ کسی کے پاس بیٹھتا تھا مسکرانا تو جیسے اسکو بھول گیا تھا اپنے آپکو بے حد مصروف کر لیا تھا اور اب بینش کا رویہ انکی سر کی نسیں پھٹنے لگیں اوہ دکھتے سر کے ساتھ کچن میں چائے بنانے چل دیں

"شایان بیٹا کھانا کھالو" سمیہ بیگم اکیلے بہت پریشان تھیں ان سے اپنے بیٹے کی یہ حالت دیکھی نہیں جا رہی تھی

"کھانا نہیں تو نہیں اکیلا چھوڑ دیں مجھے" وہ بیزار سے لہجے میں بولا تو سمیہ بیگم نا چاہتے ہوئے بھی اپنے کمرے میں آ گئیں

شایان گھر پر کم ہی رہتا تھا آج اسکو شدید بخار تھا تو گھر پر رہنا پڑ رہا تھا وہ اٹھا اور گاڑی کی چابی لیکر پورچ میں آیا

"ارے شایان کہاں جا رہے ہو؟ عالیہ نے اسکو دیکھتے ہی کہا

"کہیں بھی نہیں" وہ جیسے اپنے آپ سے بولا

"تم کیوں اپنے آپکو تباہ کر رہے ہو ایک بدکار لڑکی کیلئے" عالیہ کے لہجے میں چبھن تھی

"بس بس بہت ہو گیا بدکار شہوار نہیں آپکی بیٹی ہے جس نے خود فیضان کو کمرے میں بلایا تھا اور میں تھپڑ کا نشان دیکھ کر سمجھا کہ واقعی فیضان غلط ہے لیکن وہ صحیح تھا دوسروں پر الزام لگانے سے پہلے اپنے گریبان میں بھی جھانک لینا چاہیئے تا کہ بعد میں پچھتاوا نہ ہو اور آئندہ فیضان اور شہوار کے بارے میں آپکے منہ سے ایک لفظ نہ سنوں" وہ انگلی اٹھا کر سخت لہجے میں بولا اور تیز تیز قدم اٹھاتا گاڑی کی جانب چل دیا اور عالیہ نخوت سے منہ موڑ کر اندر چلی گئیں

"کیا ہوا سوئٹی؟" شہوار کو اداس بیٹھا دیکھ کر کرن نے پوچھا

"کچھ نہیں بھائی بہت یاد آ رہے ہیں میں پتہ نہیں کیسے ہونگے میں اپنا موبائیل بھی اس گھر میں بھول گئی کہ کال کر سکتی جب انکو پتہ لگے گا کہ آپ دونوں مل گئے ہیں وہ کتنا خوش ہونگے نا" شہوار اداس سے لہجے میں بولی کرن نے اسکو اپنے ساتھ لگا لیا

www.kitabnagri.com

"مصطفی کہ رہے تھے ہم اس گھر میں جائیں گے پھر تم۔اپنا موبائیل لے لینا اور فیضان کو کال کر لینا" شہوار انکی بات سن کر ایک جھٹکے سے الگ ہوئی

"اس گھر میں میں مر کر بھی قدم نہیں رکھوں گی ماماوہ۔لوگ اپنے نہیں ہیں جہاں میرے بھائی اور میری ذات کو داغ دار بنایا گیا اور انکی وجہ سے میرا بھائی مجھے چھوڑ کر چلا گیا میں اس گھر میں کبھی قدم نہیں رکھوں گی" وہ اٹل لہجے میں بولی

"پر شہوار مصطفی کو اپنی ماں اور بھائی سے تو ملنا ہے نا برسوں سے انکا انتظار کر رہے تھے" کرن اسکو سمجھانے کی کوشش کرنے لگیں

"آپ۔اور بابا چلے جائیں لیکن نہ میرا بتا یگانہ میں جاؤں گی" وہ کہتے ہوئے انکی گود میں لیٹ گئی تو کرن بھی اسکے سر پر ہولے ہولے ہاتھ پھیرنے لگیں

سارے وہم بس تیرے ہیں ہم کہاں تجھے بھول پائیں گے

آج تفصیل نہیں بس اتنا سنو! قسم سے بہت یاد آتے ہو

حوریہ ڈائری کھول کر فیضان کے اسکیچیس دیکھ رہی تھی اب وہ بھی اداس تھی بے انتہا اسکی خاموشی کو فیضان نے غلط سمجھا تھا کوئی نہیں جانتا تھا وہ کیوں خاموش تھی

فیضان کو اسکے بعد سے اس نے بہت کالز کیں لیکن اس نے فون نہیں اٹھایا

"حوری" شایان اسکے کمرے میں آیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"جی بھائی"ڈائری بند کر کے اسکی طرف متوجہ ہوئی دونوں کے غم ایک جیسے ہی تو تھے شایان بھی اسکو بالکل بہنوں کی طرح چاہتا تھا اور دونوں اب ایک دوسرے کے غم بانٹتے تھے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"اداس ہو؟"شایان نے اداسی مسکراہٹ سے پوچھا

"اب زندگی میں اداسی کے علاوہ اور ہے ہی کیا؟" وہ دکھے دل سے بولی

"میں نے بہت دعائیں مانگی ہیں ان شاء اللہ فیضان اور شہوار ہمیں مل جائیں گے" اسکے لہجے میں ایسا یقین تھا کہ حوریہ بھی حیران رہ گئی تھی اور چپ چاپ نے دیکھنے لگی

اب بولنے کو کچھ ہوتا ہی نہیں تھا بس آنسو ہی دل ہلکا کر لیتے تھوڑے گال بگھو لیتے ورنہ زندگی بے مقصد گزر رہی تھی وہ اسکو گڈ نائٹ کہتا ہوا چلا گیا اب اکیلے بھی ضبط کرنا مشکل تھا

"ارے تم کیوں اتنا خوش رہتی ہو اداس رہا کرو تاکہ تمہاری بہن کو تم پر رحم آئے" احمر عالیہ سے گویا ہوا اور چائے دینے آنے کیلئے سمیہ بیگم کا دروازہ پر ہی ہاتھ رک گیا

"مجھے سمجھ نہیں آرہا میں شایان کو کیسے کنٹرول کروں" انکی آواز ابھری

"کیوں کیا ہوا؟" احمر نے حیرانی سے پوچھا جواب میں دوپہر میں شایان کی گئی گفتگو احمر کے گوش گزار دی

"پاگل جب پتہ ہے کہ شہوار کی برائی اس سے برداشت نہیں ہوتی پھر کیوں بولا غصہ تو ہو گا نا" احمر کو اب غصہ آنے لگا تھا

"ویسے بینش والا معاملہ کیا تھا؟" احمر نے پوچھا

"میں نے پوچھا تھا اس سے تو ہنستے ہوئے کہنے لگی اس نے خود نے ہی فیضان کو بلایا تھا" عالیہ بیگم ہنسنے لگیں

"سچ ہم پر گئی ہے ہماری بیٹی بھی" احمد نے گویا فخر کیا سمیہ بیگم کیلئے اپنا وجود سنبھالنا مشکل ہو گیا وہ بھاری قدموں کے ساتھ واپس ہو گئیں

کبھی کبھی اپنے بھی دھوکہ دے دیتے ہیں اور کبھی غیر بھی اپنے بن جاتے ہیں۔ کبھی کبھی انسان زندگی میں وہ غلطیاں کرتا ہے کہ زندگی بھر پچھتانے کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا سمیہ بیگم کو اب اندازہ ہو رہا تھا کہ شہوار کیا تھی اور بینش کیا ہے رات کو عالیہ کے الفاظ سن کر وہ بہت روئی تھیں تب بھی انکے آنسو انہوں نے پونچھے جنکو وہ زندگی بھر اذیت دیتی رہی تھیں

"کیا ہوا سمیہ؟" بڑے تایا کب سے انکو روتا دیکھ رہے تھے اب انہوں نے پوچھ ہی لیا جو بھی تھا آخر کو تھیں تو انکی شریک حیات ہی

وہ جواب دینے کے بجائے روتی رہیں

"ارے کچھ بتاؤ تو سہی؟" تایا ابا بھی اب پریشان ہو گئے تھے آج سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا تھا

وہ انکے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگیں

"مجھے معاف کر دیں پلیز مجھے معاف کر دیں میں نے آپکو بہت اذیت دی کبھی سکون نہیں دیا بیوی ہونے کا حق ادا نہیں کیا پلیز میں ہاتھ جوڑتی ہوں" وہ روتے روتے معافی مانگ رہی تھیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"میں کیوں معاف کروں گا معاف تو وہ کریگی جسکے ساتھ تم نے برا کیا" بڑے تایا بھی اداس ہو گئے تھے انکو شہوار بہت عزیز تھی اور اب اسکو یاد کرتے کرتے ہی اداس ہو جاتے تھے

"میں اس سے بھی معافی مانگ لوں گی" وہ ایک عزم کرتے ہوئے لیٹ گئیں لیکن گناہ انسان کو سکون تھوڑی لینے دیتا ہے وہ تو لمحہ لمحہ ڈستا ہے انکو بھی شہوار کے الفاظ یاد آ رہے تھے

"آپ کر لیں ان سے شادی تائی جیسی بھی ہیں مجھے پھر بھی ان سے محبت ہے" کیسے اس نے اپنی خوشی کو مار کر انکی خواہش کو مقدم کیا تھا اپنا شوہر خود کسی کے سپرد کرنا کوئی آسان نہیں تھا جبکہ آپس میں محبت بھی ہو وہ اٹھ کر بیٹھ گئیں

"مجھے تب بھی ان سے محبت ہے" آواز انکے ارد گرد گونج رہی تھی آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے

"مجھے تب بھی ان سے محبت ہے" انہوں گھبرا کر ہاتھ کانوں میں ڈال لئے اور زارو قطار رونے لگیں بڑے تایا بھی انکی اس حالت سے پریشان ہو گئے تھے

"کیا ہوا سمیہ ؟" وہ گھبرا کر پوچھنے لگے لیکن سمیہ بیگم۔بے ہوش ہو گئیں وہ اور شایان جلدی انکو ہسپتال لے جانے لگے

"ارے کیا ہوا آپی ؟" عالیہ جو بینش سے بات کر کے اپنے کمرے میں جا رہی تھیں سمیہ بیگم یہ حالت دیکھ کر پوچھنے لگیں

"کچھ نہیں" شایان بے رخی سے جواب دیا اور چلتا چلا گیا

"میں سوچ رہا ہوں مجھے آفس کے کام سے دبئی جانا ہے کیوں نہ شہوار اور تم بھی چلیں وہ بھی فریش ہو جائیگی" مصطفی کے کہنے کی دیر تھی کہ شہوار انکے بانہوں میں جھول گئی

"سچ نا بابا مجھے جانا ہے مجھے جانا ہے" شہوار بہت زیادہ ایکسائیڈ تھی

"بالکل سچ بیٹا" مصطفی نے اسکو پیار کر کے کہا

"کب جائیں گے؟" شہوار کے لہجے میں جلد بازی تھی

"پرسوں" مصطفی نے کہا

"پرسوں جانا ہے اور آپ۔اب بتا رہے ہیں گھر کون سمیٹے گا" کرن کمر پر ہاتھ رکھ کر بولیں

"ایک تو بس ہماری بیوی کو لڑائی کا موقع چاہیئے" مصطفی صاحب نے شہوار کو آنکھ مار کر کہا وہ بھی ہنس دی

"میں ہیلپ کرواؤں گی ماما" شہوار نے انکی پریشان حل کی۔

"ٹھیک ہے آؤ آج ہم کچن سمیٹ لیں پھر کل پیکنگ کر لیں گے" کرن مصروف سے انداز میں بولیں شہوار بھی انکے پیچھے چل دی

"مجھ معصوم کو اکیلا چھوڑ کر کہاں جا رہے ہو؟" مصطفی دونوں کو جاتا دیکھ کر بولے

"بابا آپ گیم کھیل لیں نا" شہوار نے ایسے کہا جیسے وہ کوئی چھوٹے بچے ہوں

"ارے جاؤ جاؤ لڑکی ورنہ تمہاری ماں آ جائیگی مجھے قتل کرنے" انہوں نے بے چارگی سے کہا تو شہوار ہنستی ہوئی چلی گئی جبکہ مصطفی فیضان کی تصویر دیکھنے لگے

"کتنا اچھا دوست تھا تو فیضی" وہ بڑبڑائے اور آنکھوں کی نمی صاف کر کے اٹھ گئے

فیضان اپنے کمرے میں بیٹھا تھا اور یادیں ساتھ نہیں چھوڑ رہی تھیں اسکو شہوار کی بے حد یاد آ رہی تھی

"نجانے تم کہاں ہو گی شہوار" وہ اداسی سے بولا اب اسکے دل میں سکون نہیں آتا تھا وہ اسکی یادوں سے نکل نہیں پاتا تھا اسکی شرارتیں ناراضگیاں فرمائشیں کچھ بھی تو نہیں بھولتا تھا اسے

یہ تک یاد تھا ایک دفعہ شہوار سے اپنے جانے کا ذکر کیا

"شہوار اگر میں نہیں ہونگا تو تمہارا کیا ہو گا؟" وہ اکثر اس سے کہتا

"آپ کہاں جائیں گے؟" وہ بھی تو ڈر جاتی تھی

"ایسے ہی کبھی تمہیں میرے بغیر جینا پڑ جائے تو"

"مجھے پتہ ہے زندگی میں ایسا کوئی موقع نہیں آئیگا جب آپ نہ ہوں" وہ کہ کر اسکے سینے سے لگ گئی کتنا مان تھا اسکو اور اب فیضان نے سارا مان توڑ دیا تھا وہ اداسی سے مسکرا دیا اور آنکھوں کی لالی اور مزید لال ہو گئی

"شہوار کو لے آؤ شایان میں اسکے سامنے ہاتھ جوڑوں گی مجھے معاف کر دیگی" سمیہ بیگم کو ہوش آیا تو شایان کو گم صم بیٹھا دیکھ کر گویا ہوئیں ان سے اپنے بیٹے کی اداسی اور خاموشی نہیں دیکھی جاتی تھی

"کہاں سے لاؤں چھوڑ کر جا چکی ہے ہر کونے میں اسکو ڈھونڈا ہے نہیں ملی وہ" شایان کے لہجے میں تھکن تھی کتنا ناراض تھی اس سے ہاں ناراض ہی تو تھی اس سے۔۔۔ دنیا سے۔۔۔۔ اپنے آپ سے

"کوشش کرو شایان مل جائیگی" سمیہ بیگم نے اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا جبکہ شایان نے ہاتھ فورا کھینچ لیا

بیٹے کی اس بے اعتنائی پر وہ دکھ سے اسکو دیکھنے لگیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"فیضان میرے گناہ کی اتنی بڑی سزا مت دیں پلیز فیضان واپس آجائیں میں نہیں جی پا رہی میں مر جاؤں گی فیضان" وہ آج بھی رو رہی تھی کئی دنوں سے اسکی یہی حالت تھی نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کا ہر وقت آنکھیں لال رہتی تھیں

"حوریہ؟" اریبہ نجانے کب آئی تھی اور حوریہ کو مخاطب کیا

"ہوں" جھکے سر کے ساتھ ہی جواب دیا تھا

"اتنا مت اداس ہو آجائیں گے فیضان بھائی مامی بہت پریشان ہیں تمہارے لیئے رو رہی ہیں اپنے آپکو اذیت دے کر تم ساتھ میں اپنے چاہنے والوں کو بھی اذیت دے رہی ہو" اریبہ اسکو سمجھاتے ہوئے بولی

"میں چاہے جانے کے لائق نہیں" وہ مایوسی سے بولی

"ایسے مت بولو مایوسی کفر ہے انشاءاللہ وہ آجائیں گے تم۔بس اپنے آپکو ٹھیک کر لو کم از کم اپنے والدین کیلیئے" اریبہ سے مامی کی یہ حالت دیکھی نہیں گئی تھی کتنا اداس تھیں وہ حوریہ کیلیئے

"کوشش کروں گی" حوریہ کمزور سی آواز میں بولی تو اریبہ نے آگے بڑھ کر اسکو ساتھ لگالیا اور حوریہ آنسو بہانے لگی دل۔ہلکا کرنے لگی

(

شہوار بہت خوش تھی اور خوشی کے اثرات اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہے تھے شہوار کو خوش دیکھ کر کرن بھی خوش تھیں کتنے دنوں بعد وہ یوں ہنس کھیل رہی تھی ورنہ اگرچہ باہر سے انہیں مطمئن کرنے کیلیئے ہنستی رہتی لیکن وہ بھی ماں تھیں آنکھوں میں اداسی سمجھ سکتی تھیں

"شہوار ہو گئی ساری پیکنگ؟" کرن اسکے کمرے میں آکر بولیں

"جی ماما" وہ بیگ کی زپ بند کرتی ہوئے بولیں

:یہ لو دودھ پی لو سوئیٹی" وہ دودھ کا گلاس اسکو پکڑاتے ہوئے بولیں جسکو شہوار نے تھام لیا تھا

"ماما فیضی بھائی ساتھ ہوتے کتنا مزہ آتا نا میں انکو بہت تنگ کرتی" شہوار دکھ سے بولی اسکو شایان سے زیادہ فیضان کی یاد ستاتی تھی

"ہاں تم چلو دودھ جلدی ختم کرو پھر جلدی سو جاو تا کہ چار بجے آنکھ کھل سکے" کرن نے موضوع بدل دیا اسکی آنکھوں جو آج خوشی تھی مبادا کہیں وہ ماند نہ پڑ جائے

شہوار نے دودھ ختم کر کے کرن کو دیا اور تو کرن نے اسکو ہگ کر کے ماتھے پر بوسہ دیا اور مسکراتے ہوئے گڈ نائٹ کہہ کر چلی گئیں

سمیہ بیگم گھر آ گئیں تھیں

"کیا ہوا تھا آپی؟" عالیہ انکے پاس آئی تو انہوں نے فورا اپنا منہ پھیر لیا انکو سب کچھ دکھاوا لگ رہا تھا

"کچھ نہیں کم از کم مری نہیں ہوں کہ تم کو میری وراثت کی دولت بھی مل جائے" وہ سخت لہجے میں بولیں

"کیسی باتیں کرتی ہیں آپی میں کیوں دولت لوں گی مجھے تو بس آپکی زندگی چاہیئے جانتی ہیں نا آپکے علاوہ میرا کوئی نہیں احمر بھی غصہ کرتے رہتے ہیں" وہ بناوٹی لہجے میں بولیں

"چپ کرو دفع ہو جاو یہاں سے میں اچھی طرح جانتی ہوں تم کیا چاہتی ہو دفع ہو جاو میری نظروں سے اور یاد رکھنا اب میرے پاس تمہیں دینے کیلیئے ایک کوڑی بھی نہیں ہے اور نہ اپنی مظلومیت کی داستان سنانا سب جانتی ہوں تم۔ کیوں آئی ہو ادھر اور تمہاری بیٹی نے معصوم بچوں کی زندگی برباد کی سب دولت کیلیئے لیکن یاد رکھنا اب آج سے تم تمہارا شوہر اور تمہاری بیٹی سے میرا کوئی تعلق نہیں" سمیہ بیگم دھاڑتے ہوئی کہہ رہی تھیں انکی آواز سن کر شایان اور دادی بھی کمرے میں آگئی تھیں

"ارے بہو کیا ہو گیا آرام کرو تم تمہاری صحت کیلیئے غصہ کرنا اچھا نہیں" دادی انکو لٹاتے ہوئے بولیں

"دیکھ رہی ہو؟؟ ان لوگوں کے ساتھ ہی برا کیا تھا میں نے تمہاری اندھی محبت کے دھوکہ میں آکر اور اب اب دیکھو۔۔۔" آگے ان سے بولا نہیں گیا تو وہ خاموشی سے لیٹ گئیں اور عالیہ کیلیئے اور بے عزتی سہنا مشکل تھی وہ کمرے سے باہر آگئیں جبکہ شایان اپنے ماں کے رویہ پر پہلی دفعہ مسرور ہوا تھا لیکن ظاہر نہیں کیا تھا کچھ بھی ہو شہوار تو اس سے کھو چکی تھی نا

مصطفی کرن اور شہوار دبئی پہنچ چکے تھے وہاں یہ لوگ مصطفی کے دوست کے بہت اصرار پر انکے گھر ٹھہرے تھے

"بہت بہت مبارک ہو مصطفی" طیب اپنے دوست کی کیفیت سمجھتے تھے اسلیئے مبارک باد دی

"شکریہ" مسکراتے ہوئے مبارکباد وصول کی

"فیضان کا کیا ہوا؟" طیب نے پوچھا تو مصطفی ایک دم اداس ہو گئے

"پتہ نہیں اللہ اسکو اپنے حفظ و امان میں رکھے آمین" دکھے دل سے کہا

"فکر نہ کرو اللہ سے ویسے ہی مانگتے رہو ان شاء اللہ وہ بھی مل جائیگا" طیب نے انکے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تسلی دی تو وہ سر ہلا کر رہ گئے

"چلو کھانا لگ گیا ہو گا آ جاو" طیب انکو لے کر لاونج میں آ گئے جہاں کھانا تو نہیں البتہ شہوار، نادیہ، ماریہ اور سفیان کرن اور طیب کی بیوی محفل جما کر بیٹھے تھے

"کیا ہو رہا ہے بھئی؟" طیب نے خوشگوار انداز میں کہا

"کچھ نہیں ہم اس چھپکلی کی درگت بنا رہے ہیں" سفیان جو سب سے چھوٹا تھا ہمیشہ نادیہ کو بہت تنگ کرتا تھا

اسکی بات سن کر سب مسکرا دیئے

"ہاں بابا اور اس مینڈک کی بھی" نادیہ نے فورا بدلہ چکا دیا

"اچھا بس بس بیگم آپ کھانا لگا دیں مصطفی کی صبح میٹنگ ہے" طیب نے مسکراتے ہوئے کہا

اور عافیہ مسکراتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئیں ساتھ میں کرن بھی انکی ہیلپ کروانے اٹھ گئیں

صبح مصطفی اپنی میٹنگ کیلیئے تیار ہو رہے تھے جب شہوار آئی

"بابا آج ہم ڈنر باہر کریں گے پلیز" شہوار لاڈ سے بولی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"اچھا بابا کی گڑیا" وہ اسکی ناک دباتے ہوئے بولے

وہ ہنستے ہوئی نادیہ ماریہ کے پاس آگئی

"طیب دعا کرو یار میٹنگ صحیح ہو جائے بہت بڑی کامیابی کا مدار ہے" مصطفی اندر ہی اندر ڈر رہے تھے کچھ دن پہلے انکے بزنس کو نقصان ہونے لگا تھا اب اگر یہ میٹنگ کامیاب نہ ہوتی تو سارا بزنس ڈوب جاتا

"تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو گا انشاء اللہ "طیب نے انکو تسلی دی

"ویسے سننے میں آیا ہے کمپنی کا مینیجر نرم دل ہے ممکن ہے کامیاب ہو جاوگے "طیب انکو حوصلہ دے رہے تھے

"اللہ کرے" لمبی سانس لے کر سامنے دیکھنے لگے

"حوریہ "بڑی تائی اسکے کمرے میں آئی تھیں

"جی "حوریہ نے حیرت سے انکو دیکھا آج سے پہلے وہ کبھی اسکے کمرے میں نہیں آئی تھیں

"تمہاری شہوار سے بات ہوتی ہے؟" انہوں نے ایک امید سے پوچھا

وہ۔اپنی غلطی سدھارنا چاہتی تھیں اپنے بیٹے کو خوشی دینا چاہتی تھیں

"کیسے ہوگی تائی وہ تو سب سے ایسے رشتہ توڑ کے گئی ہے جیسے ہمیں کبھی جاناہی ناہو" وہ افسردگی سے بولی

"تم فکر نہ کرو میں ضرور اسکو ڈھونڈ لوں گی" وہ ایک عزم کرتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں اور حوریہ انکو حیرت سے دیکھتی رہی

"نجانے انکو کیا ہو گیا ہے اللہ کرے سب بہتر ہو" وہ دل میں کہتے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہو گئی اب وہ یونی بھی جانے لگی تھی شہوار کے بغیر جانا ادھورا سا لگتا تھا لیکن اس کو اب آگے بڑھنا تھا شایان نے اسکو سمجھایا تھا کہ ایسے رو کر افسردہ رہ کر وہ واپس نہیں آئیگا تم رات کو رو اللہ کے سامنے تمہارے دل کو بھی اطمینان ہو گا اور فیضان بھی آ جائیگا بشرطیکہ دعا یقین کے ساتھ مانگی جائے اور پھر اس نے شایان کی بات کر عمل کر لیا تھا اب اسکے دل کو بھی سکون تھا اور ایک یہ امید بھی کہ وہ آ جائیگا

"بیک اللہ ٹوٹے دلوں میں رہتا ہے"

"کہاں سے آ رہی ہو"؟ رات کے بارہ بجے شایان لان میں بیٹھا تھا تب بینش گیٹ سے اندر آتی دکھائی دی وہ پوچھے بنا نہیں رہ سکا

"مرضی میری تم سے کونسا میرا رشتہ ہے نکاح کر کے بھول ہی گئے ہو اب کیوں حق جتا رہے ہو" وہ بھی ڈھٹائی سے بولی

"ہو نہ حق نہیں جتا رہا نا مجھے شوق ہے بس یہ بتا رہا ہوں ہمارے گھر کی لڑکیاں رات کو اکیلے گھر سے باہر نہیں نکلتیں اور نہ ہی اچھا سمجھا جاتا ہے" وہ اسپاٹ لہجے میں بولا

"میری مرضی میں جو کروں میں اپنی مرضی کی مالک ہوں تم کون ہوتے ہو مجھ پر روک ٹوک کرنے والے" بینش نے نخوت سے کہا

"بھول گئی ہو شاید میں تمہارا شوہر ہوتا ہوں" شایان نے سختی سے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"واہ رے ایسی باتوں پر شوہر بن گئے ویسے پوچھتے بھی نہیں" بینش کا لہجہ اب ہکلانے لگا تھا

"کیونکہ اسمیں میری عزت کا بھی سوال ہے جب فارغ کر دوں تب جو مرضی کرتی پھرنا" یہ کہ کر شایان چلا گیا اس کو بینش سے شدید ترین نفرت ہو رہی تھی اسی کی وجہ سے اسکی زندگی دور چلی گئی تھی

بینش مسکراتے ہوئے عالیہ کے پاس آگئی

"ارے ماما آپ جا رہی ہیں کیا؟" بینش کمرے میں آئی تو انکو پیکنگ کرتے دیکھ کر حیرت سے کہا

"ہاں اور تم کہاں ہو دو تین دن سے؟" انہوں نے ایسے ہی پوچھ لیا لیکن بینش ڈگمگا گئی مگر اپنے آپ سنبھال لیا

"ماما آپ نے ہی تو کہا تھا میں اب کمانا شروع کر دوں" بینش بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی

"ہاں تو؟" عالیہ نے حیرت سے پوچھا

"ہاں تو کما ہی رہی ہوں جاب کرتی ہوں یہ لیں پچاس ہزار کما بھی لئے" وہ بیگ سے پیسوں کی گڈی نکال کر دکھانے لگی

"تین دن میں پچاس ہزار؟؟؟ یہ کیسے ممکن ہے؟؟" عالیہ نے حیرت سے پوچھا

"آپکو آم کھانے چاہیئے پیڑ نہ گنیں" وہ کہتے ہوئے چلی گئی اور عالیہ پہلے حیرت سے پھر خوشی سے پیسوں کی گڈی دیکھنے لگیں

"مصطفی چلو مینیجر آ گئے ہیں" طیب نے آکر اطلاع دی تو وہ اٹھ کر میٹنگ روم میں داخل ہوئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کہاں ہے یار؟ مصطفی نے بے زاری سے کہا

"آرہا ہے صبر کرو" طیب بے کہا ساتھ ہی دروازہ کھلا مصطفی کی نظریں اٹھیں اور اٹھی ہی رہ گئیں وہ فیضان تھا انکا بیٹا ہاں وہ اسکو کیسے بھول سکتے تھے انکا جگر کا ٹکڑا تھا وہ۔ مصطفی گر جاتے اگر کرسی نہ تھامتے

دوسری طرف فیضان اپنے باپ کو دیکھ کر حیرت میں تھا اس نے طیب کی طرف دیکھا تو طیب نے اثبات میں سر ہلا دیا وہ آگے بڑھا اور بالکل مصطفی کے روبرو کھڑا ہو گیا

"کہاں چلے گئے تھے بابا" کتنے سالوں بعد اسکی آواز سنی تھی کتنا بڑا ہو گیا تھا خوبصورت نوجوان براؤن بال بلیک پینٹ پر وائٹ شرٹ پہنے آستینوں کو ہال فولڈ کئے کتنا حسین لگ رہا تھا

مصطفی آگے بڑھے اسکے چہرے پر ہاتھ پھیرنے لگے گویا یقین کرنا چاہ رہے تھے

"آپکا بیٹا ہی ہوں بابا فیضان ہی ہوں" وہ آنکھوں میں آنسو لیئے دیکھ رہا تھا اور مصطفی نے اسکو بھینچ لیا اور دونوں بے آواز آنسو بہانے لگے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

پیچھے کھڑے طیب کی آنکھیں بھی اس خوبصورت ملاپ پر بھیگنے لگیں

"ارے بس بھی کرو میں نے ہی ملوایا مجھے تو بھول ہی گئے ہو؟" کافی دیر جب وہ دونوں روتے رہی تو طیب سے رہا نا گیا جانتا تھا کہ مصطفی کیلیئے رونا صحت کیلیئے مضر ہے

"کک کیا مطلب تجھے پتہ تھا؟" مصطفی الگ ہو کر حیرت سے پوچھنے لگے

"جی ہاں یہ میرے آفس اپنی کمپنی کی طرف سے ڈیل کرنے آیا تھا میں اسکو پہچان گیا ساری معلومات لیں اور اگلے ہی دن تمہیں یہ کہہ کر بلوا لیا کہ تمہاری کمپنی کی طرف سے میٹنگ فائنل ہو گئی فیضان کو میں سب بتا چکا تھا یہ بھی تم سے ملنے کو بے تاب تھا اور دونوں مل گئے لیکن مجھ معصوم کو تو بھلا ہی دیا" آخر میں وہ بچوں جیسی صورت بناتے ہوئے بولے جسپر مصطفی نے اپنے اس دوست کو گلے لگا لیا زندگی کے ہر موقع پر اس نے ساتھ دیا تھا مصطفی کو طرح طرح کی خوشیاں دی تھیں وہ اپنے اس دوست کے احسان مند ہوتے جا رہے تھے

"چلو اب ہٹو بھی جان لو گے کیا؟ اب گھر چلو کوئی میٹنگ وغیرہ نہیں ہے شہوار بھی انتظار کر رہی ہو گی" وہ ماحول کو خوشگوار بنانا جانتے تھے

شہوار کا نام سن کر فیضان چونک گیا

"شہوار" وہ ناسمجھی سے طیب کو دیکھ رہا تھا

"جی ہاں آپکی بہن صاحبہ بھی ایسے فلمی انداز میں ملی تھیں فرق یہ تھا وہ ماما سے اور آپ بابا سے ملے" طیب مسکراتے ہوئے بولا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فیضان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا اسکو یہ سب ایک خوبصورت خواب لگ رہا تھا جب طیب نے اسکو بابا ماما کے بارے میں سب کچھ بتایا تو وہ بت بن گیا تھا اچانک خوشی مل جانے کی کیفیت اسکے علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا اور اب شہوار جسکیلئے وہ راتوں کو اٹھ کر دعائیں مانگتا تھا وہ بھی مل گئی آج اسکی ساری دعائیں سن لی گئی تھیں آج کا دن خوشیوں کا دن تھا وہ مصطفی اور طیب گاڑی میں بیٹھے گھر کی جانب چل دیئے جہاں کے رہنے والے اس اللہ کی قدرت اور

زبردست ملاپ سے بے خبر تھے اور فیضان گاڑی میں بیٹھا شہوار کو منانے کے طریقے سوچ رہا تھا یقیناوہ بیت ناراض ہو گی

"آپی ہم جارہے ہیں" عالیہ انکے پاس آکر نخوت سے بولیں

"جاؤ میں نے کب منع کیا ہے" وہ بھی انہی کے انداز میں بولیں "اور ہاں اپنی بیٹی کو ابھی تم نہیں لے جاسکتی" سمیہ بیگم پھر گویا ہوئیں جسپر انکے قدم رک گئے

"کیوں نہیں لے جاسکتی میری بیٹی ہے میں ضرور لے کر جاؤں گی" عالیہ بیگم غصے سے بولیں

"پہلی بات تو وہ اب شایان کی بیوی ہے دوسری بات اگر لے جاسکتی ہو تو لے جاؤ" سمیہ بیگم کی آنکھوں میں عجیب چمک تھی

"کک کیا مطلب کیا کیا ہے آپ نے؟ عالیہ کی زمین کے نیچے سے زمین کھسکنے لگی

"میں نے اسکے ٹکٹس اور پاسپورٹ جلادئے اور وہ اب تب تک اس گھر سے نہیں نکلے گی جب وہ سب کے سامنے فیضان کی بے گناہی کا اقرار نہ کرلے" سمیہ بیگم نے سخت لہجے میں کہا

"آپی آپ مم میری بیٹی پر الزام لگارہی ہیں" عالیہ نے تھوک نگلتے ہوئے کہا

"کاش کہ الزام ہی ہوتا میں اس قدر دکھی تو نہ ہوتی جتنا سچ جان کر ہوئی ہوں دفع ہو اؤ اب یہاں سے" سمیہ بیگم پر واپس دوڑے پڑنے لگے اور عالیہ خاموشی سے باہر آگئیں پر اب انکو سکون نہیں مل رہا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"کونسی منحوس گھڑی تھی جب میں اس گھر میں آئی تھی ایک تو یہ بینش بھی پتہ نہیں کہاں کہاں غائب رہتی ہے" وہ اپنے آپ سے بڑبڑاتے ہوئے کمرے میں آ گئیں

شایان پارک میں بیٹھا اپنا اور شہوار کے تعلق کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ اسکی شرارتیں چھیڑ چھاڑ سب اسکو یاد آ رہی تھیں دو مہینے سے اس نے اسکی شکل تک نہ دیکھی تھی نہ آواز سنی تھی وہ فیضان کو کال کرتا تھا لیکن وہ بھی پہلے اٹھاتا نہیں تھا پھر موبائل بند جاتا تھا وہ بری طرح مایوس ہو چکا تھا اب کچھ بھی کرنے کو دل نہیں چاہتا تھا آفس بھی دل مار کر جاتا تھا اور رات دیر سے گھر آتا تھا شہوار کے بغیر گھر بھی اجنبی لگنے لگا تھا اسکو شہوار کی باتیں یاد آ رہی تھیں

"آپ کتنے ٹوٹے ہوئے ہیں یہ بڑی بات نہیں آپ نے اپنے آپ کو کتنا سمیٹا ہوا ہے یہ بڑی بات ہے" شایان نے جب اسکو اپنی شادی کی بات بتائی تھی تب اس نے یہ جملہ کہا تھا اور بے ساختہ اسکو سینے میں چھپا لیا تھا

"تم اپنے آپ کو نہیں سمیٹو گی میں سمیٹوں گا" اسکو پیار کرتے ہوئے بولا تھا تب وہ اداسی سے مسکرا دی تھی

"شہوار تمہیں تو اپنا آپ سمیٹنا آتا ہے میں کیسے سمیٹوں؟؟" وہ بڑبڑایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اور عصر کی اذان سن کر مسجد جانے کیلیئے اٹھ گیا اسکو سکون چاہیئے تھا اور وہ صرف اسکے رب کے پاس تھا

جب بھی روئے آنسو چھپا کر روئے

ہم نے کہاں سیکھا ہے غموں کی نمائش کرنا

مصطفی طیب اور فیضان گھر میں داخل ہوئے تو لاونج میں ماریہ نادیہ سر جوڑے پتہ نہیں کیا باتیں کر رہی تھیں

"السلام علیکم "طیب نے انکو اس قدر "مصروف" دیکھ کر کہا

"ارے بابا وعلیکم السلام "نادیہ نے ایک دم سے اٹھ کر جواب دیا

"سب لوگ کہاں ہیں "طیب نے پوچھا

"ماما اور کرن آنٹی کمرے میں اور شہوار کے سر میں درد ہو رہا تھا تو سو گئی "ماریہ نے تفصیلا جواب دیا

"سر میں درد شہوار کو کہاں ہے ؟"فیضان اسکے سر کے درد کا سن کر بے اختیار بولا وہ ایک بار سر کے درد کا نتیجہ جو بھگت چکا تھا

"ارے برخوردار پہلے ماں سے تو مل لو "مصطفی اسکی بے چینی محسوس کر کے بولے اب انکو کیا بتاتا سر درد شہوار کیلئے نقصان دہ ہے

"ماریہ جاؤ انکو بلا کر لاؤ "طیب کے کہنے پر وہ کمرے کی جانب چل دی جبکہ ان تینوں مل نے کر سرپرائیز کا پلین بنالیا

"ارے آپ نے تو کہا تھا میٹنگ ہے اتنی جلدی آ گئے "کرن مصطفی کو اتنی جلدی آتا دیکھ کر حیرت سے بولیں جبکہ دروازہ کے پیچھے کھڑے فیضان ماں کی آواز سن کر بے چین ہوا

"میٹنگ ختم ہو گئی تو میں آ گیا "مصطفی اپنے لہجے میں تھکاوٹ لاتے ہوئے بولے

"آپکی طبیعت تو ٹھیک ہے مصطفی صاحب ؟"دونوں خواتین پریشان ہو رہی تھیں اور دونوں ہی انجان تھیں

"ارے مصطفی کیا کر رہے "طیب کو انکی ایکٹنگ ایک آنکھ نہیں بھا رہی تھی

طیب نے ماریہ کو اوکے کا سگنل دیا تو اس نے مین سوئچ بورڈ بند کر دیا

ایک دم لائٹ چلی گئی پورا گھر اندھیرے میں ہو گیا سب اپنی اپنی جگہ پر کھڑے تھے سوائے دو نفوس کے فیضان ماں کے سامنے آ گیا اور مصطفی سائڈ پر ہو گئے پھر لائٹیں جلیں روشنیوں میں گھر نہایا کرن نے آنکھیں ملیں سامنے کھڑے فیضان کو دیکھ کر ساکت رہ گئیں

"فیضی" وہ بڑبڑائیں تب مصطفی نے انکے کندھے پر ہاتھ رکھا

"فیضی ہی ہے اپنا فیضی" وہ بھی گلوگیر لہجے میں بولے کرن کی چیخ نکل گئی تب فیضان نے انکو سینے سے لگا لیا وہ ان سے بھی لمبا ہو گیا تھا کرن کو یقین نہیں آرہا تھا کہ تقدیر اس قدر مہربان ہو سکتی ہے وہ روئے جا رہی تھیں وہاں کھڑے سارے نفوس کی آنکھیں بھیگ رہی تھیں سب اس ملاپ۔پر خوش تھے سبکو اللہ کی قدرت پر یقین آرہا تھا

"ماما بس کریں" فیضان انکو چپ کرا رہا تھا وہ اس سے الگ ہوئیں

"بیٹا کہاں تھے کیوں گئے تھے ؟" وہ روتے ہوئے بولیں

"شکر کریں چلا گیا ورنہ شہوار آپکو کیسے ملتی اور میں طیب انکل کو" وہ مسکراتے ہوئے بولا اور کرن تو بس اسکی شکل وجاہت خوبصورتی اور انداز کلام دیکھتی رہ گئیں کتنا بڑا ہو گیا تھا وہ بالکل ایک خوبرو خوبصورت نوجوان

بیٹا تم بیٹھو میں شہوار کو بلا کر لاتی ہوں بہت اداس رہتی تھی تمہارے بغیر

"نہیں ماما اسکو سونے دیں جب اٹھے گی تو مل لوں گا" فیضان جانتا تھا اسکو کچی نیند سے جگانا مضر صحت کے

"اچھا تم فریش ہو لو میں کھانا لگا دوں" مسز طیب بولیں وہ اٹھنے لگا لیکن کرن نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا وہ چونک کر مڑا کرن کی آنکھوں میں آنسو تھے اس نے مسکراتے ہوئے واپس انکو سینے سے لگا لیا

"یار بابا" وہ بے چارگی سے منہ بناتے ہوئے بولا

"میرا جگر پریشان ہو رہا ہے بس کرو کرن" وہ بھی ماحول کو ہلکا کرنا چاہ رہے تھے کرن الگ ہو گئی اور اسکے ماتھے پر بوسہ دے دیا

ممتا کی پیاس کبھی بجھتی نہیں ہے اولاد کو دیکھ کر اسمیں مزید تڑپ پیدا ہوتی ہے یہی حال کرن کا ہو رہا تھا اسکو پیار سے دیکھے جا رہی تھیں پھر خود ہی نظریں پھیر لیں مبادا کہیں انکی خود کی ہی نظر نہ لگ جائے

"بابا میرے گھر چلیں آپ لوگ میرا سارا سامان ادھر ہی ہے" فیضان نے کہا

"کیوں بھئی فری میں تمہارے گھر چلیں میرا دوست یہیں رہیگا" طیب تو اسکی بات سن کر ہی ہتے سے اکھڑ گئے انکے انداز پر سب مسکرائیے

"اچھا میں ابھی پھر چلا جاتا ہوں آپ لوگ ڈنر میرے گھر کریگا اور شہوار کو مت بتائیگا کہ میرے گھر جا رہے ہیں اسکو سرپرائز بھی تو دینا ہے" فیضان نے شہوار کی ناراضگی کے ڈر سے کہا تھا کہ۔ وہ آنے سے ہی انکار نہ کر دے جبکہ کرن اسکی بات سن کر اداس ہو گئیں

"ابھی تو ملے ہو اتنے سالوں کے بعد اب پھر جا رہے ہو" فوراً آنکھیں بھیگنے لگیں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ارے ماما تین گھنٹے کی تو بات ہے چلیں آپ میرے ساتھ چلیں بابا آپ اسکولے آئیگا کچھ بھی بول کر پلین بنانے میں طیب انکل ویسے ہی ماسٹر ہیں" وہ مسکراتا ہوا بولا

"تم پھر انکو بھی لے جاؤ تاکہ ہم بول دیں کہ دونوں خواتین شاپنگ کرنے گئی ہیں" طیب کے ذہن نے فورا کام کیا اور فیضان داد دیئے بغیر نہیں رہ سکا اور اپنے ساتھ دونوں خواتین کو لیکر چلا گیا

وہ زمانے بھر کو نکلے محبت بانٹنے

ہم نے بھی ہاتھ پھیلایا بولے تم مستحق نہیں ہو

"واقعی میں فیضان میں آپکی محبت کے لائق نہیں تھی آپ بہت شفاف موتی کی طرح ہیں میں نے خاموش رہ کر بہت بڑی غلطی کی تھی لیکن ایک بار موقع تو دے دیں" وہ فیضان کے تصور سے مخاطب تھی

تب اس کے دل نے کہا کہ سکون چاہیئے وہ اٹھی اور وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر دعا مانگنے لگی

"اے اللہ اے رحیم آقا اے کریم آقا میرے گناہوں کو معاف کر دے تو تو جانتا ہے میں کیوں خاموش تھی تو تو سب جانتا ہے نا پلیز یہ سزا ختم کر دیں مجھ میں سکت نہیں مجھ میں ہمت نہیں اب اور سہنے کی آپ تو اپنے بندوں سے محبت کرتے ہے نا پلیز اللہ مجھے فیضان لوٹا دیں

ایک آپکا ہی تو در ہے جہاں سے خالی ہاتھ نہیں لوٹتے آپکے در کی علاوہ کوئی در نہیں آپ بھی خالی ہاتھ لوٹا دیں گے تو کہاں جاؤں گی کس سے مانگوں گی میرا آپکے علاوہ کوئی نہیں پلیز مجھ پر رحم کر مالک۔۔۔۔۔" وہ زارو قطار رو رہی تھی اسکے کمرے کا دروازہ کھولے سمیہ بیگم اسکی حالت دیکھ کر ایک اور بار پچھتاوے میں چلی گئیں

"تم دفع نہیں ہوئے اس گھر سے" وہ عالیہ کو دیکھ کر چبھتی نگاہوں سے بولیں

"اپنی بیٹی کو آپ لوگوں کے پاس چھوڑ کر نہیں جاؤں گی" وہ بھی لاپرواہی سے بولیں سچ تو یہ تھا وہ ڈر گئیں تھیں کہیں انکے پیٹھ پیچھے انکی بیٹی کے کوئی مصیبت نہ آجائے اسلیئے رک گئیں تھیں

سمیہ بیگم استہزائیہ انداز میں انکو دیکھ کر چلی گئیں

"بابابابا" شہوار شام۔ کو اٹھی تو بھاگتی ہوئی مصطفی کے پاس آئی

"جی بابا کی جان" مصطفی اسکو پیار سے دیکھتے ہوئے بولے

"ماما کہاں ہیں" اس نے کرن کی بے موجودگی بری طرح محسوس کی

"وہ اور آنٹی شاپنگ کرنے گئے ہوئے ہیں" مصطفی نے اسکو کہا

"اچھا ہم لوگ کب جائیں گے؟" وہ بہت ایکساٹڈ تھی

"جب میری گڑیا بولے آپ تیار ہو جاو ہم پھر نکلتے ہیں" مصطفی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اسکو ایسے ہی اٹھا کر لے چلیں

"اچھا ویسے ہم۔ کہاں جائیں گے" اس نے تجسس سے پوچھا

"ایک جگہ ہے آپ نہیں جانتی وہاں جاکر بہت خوش ہوگی بہت ہی اچھی جگہ ہے" مصطفی نے مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا میں بس ابھی تیار ہو کر آئی آپ انکل نادیہ ماریہ کو تیار ہونے کا بولیں" وہ کہہ کر چلی گئی جبکہ مصطفی مستقبل کا سوچ کر ہی مسکرا دیئے

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

شہوار نادیہ ماریہ تیار ہو کر پورچ میں آئیں

"چلو بچوں ماشاءاللہ میری بیٹی کتنی پیار لگ رہی ہے" مصطفی صاحب نے اسکو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا

"اچھانا بابا چلیں نا" شہوار بہت خوش تھی

گاڑی چلتے چلتے ایک گھر کے سامنے رکی تو شہوار حیرت سے پہلے گھر پھر بابا کو دیکھنے لگی

"یہ کونسی جگہ ہم تو ڈنر کرنے آئے تھے نا بابا" وہ حیرت سے بولے تو طیب اور مصطفی ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا دیئے اور شہوار حیرت ہی حیرت میں تھی

"بابا ہم نے ڈنر کرنے جانا تھا نا" وہ گاڑی سے اترتے ہوئے حیرت سے بولی کہیں بابا غلط نہ سمجھیں

"ہاں بیٹا اندر تو چلو یہاں کھانا ہی کھائیں گے" بابا نے اسکے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا تو وہ خاموش ہو گئی البتہ حیرت زدہ تھی

گھر کی بیل بجائی تو دروازہ کرن نے کھولا یہ شہوار کیلئے دوسرا بڑا دھچکا تھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماما آپ یہاں کیا کر رہی ہیں" وہ حیرت سے بولی تب مصطفی نے آگے بڑھ کر اسکی آنکھوں پر ہاتھ رکھ دیا

"بابا یہ کیا کر رہے ہیں" شہوار چلائی ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرنے لگی لیکن انہوں بھی ہاتھ نہیں ہٹایا

اور ایسے ہی اسکو اندر لے آئے

"چلو اب دیکھو" بابا نے ہاتھ ہٹایا تو سامنے کھڑے مسکراتے فیضان کو دیکھ کر وہ ششدہ رہ گئی

"فیضی بھائی" وہ بڑبڑائی فیضان مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اسکو سینے سے لگانے پر شہوار فوراً پیچھے ہو گئی

"نہیں نہیں آپ میرے بھائی نہیں وہ مجھے چھوڑ کر جا چکے ہیں" وہ رونے لگ گئی فیضان سے اسکا رونا دیکھا نہیں جا رہا تھا اس نے زبردستی شہوار کو پکڑ کر سینے سے لگا لیا اور شہوار بھی بھائی کے کشادہ سینے پر سر رکھ کر رونے لگی

بہن بھائی کے اس پیار کو لوگ تو کیا آسمان بھی رشک بھری نظروں سے دیکھ رہا تھے

"کھانا خوشگوار ماحول میں کھانا گیا آج فیضان خود ماں اور بہن کو اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہا تھا طیب نے بولا بھی انکو کھانے دو تو اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"اتنے سالوں اور مہینوں کی پیاس ایسے تو نہیں بجھ سکتی نا" اور سب مسکرا دیے

"چلو فیضان تم پیکنگ کر لو ہم کل کراچی جا رہے ہیں" مصطفی نے کہا تو فیضان نے چونک کر انکو دیکھا

"بابا ابھی ایک ہفتہ تو دیں مجھے بزنس وائنڈ اپ کرنا ہو گا" فیضان نے سوچتے ہوئے کہا وہ شہوار کو ساتھ لگائے ہوئے تھا اور وہ بھی بڑے مزے سے اس سے لگ کر بیٹھی تھی

"چلو پھر میں کرن اور شہوار چلے جاتے ہیں تم ایک ہفتے میں آ جانا کیونکہ میری جاب کا بھی مسئلہ ہے" مصطفی صاحب بولے تو شہوار جو بیٹھی تھی ایک دم فیضان کے اور قریب ہو گئی

"میں بھیا کے ساتھ آؤں گی" وہ رونی صورت بنا کر بولی فیضان اسکے پیار پر مسکرایا اور جھک کر ایک بوسہ دیا اسکو اپنی بہن جان سے زیادہ عزیز تھی

"اور میں بھی فیضی کے ساتھ آؤں گی" کرن نے بھی بولا تو مصطفی تو ہتے سے اکھڑ گئے

"واہ بھئی واہ فیضان کے ملتے ہی نہ باپ یاد رہا نا شوہر بیگم آپ بھی یہاں رک جائیں گی تو وہاں کیا پڑوسن کے گھر پر رک کر کھانا پانی کروں گا" مصطفی جلے کٹے انداز پر بولے جسپر سب ہنس دیئے

"اویار بابا جیلس ہونا اچھی بات نہیں ہوتی" وہ بھی فیضان تھا

"تجھے تو میں۔۔" وہ اپنے صوفے سے اٹھنے لگے تب شہوار اچھل کر انکے پاس آئی انکو واپس بٹھایا

"بھیا ابھی ملے ہیں نا اسلئے ماما ایسے کر رہی ہیں اور میں تو بھیا کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی نا اسلئے کہہ رہی ہوں" شہوار ایسے بولی جیسے چھوٹے بچے کو سہلا رہی ہو اسکا انداز دیکھ سب کے قہقہہ گونجے تھے

چاند بھی آج اس گھرانے کے مل جانے پر مسکرا رہا تھا

کہاں ہے تو کی ترے انتظار میں

تمام رات سلگتے رہے دل کے ویرانے

حوریہ نے آج پھر شہوار کے موبائل سے فیضان کو کال کی لیکن آج وہ حیرت زدہ رہ گئی کال اٹھالی گئی تھی اور آواز آواز شہوار کی تھی وہ اسکو پکارنے لگی لیکن شہوار نے فوراً کال کاٹ دی

"شہوار تم تو کم از کم اپنی دوست کو سمجھو" وہ بڑبڑائی

"وہ کیوں سمجھے گی تم نے کونسا اسکو سمجھا اسکا ساتھ دیا تم۔ نے بھی تو اسکو اکیلا چھوڑ دیا تھا" اسکے دل نے کہا اور وہ وہیں گھٹنوں میں سر رکھ کر رو دی

"بھیا آپکی حوریہ سے بات ہوتی ہے؟" وہ فیضان کے کمرے میں بیٹھی تھی جب وہ واشروم سے نکلا تب فوراً اس نے یہ سوال کیا اس نے حوریہ کی کال اسی لئے اٹھائی تھی کیونکہ وہ واشروم میں تھا

"نہیں اور نہ میں کرنا چاہتا ہوں" فیضان شیشے کے سامنے کھڑا بال بناتا ہوا اسپاٹ لہجے میں بولا

"اسکی کال آئی تھی" شہوار منمنائی

"تو" ایک لمحے کیلئے فیضان کے ہاتھ رکا

"میں نے کاٹ دی بات نہیں کی" وہ جلدی سے معصومیت سے بولی

"مطلب تم۔نے کال اٹھالی تھی" فیضان ایک دم اسکی طرف مڑا

"وہ بھیا مجھے پتا نہیں تھا" وہ منمنائی

"شہوار حد ہوتی ہے پوچھ لیتے ہیں پہلے" وہ سخت لہجے میں بولا جو شہوار کو ناگوار گزرا

"ہاں تو میں نے کونسا اس سے بات کی ہی جو آپ ایسے ڈانٹ رہے ہیں یاد رکھیں میرے ماں باپ۔زندہ ہیں میں انکو بھی بول سکتی ہوں" شہوار غصہ سے کہتے ہوئے جانے لگی فیضان نے فوراً اسکا ہاتھ پکڑ لیا

"ڈانٹا کب ہے ہاں؟" مسکراہٹ دباتے ہوئے بولا آج کل وہ اسے بہت پیاری لگ رہی تھی ماں باپ کے ہونے کا احساس اور اسکا مان شہوار کے چہرے سے ٹپکتا تھا

"اور کیا کیا ہے؟" وہ منہ بسورتے ہوئے بولی

"اچھا سوری" فیضان دونوں کان پکڑتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولا

"سوری قبول کرنے کیلیئے ایک شرط ہوتی ہے یاد ہے؟" وہ شرارتی انداز میں بولی تب فیضان نے بے ساختہ اپنا ہاتھ سر پر مارا

"کھلاؤں گا کل آئس کریم" وہ ہنستے ہوئے بولا اور شہوار بھائی کے گلے لگ کر گڈ نائٹ کہتی ہوئی چلی گئی

صبح کرن اور مصطفی کو دونوں بھائی بہن ائرپورٹ چھوڑنے گئے کرن کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں

"بیٹا جلدی آنا اب اور انتظار نہیں ہوتا" وہ بھیگے لہجے میں بولیں اور فیضان کو پیار کیا

"اس گڑیا کا بھی خیال رکھنا" وہ شہوار کو پیار کرتے ہوئے بولیں اور انکے اس جملے پر فیضان کے نیچے سے زمین کھسکنے لگی لیکن اس نے اپنے آپکو نارمل رکھا

"ماما میں ایک ہفتے سے پہلے آنے کی کوشش کروں گا" اب وہ بھی اکیلا رہتے رہتے تھک گیا تھا

اور دونوں الوداعی کلمات کہتے ہوئے اندر کی طرف بڑھ گئے

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

شہوار اور فیضان واپس آرہے تھے

"بھیا ایک کپ آئس کریم آپ پر قرض ہے" شہوار سنجیدگی سے بولی فیضان کی ہنسی نکل گئی

"ابھی کھاؤ گی؟" فیضان کے پوچھنے پر شہوار نے اثبات میں سر ہلایا تو فیضان نے گاڑی پارلر کی طرف موڑ دی

"بھیا جلدی کریں میں نے ناشتہ بنا دیا" فیضان صبح آفس جا رہا تھا تو شہوار نے زبردستی خود اسکا ناشتہ بنایا

"آرہاہوں بہنا" فیضان کہتا ہوا باہر آیا تو وہ مکمل گھریلو حلیہ میں تھی

"بالکل ماسی لگ رہی ہو" فیضان اسکے سر پر چپت لگاتے ہوئے بولا اور ماسی کے لقب سے شہوار تو جل بھن گئی

"خود ہونگے ماسا میں تو بابا کی پرنسس ہوں" وہ ایک ادا سے بولی فیضان کا قہقہہ گونجا

"ہائے ہائے بابا کی پرنسس کبھی پرنسس دیکھی ہیں ایسی نہیں ہوتیں بے چاری تمہیں دیکھ کر تو بھاگ ہی جائیں گی" فیضان افسوس سے بولا

"بھیا آپ زیادہ فری نہیں ہوئیں ایک تو آپ کے لیئے ناشتہ بناؤں اوپر سے آپ" وہ رونی صورت بناتے ہوئے بولی

"میں نے تو کہا تھا میں باہر سے لے آونگا لیکن محترمہ کو اپنے گڑ دکھانے کا شوق تھا" فیضان نے اسکو چڑاتے ہوئے کہا یہ سچ تھا شہوار ایک مہینے میں اپنی ماں سے بہت کچھ سیکھ چکی تھی

"آپ جائیں لے آئیں اپنے لیئے ناشتہ میں یہ خود کھالوں گی" وہ پلیٹس اپنی طرف کرکے بولی

"اب میں اکیلے تمہارا پیٹ خراب تو نہیں ہونے دوں گا ویسے ہی اتنی نازک سی ہو" فیضان کو اسکو چڑانے میں مزہ۔ آرہا تھا

"آپ آپ آپ مجھ سے بات نہیں کریگا اب" وہ کہتے ہوئے کرسی سے اٹھ گئی فیضان نے فوراً اسکو پکڑ لیا

"اب بیٹھ جاؤ مجھے دیر ہو رہی ہے آئس کریم نہیں کھلا سکتا" فیضان جانتا تھا اسکے راضی ہونے کی شرط ہمیشہ آئس کریم ہوتی ہے وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض بھی اسی لئے ہوتی تھی کہ بدلہ میں آئس کریم جو ملتی تھی وہ چپ چاپ بیٹھ گئی

"بھیا سنیں" کچھ لمحوں بعد شہوار کی آواز آئی فیضان نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ مسکینی صورت بنائی ہوئی تھی

"سنائیں" فیضان نے مسکراہٹ روکتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملا کر ٹھوڑی کے نیچے رکھا اور پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہو گیا

"ٹھیک ہے ابھی میں دوستی ہو جاتی ہوں لیکن شام میں دوبارہ اسی بات پر کٹی ہو جاوں گی پھر آپ آئسکریم کھلائیگا میں دوستی ہو جاوں گی" وہ بچوں جیسے انداز میں بولی فیضان کو اسپر بے اختیار پیار آیا

"اچھا جی" وہ مسکراتے ہوئے ناشتہ کی طرف متوجہ ہو گیا

ناشتہ کر کے فیضان جانے لگا تو ساتھ میں شہوار بھی اٹھنے لگی وہ حیرت سے اسکو دیکھنے لگا

"تم کہاں جا رہی ہو بہن؟" وہ حیرت سے بولا

"میں گھر پر اکیلی رہوں گی کیا؟" وہ معصومیت سے بولی تو فیضان نے بے ساختہ اپنا ہاتھ سر پر مارا

"تو تم میرے ساتھ آفس جاو گی" اسکو شہوار کی دماغی حالت پر شبہ ہو رہا تھا

"ہاں تو آپکے کیبن میں بیٹھوں گی" وہ بھی شہوار تھی جو آج اسکو پاگل کرنے پر تلی ہوئی تھی

"تم تم پاگل تو نہیں ہو گئی ہو؟؟ تم میرے ساتھ آفس جاو گی؟؟؟""" فیضان اسکے پاگل پن کی تصدیق کرنے لگا

"ہاں نااب گھر پر اکیلی تو نہیں رہوں گی نا" وہ آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی

"تمہیں آفس نہیں ڈاکٹر کی ضرورت ہے شہوار تم ناپاگل ہوگئی ہو؟" فیضان دماغ کے پاس انگلی لے جا گھماتے ہوئے بولا

"اچھا تو پھر آپ مجھے طیب انکل کے گھر چھوڑ دیں" اسکی بات کر فیضان نے لمبا سانس لیا اور ہونٹ سکوڑ کر لمبا سانس لیا

"چلو پاگل" وہ آگے بڑھتے ہوئے بولا

"میں پاگل نہیں ہوں" اسکے پیچھے پیچھے چلتی ہوئی بولی شہوار کو اپنے اوپر یہ لقب اچھا نہیں لگا

فیضان نے اسکو طیب انکل کے گھر چھوڑ دیا اور خود آفس کیلئے روانہ ہوگیا

"کرن ماں سے ملنے کو دل مچل رہا ہے" مصطفیٰ اداس سے لہجے میں بولے

"یم چلتے ہیں جب بچیں آئیں گے تب تک ہم ساری غلط فہمی دور کردیں گے شہوار نے تو صاف وہاں جانے سے انکار کردیا اور فیضان کا بھی اس ٹاپک سے موڈ آف ہوگیا تھا" کرن نے تفصیلا بتایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ایڈریس کہاں سے لاؤں گا؟" وہ پریشانی۔سے بولے

"میرے پاس ہے میں نے باتوں باتوں میں شہوار سے ایڈریس پوچھ لیا تھا" کرن چہکتے ہوئے بولیں

"ارے واہ کبھی کبھی تم عقلمندوں والا کام کردیتی ہو" مصطفیٰ صاحب خوشی سے بولے سر اٹھا کر دیکھا تو کرن انکو خشمگیں نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں

"کیا ہوا؟" وہ چونکتے ہوئے بولے

"میں کبھی کبھار نہیں ہمیشہ عقلمندوں والا کام کرتی ہوں" وہ جتاتے ہوئے بولیں

"ہاں اپنی نظر میں" وہ بڑبڑائے

"کیا بولا؟" کرن انکے ہونٹوں کی جنبش دیکھتے ہوئے بولیں

"کچھ نہیں کچھ نہیں تم ایڈریس لاؤ ہم ابھی جا رہے ہیں" مصطفی سے اب اور صبر نہیں ہو رہا تھا

"اچھا میں تیار ہو کر آتی ہوں" کرن انکو ایڈریس کی پرچی دیتے ہوئے تیار ہونے چل دیں

اِس گھر سے اُس گھر تک کا سفر جان لیوا تھا طرح طرح کے خدشے دونوں کو ستا رہے تھے

"پتہ نہیں اماں پہچانیں گی بھی یا نہیں؟" دل سے آواز آتی

"ماں کبھی بچوں کو بھولتی نہیں" دماغ فوراً جواب دیتا

ہزاروں وہموں اور خدشوں کے ساتھ یہ سفر اختتام پذیر ہوا۔ دونوں کی دل کی دھڑکنیں معمول سے زیادہ تیز تھیں

گاڑی سے نکل کر گھر کے دروازہ پر پہنچ کر مصطفی نے پیچھے کھڑی کرن کو دیکھا جنہوں نے اثبات میں سر ہلایا تو مصطفی نے کانپتے ہاتھوں سے گھر کی بیل بجائی

"جی آپ کون؟" شایان نے دروازہ کھول کر ان دونوں

کو دیکھ کر پوچھا جو حیرت سے اسکو دیکھ رہے تھے

"شانی "مصطفی اسکو دیکھ کر بڑبڑائے شایان انکے منہ سے اپنا نام سن کر چونکا وہ اسکو دیکھے دیکھے لگ رہے تھے

" آپ کون ؟"اس نے چونکتے ہوئے کہا

"تت تم شانی ہو نا میرے بھتیجے مم میں مصطفی چاچو کو نہیں پہچانے ؟"مصطفی گلوگیر لہجے میں بولے

" چاچو ؟؟؟"وہ حیرت زدہ تھا

" انکا تو انتقال۔۔ آپ کیسے۔۔ شکل بھی ملتی۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے "شایان حیرت سے بے ترتیب جملے بول رہا تھا

" اندر تو آنے تو سب بتاؤں گا "وہ خوشی سے بولے

شایان انکو سیدھا اپنے روم میں لے گیا جسکا دروازہ لان سے بھی کھلتا تھا

کمرے میں پہنچ کر پہلے شایان نے انکو جوس دیا پھر انکے سامنے بیٹھ گیا

" کتنے بڑے ہو گئے ہو شانی "کرن نے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر بولا تو وہ مسکرا دیا وہ بے تاب تھا سننے کیلئے مصطفی نے اسکے بے تابی دیکھ کر ساری روداد سنانا شروع کر دی اور وہ ہمہ تن گوش کو کر سننے لگا

" شہوار ہم کل جا رہے ہیں کراچی "واپسی پر گاڑی میں شہوار کو کہا تو وہ حیرت سے اسکو دیکھنے لگی

" آپکے آفس کا کام ہو گیا ؟"وہ حیرانی سے اسکو دیکھتے ہوئے بولی کہاں تو ایک ہفتہ مانگا تھا کہاں تین دن میں ہو گیا

"ارے پاگل لڑکی ایک ہفتہ تو احتیاطا بولا تھا کام ہو گیا ہم بنا بتائے ہی چلے جائیں گے اچھا ہے ماما بابا خوش ہو جائیں گے" شہوار نے بھی اسکے بات سے اتفاق کیا اور خاموشی سے باہر دیکھنے لگی

"اترو نا" گاڑی گھر کے دروازہ پر کھڑی ہو گئی فیضان اترنے لگا شہوار کو خاموشی سے اطمینان سے بیٹھا دیکھ کر حیرت سے بولا

"آپ کو نہیں لگتا آپ کچھ بھول رہے ہیں؟" شہوار نے ابرو اچکا کر کچھ خفگی سے کہا

"کیا بھول رہا ہوں؟" وہ حیرت سے بولا

"بھیا صبح میں نے کہا تھا میں شام میں ناراض ہو جاوں گی" وہ جھنجھلا کر بولی

"افوہ صاف بولو نا آئس کریم کھانی ہے" فیضان گاڑی اسٹارٹ کرتے ہوئے بولا تو شہوار اس سے لپٹ گئی

"بھیا آپ بہت اچھے ہیں" وہ جذب سے بولی

"اچھا اچھا ابھی ہٹو مجھے پتہ ہے میں بہت اچھا ہوں" وہ مسکراتے ہوئے بولا اور فرضی اتراتے ہوئے کالر جھاڑا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ہونہہ خوش فہمی" وہ منہ موڑ کر دوسری طرف دیکھنے لگی فیضان کا قہقہہ گونجا

"شہوار زندگی کتنی حسین لگنے لگی ہے نا؟" فیضان یک دم سنجیدہ پر مسکراتے ہوئے بولا

"ہاں ماں باپ دنیا کی بہت بڑی نعمت ہوتے ہیں دنیا کی کوئی مشکل مشکل نہیں لگتی میرا دل چاہتا ہے میں چیخ چیخ کر یہ اعلان کروں جسکے ماں باپ ہیں وہ انکی قدر کریں اگر یہ نعمت چھن گئی تو پچھتانے کے علاوہ کچھ نہیں ملے گا" شہوار کے لہجے میں خوشی سے نمی سی آگئی تھی

فیضان بھی اسکی بات سن کر مسکرا دیا اب انکی زندگی میں خزاؤں کے بعد بہار آرہی تھیں

(

"کیا!! یہ بھی ہوسکتا ہے؟؟" شایان انکی پوری روداد سن کر حیرت سے چیخا

"اللہ کی قدرت ہے" مصطفی صاحب مسکراتے ہوئے بولے

"اچھا آپ ایک دم سے دادی کے پاس مت جائیگا میں پہلے انکو اشارۃ بتاؤں تاکہ وہ کچھ امید لگائیں پھر جائیگا ایک دم سے شاید وہ برداشت نہیں کرپائیں گی آپ اور چاچی جب تک یہاں آرام کریں میں آفس سے بابا اور چاچو کو بلاتا ہوں پھپھو کو بھی کال کرتا ہوں جب سب جمع ہوجائیں گے تب میں آپکو میسج کروں آپ نیچے آجائیگا" وہ جلدی جلدی پلیننگ بنانے لگا اور کرن اور مصطفی اسکی جلدبازی دیکھ کر مسکرادئے

"بیٹا جلدی کرنا اب اور صبر نہیں ہوتا" مصطفی کے لہجے میں تھکن تھی

"بس ابھی سے کام شروع کرتا ہوں" وہ چٹکی بجاتے ہوئے بات کہہ کر نیچے کی طرف بھاگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

وہ سب کو کال پر گھر آنے کا کہہ کر دادی کے پاس آیا

"دادی؟" وہ دادی کے کمرے میں آیا وہ لیٹی ہوئی تھیں

کتنی کمزور ہوگئی تھیں غم سہ سہ کر بالکل چپ چپ سی رہتی تھیں شایان انکے قریب آگیا

اسکو سمجھ نہیں آرہا تھا بات کیسے شروع کرے

"وہ دادی آپکی طبیعت کیسی ہے؟"پہلے تصدیق چاہی آیا خبر سنانا خطرناک نہ ہو

"ٹھیک ہوں"نحیف سی آواز میں کہا

"مصطفی چاچو اگر زندہ آپکے سامنے آجائیں تو آپکو یقین آجائیگا کہ وہ زندہ ہیں کیا آپ انکو پہچان لینگی؟"شایان ڈرتے ڈرتے بولا

"ماں کو کوئی بچہ نہیں بھولتا اگر چہ کتنے سال بیت جائیں لیکن تم یہ فضول باتیں کر کے میرا دل مت بہلاؤ"وہ اداسی سے بولیں

"نہیں دادی جان یہ فضول باتیں نہیں ہیں وہ سچ میں زندہ ہیں"وہ خوشی سے بولا تو دادی بے یقینی سی اسکو دیکھ رہی تھیں

"یہ کیسے ہو سکتا ہے ہم نے اسکا جنازہ پڑھا ہے"دادی اب بھی حیرت میں تھیں

"وہ جنازہ اس بس ڈرائیور کا تھا جس سے انکی گاڑی ٹکرائی تھی"وہ دادی کو اٹھاتے ہوئے بولا

"شایان بیٹا پوری بات بتاؤ"دادی کو اب تجسس ہو رہا تھا تب شایان نے پوری بات بتائی

"کہاں ہیں میرے بچے بلاؤ بلاؤ"وہ جذباتی انداز میں بیڈ سے اٹھنے لگیں

"ارے ارے رکیں تو سہی"شایان انکو آہستہ سے اٹھا کر لاونج میں لے آیا تب ہی بابا اور چاچو بھی آگئے

"کیا ہوا شایان اتنی ایمرجینسی میں بلایا ہے؟"دونوں پریشان تھے رابعہ اور سمیہ بیگم بھی وہیں آگئیں تھیں

"بوا آپ حوریہ کو بلائیں "اس نے سائڈ پہ کھڑی بوا کو کہا جو فورا اسکو بلانے چلی گئیں

دس منٹ میں پھپھو کی فیملی بھی آگئی

"اب بول بھی دو شایان کیوں ہولائے جا رہے ہو؟"سمیہ بیگم ماحول سے گھبرا کر بولیں

"میں جو آپ لوگوں کو خبر سنانے جا رہا ہوں اسکو جان کر آپ لوگ بہت خوش ہونگے مصطفی چاچو اور کرن چاچی زندہ ہیں۔۔۔۔۔۔ آگے اس نے ساری روداد سنادی اور سب کے چہرے دیکھنے لگا جو ہکا بکا اسکو دیکھ رہے تھے

"یہ کیسے ہو سکتا ہے"

"کیا؟؟؟"

"غلط فہمی ہوئی ہو گی"

طرح طرح کے الفاظ اسکے کانوں پر پڑے اس نے مسکراتے ہوئے دروازے کی طرف دیکھا جہاں وہ دونوں اسکے میسج کرنے پر آگئے تھے

"یقین نہیں آرہا تو خود دیکھ لیں "اس نے دروازہ کی طرف اشارہ کیا دونوں اندر داخل ہوئے اور سب کے چہرے حیرت کے مارے کھلے تھے اور حوریہ تو اپنی میم کو ادھر دیکھ کر حیران سے بھی حیران رہ گئی تھی اسکا اندازہ درست تھا اور شہوار بھی بالکل ٹھیک کہتی تھی آخر کو وہ بیٹی جو تھی۔۔

"مصطفی میرا بیٹا" دادی صوفے سے اٹھیں مصطفی بچوں کی طرح بھاگ کر ان سے لپٹ گئے دونوں روتے رہے "

"مصطفی "بڑے تایا کی بھیگی آواز پر وہ ماں سے الگ ہوئے اور بھائی کے گلے لگ گئے یہ وہ بھائی تھے جو اسکے بہترین ساتھی تھے

"واؤ واٹ آ فلمی سچویشن "اریبہ تالیاں بجاتے ہوئے بولی

مصطفی اور کرن سب سے مل کر صوفے پر بیٹھ گئے کرن کیلئے حیرانی کی بات تھی کہ سمیہ بیگم بھی انکے گلے لگ کر روئی تھیں اور انکا مثبت رویہ سب کیلئے خوشی کا باعث تھا

" آپ لوگ باتیں کریں میں اور رابعہ کھانا لگواتے ہیں "سمیہ بیگم اٹھنے لگیں تو کرن بھی ساتھ اٹھنے لگیں

"ارے بھابھی آپ ادھر ہی بیٹھیں ہم دونوں کر لیں گے "سمیہ بیگم کے اس انداز پر تو کرن بے ہوش ہونے کو تھی

شہوار اور فیضان دونوں کراچی پہنچ گئے تھے

"شہوار ایڈریس دو گھر کا "فیضان گاڑی میں بیٹھتے ہوئے بولا جو اس نے دوست سے منگوائی تھی اس نے ڈرائیور کے ساتھ بھیج دی تھی

"کون سا ایڈریس؟ "شہوار حیرانی سے بولی

"ماما بابا کے گھر کا یار "فیضان اسکی عقل پر افسوس کرتے ہوئے بولا

"وہ تو میرے پاس نہیں ہے "شہوار نے معصومیت سے بولا

www.kitabnagri.com

"کیا؟؟" ایڈریس نہیں ہے اب ہم کیسے جائیں گے بتا تو دیتی یار عجیب ایڈریس تو پتہ ہوتا ہے یار" فیضان کا بس نہیں چل رہا تھا اپنا سر شیشے پر دے مارے

"آپ بابا کو فون کر کے پوچھ لیں نا" شہوار نے "عظیم" مشورہ دیا

"ہاں سرپرائز خراب کر دوں" فیضان سخت جھنجھلایا ہوا تھا

"ہاں تو اب کیا کریں آپ پوچھ لیں نا پلیز" شہوار کو بھی اب ٹینشن ہونے لگی تھی

آخر ناچارہ کار اس نے مصطفی کو کال ملادی دو تین بیل کے بعد فون اٹھالیا گیا تھا "بابا یار کیسی بے عقل بیٹی ہے آپکی" مصطفی کے کال اٹھاتے ہی فیضان نے کہا تو شہوار نے اسکو ایک مکہ جڑا

"کیا ہوا فیضان؟" فیضان کا نام سن کر حوریہ کے دل کی دھڑکن اتھل پتھل ہونے لگی اور باقی سب بھی فیضان کے نام سے چونک گئے تھے

"گھر کا ایڈریس تو دیں آج ہم نے سرپرائز دینا تھا پر آپکی بیٹی کی وجہ سے سب کینسل ہو گیا" فیضان کی آواز جھنجلائی ہوئے تھی شہوار خاموشی سے باہر دیکھنے لگی

"اچھا ابھی ایک کام کرو تم دونوں ادھر آجاو دادی کے گھر" مصطفی نے کہا جبکہ فیضان جو ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا ایک دم سیدھا ہو کر بیٹھا

"کیا کہہ رہے ہیں بابا ہم وہاں کبھی بھی نہیں آئیں آپ نہیں جانتے وہاں ہماری عزتیں اچھالی گئی تھیں" وہ بے یقینی سے دکھ سے بولا

"بیٹا میرے لئے آجاو پلیز ماما بابا کی خوشی کیلئے آجاو" مصطفی اب سب کے پاس سے اٹھ کر باہر آگئے تھے وہ ساری عداوتیں دور کر دینا چاہتے تھے

"پر بابا۔۔" وہ آگے کچھ کہتا پر ٹون ٹون کی آواز پر مزید جھنجھلا گیا

"کیا مصیبت ہے۔۔وہ بڑبڑایا شہوار حیرت سے بھائی کو دیکھ رہی تھی

"رزاق گاڑی ہمارے گھر کیطرح موڑ دو" رزاق (ڈرائیور) چونکہ وہ گھر جانتا تھا اس لئے گاڑی ادھر ہی موڑ دی

"بھیا ہم ادھر کیوں جا رہے ہیں" شہوار حیرت سے بولی

"بابا کا حکم ہے" وہ اسپاٹ لہجے میں بولا

"پر کیوں بابا کو نہیں پتا کیا ہمارے ساتھ وہاں کیا ہوا ہے؟" شہوار بے یقین تھی

"پتہ نہیں انہوں نے کیا گل کھلائے ہیں کہ اپنے بچوں کی عزتیں نہیں دکھ رہیں" فیضان کو غصہ آرہا تھا شہوار نے بھی خاموش رہ جانے کر مصلحت جانی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"ماموں شہوار اور فیضان بھائی آپکو کیسے ملے؟" اریبہ نے تجسس سے پوچھا حوریہ نے تشکر سے اسکو دیکھا اسکے دل کی بات جو کہہ دی تھی

اسکے جواب پر مصطفی نے ساری کہانی بتائی کیسے شہوار کرن کو اور فیضان انکو ملا

"اور تم مجھے بالکل نہیں پہچانی ہاں؟" کرن حوریہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولیں تو وہ فقط مسکرا دی اب بہت کم بولتی تھی

کرن کو اسکی حالت دکھ رہی تھی کیسی مرجھائی ہوئی تھی

"فیضان آئیگا تو سمجھاؤں گی اسے" انہوں نے دل میں پکا عہد کر لیا تھا۔

شایان وہاں سے اٹھ کر لان میں آگیا اسکو یقین نہیں آرہا تھا رب نے اسکی سن لی تھی اور شہوار آرہی تھی وہ اپنے کمرے میں گیا اسکو دیکھنے سے پہلے ہی رب کا شکر ادا کرنا زیادہ ضروری تھا

"اس رب کو مت بھولو جسکی وجہ سے تمہارے دل میں خوشی آئی ہے" حوریہ کو میسج کر کے وہ وضو کرنے چلا گیا اور حوریہ بھی میسج پڑھ کر مسکراتی ہوئی اپنے کمرے کی طرف آگئی

دونوں گھر کے باہر کھڑے تھے بیل بجانے کی دونوں نے زحمت نہیں کی تھی

شہوار نے بھائی کو دیکھا اسکے چہرے پر سختی تھی فیضان نے موبائل نکال کر مصطفی کو اپنے آنے کی اطلاع دے دی

"ارے بھئی میرا بیٹا آگیا" انہوں نے میسج پڑھ کر خوشی سے کہا تو بڑے تایا ان دونوں کو ریسیور کرنے اٹھے

گیٹ کھل گیا سامنے بڑے تایا کھڑے تھے اور دونوں کو حیرت سے دیکھ رہے تھے جو بنا ساز و سامان کھڑے تھے

"تم دونوں کا سامان کہاں ہے؟" انہوں نے حیرت سے پوچھا

"ہمیں بابا سے ملنا ہے" فیضان کے سخت لہجے پر وہ سائیڈ پر ہو گئے اور وہ شہوار کا ہاتھ پکڑ کر تیز تیز اندر کی جانب بڑھ گیا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

فیضان کو دیکھتے ہی مصطفی نے اٹھ کر گلے لگایا جبکہ شہوار سیدھا ماں کے پاس آگئی

"فیضان بیٹا سب سے ملو" مصطفی صاحب اسکو بیٹھتا دیکھ کر ایسے بولے جیسے وہ کوئی چھوٹا بچہ ہو

انکی بات سن کر فیضان نے ایک نفرت بھری نظروں سے سب کو دیکھا

"السلام علیکم" وہ فقط سلام کر کے بیٹھ گیا کرن بیٹے کے اس رویہ سے دکھی ہو رہی تھیں

پھر سمیہ بیگم نے کھانے کی اطلاع دی تو سب اٹھ کر جانے لگے شہوار کو دیکھ کر انکی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے لیکن وہ ابھی کچھ بھی کہنے سے گریز کر رہی تھیں

"فیضان نے کھانے سے فوراً ہاتھ کھینچ کر کہا

"بیٹا ابھی تو آئے ہو تھوڑی دیر بیٹھو تو سہی" دادی کی کمزور آواز پر وہ پہلو بدل کر رہ گیا

"فیضان بیٹا آپ اور شہوار دونوں کمرے میں جا کر آرام کرو تھکے ہوئے آئے ہو" کرن نے اسکی تھکاوٹ محسوس کرتے ہوئے کہا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکا دل چاہا بول دے اب میرا کمرہ نہیں ہے وہ ہر ماں کی بے ادبی کے ڈر سے خاموش رہا اور ان سب سے دور جانے کیلئے اسکو کمرے سے بہتر کوئی جگہ اچھی نہیں لگی وہ شہوار کو اشارہ کر کے کمرے کی طرف چل دیا اور شہوار بھی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی

مسلسل دستک پر شہوار نے جھنجلا کر دروازہ کھولا تو سامنے اریبہ کھڑی تھی

"کیسی ہو شہوار؟" اریبہ اندر آتے ہوئے بولی

"ٹھیک" مختصر ساجواب دیا

"مجھ سے بھی ناراض ہو؟" اریبہ کے سوال پر شہوار نے نظریں اٹھا کر اسکو دیکھا اور پھر نفی میں سر ہلا دیا اسکی تو کوئی غلطی نہیں تھی نا

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977

"شہوار حوریہ کی بہت طبیعت خراب ہے" اریبہ نے اسکو حوریہ کے بابت بتانا چاہا

"میرے سامنے اسکا نام مت لو" وہ سختی سے بولی

"ہاں میرا نام مت لو اریبہ میں بہت بری ہوں" حوریہ کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر دیکھا اور چونک گئی کتنی کمزور ہو گئی تھی وہ آنکھوں کے نیچے حلقے چہرہ زرد اسکو خود سے خوف محسوس ہونے لگا اسکی حالت کی ذمہ دار کہیں وہ تو نہیں؟

اریبہ ان دونوں کو چھوڑ کر چلی گئی وہ چاہتی تھی دونوں کی صلح ہو جائے گھر بھر ان دونوں کی شرارتوں سے مہکتا جو تھا

"شہوار" وہ کمزور آواز میں بولتی ہوئی آگے آئی اور اسکے گلے لگ کر زارو قطار رونے لگی

"مجھے معاف کر دو شہوار تم لوگوں نے میری خاموشی کو غلط سمجھا میں سب سن کر سکتہ کی کیفیت میں چلی گئی تھی میں بہت کچھ بولنا چاہتی تھی پر بول نہیں پا رہی تھی شہوار پلیز میں شاک میں تھی اسکا یہ مطلب نہیں تھا مجھے فیضان پر اعتماد نہیں تھا دیکھو میں اندر سے ختم ہو رہی ہوں تمہاری علاوہ تو کوئی میری دوست بھی نہیں تھی میں اکیلی ہو گئی شہوار۔" وہ زارو قطار رو رہی تھی اور شہوار کا دل اتنا سخت نہیں تھا کہ بچپن کی دوست کی یہ حالت دیکھ کر بھی نرم نہ پڑتا اس نے بھی حوریہ کو ٹائیٹ سے ہگ کر لیا

"میں تم سے ناراض نہیں حوری" وہ بھیگی آواز میں بولی

"سچ کہ رہی ہو؟" حوریہ نے اس سے الگ ہو کر بے یقین سے پوچھا اس سے اتنی جلدی معاف کرنے کی توقع کہاں تھی

"ہاں بالکل سچ بس اب رونا بند کرو" وہ مسکراتے ہوئے بولی

"لیکن بھائی کو اب خود منانا بیٹا" وہ وارن کرتی ہوئی بولی

حوریہ نے مسکراتے ہوئے اسکو گلے سے لگالیا اور یوں بچپن کی دوستی کا گلاب پھر سے کھلنے لگا

شایان بنا دستک دیئے اسکے کمرے میں داخل ہو گیا

"کسی کے کمرے میں کھٹکھٹا کے داخل ہوتے ہیں" فیضان اسکو دیکھ کر ہی سختی سے بولا

"وہ کسی کا کمرہ ہوتا ہے بھائی کے کمرے میں دستک کے بنا بھی داخل ہو جاتے ہیں" شایان نے مان سے کہا تو فیضان پہلے تو اسکو دیکھ کر رہ گیا پھر فوراً ہی نظریں پھیر لیں

"یار انسان ہوں خطا کا پتلا ہوں غلطی ہو جاتی ہے معاف کر دو فیضی بہت پچھتاتا ہوں تمہارا دل دکھا کر بہت دکھی رہتا یوں خود بھی سکون نہیں ملتا" شایان دکھی لہجے میں بولا

"صرف دل تھوڑی دکھایا ہے میرا مان توڑا میری عزت کو تار تار کیا مجھ پر کیچڑ اچھالا لفظوں سے میرا بدن چھلنی چھلنی کیا" فیضان ایک دم بھڑک گیا

"معافی نہیں مل سکتی مجھے؟" وہ مایوسی سے بولا

"نہیں کبھی نہیں" وہ قطعیت سے بولا

"ٹھیک ہے" وہ کمرے سے چلا گیا اور فیضان حیران رہ گیا

تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا ہاتھ میں پستول تھی شایان نے سارے دروازے بند کر دیئے

فیضان کو دھچکا لگا

"یہ لو مجھے مارو کیونکہ میں تمہارے اور شہوار کے بغیر نہیں رہ سکتا" شایان نے تھکے ہوئے لہجے سے کہا اور پستول فیضان کے ہاتھ پر دے دی

فیضان اسکی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا کتنی سرخ ہو رہی تھیں یہ وہ شخص تھا زندگی کے ہر موقع پر اس شخص نے اسکا ساتھ دیا تھا ہر خوشی میں اسکے ساتھ ہنسا تھا ہر غم میں اسکا ساتھی بنا تھا اور جب ساتھ دینے کا موقع آیا تو اس نے ساتھ چھوڑ دیا فیضان کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے اس نے فورا رخ پھیر کر چھپا لیے

"تو جانتا ہے تیرے آنسو مجھ سے چھپ نہیں سکتے فیضی" شایان سے فیضان کا دکھ دیکھا نہیں جا رہا تھا جو اسکی طرف سے ہی ملا تھا

"چھپ سکتے ہیں اور چھپے ہیں جب تو نے مجھ پر الزام لگایا میں آنسو صاف کر کے کمرے سے گیا تجھے نہیں دکھا میں گھر چھوڑ کر بھیگی آنکھیں لے کر گیا تجھے نہیں دیکھا مجھے امید تھی تو آئیگا مجھ سے معافی مانگے گا میں ساری رات نہیں سویا تھا شانی تو نے صرف مجھ پر نہیں میرے بہن پر بھی الزام لگایا جس سے تو بچپن سے عشق کرتا تھا مجھے دکھ تو اس بات کا ہے" فیضان بھڑک اٹھا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"وہ میں نہیں تھا جس نے تجھ پر الزام لگایا وہ شیطان تھا فیضی اللہ نے میرے اندر کے شیطان کو مار دیا فیضی تو معاف کرے شہوار سے میں خود معافی مانگوں گا" وہ روتے ہوئے بولا اور پھر فیضان سے اور برداشت نہیں ہوا اس نے اپنے اس بچپن کے دوست کو معاف کر دیا

دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئے۔۔ شیطان دم دبا کر بھاگا۔۔۔ اور دوستی کے پھول مسکرانے لگے

" سنیں مصطفی اور کرن بھی آئے ہیں ہم دبے پاؤں یہاں سے چلے جاتے ہیں میں اور بدنامی نہیں سہ سکتی" عالیہ صبح سے گھر میں شور سن رہی تھیں

احمر کے آتے ہی ان سے بولیں

"ہاں چلو پر بینش کا کیا کریں؟" احمر بھی پریشانی سے بولے

"ہم امریکہ نہیں جاتے بائے روڈ اسلام آباد کیلیئے نکل جاتے ہیں ابھی اتنا پیسا ہے کہ ہم ہوٹل لے سکتے ہیں" عالیہ نے مشورہ دیا جس احمر نے اتفاق کیا اور سامان پیک کرنے لگ گئے

کچھ دیر بعد بینش بھی آ گئے جو آج پورے ایک ہفتے بعد اپنی شکل دکھا رہی تھی ماں باپ کی بات سن کر اس نے بھی اتفاق کیا اور بیگ پیک۔ کرنے چلی گئ

"فیضان" وہ اسکے کمرے میں آئی جو الٹا لیٹا ہوا تھا اسکی آواز سن کر جھٹکے سے اٹھا

"کیوں آئی ہو ادھر؟" فیضان سختی سے سے بولا

"فیضان مم مجھے مم معاف کک کر دیں" کمزوری کی وجہ سے اس سے بولا بھی نہیں جا رہا تھا فیضان نے چونک کر اسکی حالت دیکھی جو حد سے زیادہ کپکپا رہی تھی اسکو شہوار کی بات یاد آئی جو کچھ دیر پہلے ہی اسکا میسج پڑھ رہا تھا

"اسکا ایک ایک عضو سچائی کی گواہی دے رہا ہے غور سے دیکھے گا بھیا کسی کو اتنا بے بس نہیں کرتے اسکی آنکھوں میں اپنے لئے تڑپ ضرور دیکھے گا" شہوار نے حوریہ کی خاموشی کی وجہ بتا کر لاسٹ میں یہ لکھا تھا

فیضان اسکو بغور دیکھ رہا تھا واقعی وہ بہت کمزور ہو گئی تھی آنکھوں میں اپنے لئے محبت اور تڑپ دیکھ کر اسکو آگے بڑھ کر سینے سے بھینچ لیا اور حوریہ اسکی بانہوں میں آکر پھوٹ پھوٹ کر رو دی

"اب بس بھی کرو میں ناراض نہیں ہوں میری جان" فیضان سے اسکا رونا برداشت نہیں ہو رہا تھا

"آ آ آپ۔۔" وہ کچھ کہنا چاہتی تھی

"جانتا ہوں بہت اچھا ہوں لیکن تم چڑیل لگ رہی ہو بالکل" فیضان ہنستے ہوئے بولا

"کیا کیوں" حوریہ گھبرا کر بولی

"آؤ دکھاؤں یقین آ جائیگا" وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر آئینہ کے سامنے لے آیا

"یہ کون میرا مطلب یہ کیسے ہوا؟" آنکھوں کا سارا کاجل رخساروں پر اپنے نقش بنا گیا تھا اور حوریہ کی بات سن کر فیضان کا قہقہہ گونجا

"اپنے آپکو بھی نہیں پہچان رہی جانی" وہ اسکو کندھوں سے پکڑ کر بولا تو حوریہ اسکا موڈ دیکھ کر واشروم بھاگ گئی اور پیچھے وہ مسرور سا اپنے آپکو آئینہ میں دیکھنے لگا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

مصطفی کے اصرار پر فیضان اور شہوار وہیں رک گئے فیضان کو کوئی مسئلہ نہیں تھا البتہ شہوار بہت روئی تھی اسکو لگا تھا فیضان بھی ادھر آ کر بدل گیا کل اسکا شایان سے سامنا ہوا تھا جب وہ پانی لینے کچن میں آئی تھی شایان نے اسکو بہت روکا لیکن اسکی سرد مہری کے آگے وہ بھی ہار گیا تھا فیضان بھی شایان کو معاف کرنے پر زور دے رہا تھا اور حوریہ بھی اسکی صفائی پیش کر رہی تھی

شایان اسکو منانا چاہتا تھا پر وہ ہاتھ نہیں آ رہی تھی وہ مدد لینے لان میں آیا جہاں حوریہ اور فیضان بیٹھے تھے

"شرم تم کو مگر آتی نہیں" وہ منہ بسورتا ہوا بولا

"کیا ہوا" فیضان نے مسکراہٹ چھپا کر کہا

"ہونا کیا ہے آپکی بہن کے سینے میں غلطی سے پتھر چلا گیا ہے" وہ جھنجھلا کر بولا

"سوری اس بارے میں میں آپکی کوئی مدد نہیں کروں گا" فیضان نے صاف ہری جھنڈی دکھائی

"اچھا دوست دوست نہ رہا کے مصداق پر عمل کرو گے" حوریہ ان دونوں کی نوک جھونک سے محفوظ ہو رہی تھی

"یار یہ دیکھو" اس نے ہاتھ جوڑ دیئے

"بس مجھے ایک موقع فراہم کر دو منا میں خود لوں گا" وہ بے چارگی سے بولا

"بس اس سے زیادہ نہیں کروں گا" گویا احسان بتایا

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"حوریہ شہوار کو بولو میں اسکو چھت پر بلا رہا ہوں اور تم پانچ منٹ بعد چھت پر چلے جانا" اس نے بیٹھے بیٹھے آرڈر جاری کیا

حوریہ اٹھ کر چلی گئی اور شایان اسکے قریب آگیا

"دوست ہو تو ایسا" اسکے ماتھے پر بوسہ دیکر وہ بھاگ گیا

"پاگل" فیضان اسکی حرکتوں پر مسکرا کر رہ گیا

وہ کب سے چھت پر کھڑے فیضان کا انتظار کر رہی تھی لیکن وہ آ کر ہی نہیں دے رہا تھا

"افففف بھیا بھی نا اب نہیں آونگی میں" وہ جانے لگی ایک دم نظر شایان کی طرف اٹھی جو سیڑھیوں پہ کھڑا تھا

"جگہ دیں" وہ قریب جا کر سختی سے بولی

"دے چکا ہوں" شایان نے بامعنی جملہ کہا

"کہاں دی ہے؟" وہ جھنجھلا کر بولی

"ادھر" اس نے انگلی سے دل کی طرف اشارہ کیا

"مجھے نیچے جانا ہے" وہ اسکی بات اگنور کر کے بولی

"شہوار کب تک معاف کرو گی؟" وہ بے بسی سے بولا

"کبھی نہیں" وہ بھی سختی سے بولی

"میں مر جاؤنگا تب بھی نہیں؟" اسکی بات کر شہوار اندر تک کانپ گئی

"شایان فضول باتیں مت کریں مجھے جگہ دیں نیچے جانا ہے" شہوار کی بات سن کر شایان نے جگہ دینے کے بجائے اسکو اپنے سینے سے لگا لیا اس نے اپنا آپ چھڑانا چاہا لیکن چھڑا نہیں پائی اور اسکے سینے پر سر رکھ کر رو دی وہ بھی اکیلے رہ رہ کر تھک گئی تھی

"آپ نے کیوں ایسا کیا؟" سینے پر سر رکھے پوچھا

"غلطی ہو گئی غصہ میں تھا"

"مجھے طلاق بھی دے دیتے"

"شکر نہیں دی ورنہ قبر میں ہوتا"

"آپ بینش کو طلاق دینگے"

"ہاں لیکن ابھی نہیں ایک سبق سکھانے کے بعد" اور شہوار نے اثبات میں سر ہلا کر اسکے سینے میں منہ چھپا لیا شایان کے اندر ڈھیروں سکون اتر آیا وہ بھی بے تاب تھا اسکو سینے سے لگانے کیلئے آج وہ پیاس بھی بجھ گئی اور نیچے کونے میں کھڑی سمیہ بیگم مسکرا دیں

"واٹ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" شایان کال پر کسی سے بات کر رہا تھا تب اچانک بولا سب اسکی طرف متوجہ ہو گئے

"آپ ادھر ہی لے آیئے انکو" اس نے کہہ کر فون بند کر دیا اور بوا کی طرف متوجہ ہوا

"عالیہ خالہ اور انکل کو بلا کر لائیں" وہ دھاڑا

"کیا ہوا شایان" فیضان اسکو اتنے غصے میں دیکھتا ہوا بولا

"حساب برابر ہوا ہے" وہ بڑبڑایا سب پریشان تھے پتہ نہیں کیا ہونے والا تھا

عالیہ بھی آئیں تھیں احمر بھی ساتھ ہی تھے پورا خاندان

لاونج میں جمع تھا شایان نے کسی کو کال کر کے آنے کو کہا تھا سب خاموش تھے جب بیل کی آواز آئی

وہ اور اسکے ساتھ دو لڑکے بینش کو بے ہوشی حالت میں لے کر آئے تھے

"ارے کیا ہوا میری بیٹی کو" عالیہ تڑپ کر اٹھیں شایان نے آگے بڑھ کر فوراً انکو روک لیا

پیچھے سے خادم بھی آگیا جسکو وہ گھر سے نکال چکے تھے

" آپ اسکو ادھر ہی لٹا دیں" وہ اس شخص سے مخاطب ہوا تو انہوں نے آگے بڑھ کر صوفے پر لٹا دیا

".جی ڈاکٹر صاحب آپکو یہ کہاں سے ملیں اور انکو کیا ہوا تھا" وہ با آواز بلند لہجے میں بولا

"میں گزر رہا تھا یہ ایسے ہی روڈ پر گری ہوئی تھیں میرے دوست اور میں نے انکو اٹھایا اور ہاسپٹل لے گئے وہاں

پورے چیک اپ کے بعد جو پتا چلا وہ بہت شرمناک ہے" ڈاکٹر افسردگی سے بولے

".جی آپ بتا دیں انکو کیا ہوا ہے" وہ لہجے میں سختی لاتے ہوئے بولا

"انکو ایڈز ہے" ڈاکٹر نے سر جھکا کر کہا عالیہ نے اپنا دل تھام لیا

"یہ یہ جھوٹ ہے میری بیٹی ایسی نہیں ہے" وہ کانپتی آواز میں بولیں

"پلیز خالہ میں ابھی بات کر رہا ہوں" وہ سختی سے بولا

" تھینکس ڈاکٹر اب آپ جا سکتے ہیں اور ہاں یہ رپورٹس مجھے دے دیں" پھر ڈاکٹرز کے جاتے ہی وہ خادم کی طرف متوجہ ہوا

"جی خادم اس دن کتنے پیسوں پر آپ نے فیضان سے جھوٹ بولا تھا؟" وہ سختی سے بولا

"وہ وہ جج میں بولنا نہیں چاہتا تھا" خادم ڈرتا ہوا بولا

"ابھی جو پوچھا ہے اسکا جواب دیں" وہ چلاتے ہوئے بولا

"جج جی دس ہزار" خادم ہکلاتے ہوئے بولا

"ٹھیک ہے جاؤ اور اب واپس اس گھر کا رخ مت کرنا" اسکے لہجے میں انتہا کی سختی تھی

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اسکے جاتے ہی شایان سبکی طرف متوجہ ہوا

"اب تو آپ لوگوں کو سچائی پتہ چل گئی ہو گی یا اور کھل کے بتاوں" وہ استہزائیہ انداز سے عالیہ کو دیکھنے لگا

سمیہ بیگم کے مارے شرمندگی سے برا حال تھا اور عالیہ اور احمر کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں تھے

شہوار حوریہ اریبہ سمرہ مسکرا رہے تھے اور فیضان بڑے تایا رابعہ چھوٹے تایا دادی اور پھپھو اسکو فخر سے دیکھ رہی تھیں

"دفع ہو اب میرے گھر سے چلی جاؤ یہاں سے "سمیہ بیگم ایک دم سے اٹھ کر چلانے لگیں

"نانامامار یلیکس اب یہ اپنے ملک کبھی واپس نہیں جائیں گے "وہ مسکراتا ہوا بولا اسکے انداز پر سب چونک گئے

" آجائیں "اس نے دروازہ کی طرف اشارہ کیا وہاں سے پولیس آئی

" آپ لے جاسکتے ہیں "وہ ان تینوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا

" آپ۔لوگوں کے اطمینان کیلیئے بتاتا چلوں کہ یہ پوری فیملی چوری جیسے گھناؤنے جرم میں ملبوس ہے اور اسکے سارے ثبوت میں پچھلے ایک مہینے سے جمع کر کے پولیس کو دے چکا ہوں حتی کہ چوری کرتے ہوئے ویڈیو بھی"
دونوں میاں بیوی کے پیروں تلے زمین نکلنے لگی

"نہیں نہیں شایان ایسامت کرو بیٹا" عالیہ رورو کر التجائیں کر رہی تھیں

" لے جائیں آپ پلیز "وہ پولیس سے سختی سے بولا تو وہ تینوں کو ہتھکڑیاں پہنا کر لے جانے

ا"یک منٹ "شایان کی آواز پر رک گئے

" خالہ یہ طلاق کے پیپر ز اسمیں میرے سائین ہیں اور میں نے اسی وقت طلاق دے دی تھی جب شہوار مجھے چھوڑ کر گئی تھی اسی لئے اپنے کمرے میں آنے سے منع کر دیا البتہ کچھ مصلحت کے طور پر بتایا نہیں تھا ہاں گواہ کے طور پر بابا اور چاچو ہیں "وہ مسکراتا ہوا بولا تو عالیہ نے نفرت بھری نظروں سے اسکو دیکھا اور آگے جانے لگیں جہاں

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

اب وہ زندگی بھر ذلت کی زندگی گزاریں گے جنہوں نے دوسروں کی زندگی برباد کی آج انکی خود کی زندگی برباد ہوگئی تھی بیشک خدا کی لاٹھی بے آواز ہے

سمیہ بیگم نے سب سے رو رو کو معافیاں مانگیں جسپر سب نے دل بڑا کر کے انکو معاف کر دیا تھا ویسے بھی انکا رویہ کچھ دنوں سے مثبت تھا دادی نے بھی ہاتھ اٹھا کر اللہ کا شکر ادا کیا

"چلو بھئی فلم ختم ہوگئی اینڈنگ اچھی تھی شایان بھائی" اریبہ اٹھتے ہوئے بولی جسکی بات پر سب مسکرا دیئے

اور ساتھ ہی سب سونے کیلیئے اٹھ گئے فیضان قریب آکر اسکو گلے لگا کر تھینکس بولا تو اس نے فیضان کو خود سے چمٹا لیا

"یہ میرا فرض تھا" اس نے مسکراتے ہوئے بولا

"شہوار اب خوش ہو؟" سب جا چکے تھے شہوار اب بھی سکتے میں تھی

"شایان" وہ کہہ کر اس سے لپٹ گئی

حوریہ اور شایان رات کو چار بجے اللہ سے ناز و نیاز میں مصروف تھے جنہوں نے اللہ سے ایسی دوستی کر لی تھی کہ ایک دن بھی اس سے بات نہ کرتے تو دل بے سکون ہوتا تھا آسمان بھی انکی ندا پر جھومتا تھا

"اللہ پاک تیرا جتنا شکر ادا کروں کم ہے تیری تعریف کیلیئے میرے پاس الفاظ نہیں مالک تو تو ہی میرا سچا دوست میرا ہمراز ہے" ایک جذب سے دونوں دعائیں مانگ رہے تھے

)دو سال بعد(

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

"تم۔پھر ادھر کام کر رہی ہو؟"سمیہ بیگم نے اسکو کچن میں کام کرتے دیکھا تو ناراضگی سے بولیں

"بس تائی چائے بنا رہی تھی انکو چائے پینی تھی"شہوار مسکراتے ہوئے بولی

"اسکو تو میں آ کر ٹھیک کرتی ہوں تم جا کر تیار ہو اریبہ کیلیئے رسم کرنے آنے والے ہونگے اور تم۔نے ابھی تک کپڑے بھی نہیں بدلے"سمیہ بیگم اسکو زبردستی بھیجتے ہوئے بولیں تو وہ مسکراتی ہوئی چلی گئی

"شہوار یار فیضان کو بولو جلدی آئیں حورین بھی رو رہی ہے ناک میں دم کر کے رکھ دیا ہے"وہ راستہ میں شہوار کو بولی

"تم خود کرو تائی مجھے ڈانٹ رہی ہیں"وہ افراتفری میں بولی

"میں کر لیتی اگر اس شیطان نے میرا موبائل کھڑکی سے باہر نہ پھینک دیا ہوتا"وہ غصے سے بولی

تب ہی فیضان اور شایان اندر داخل ہوئے

"واہ رے ایک شہزادی دوسری ماسی بنی ہے"فیضان نے آ کر شہوار کے حلیہ کو دیکھ کر کہا جو تیار نہیں ہوئی تھی

"خبردار جو میری بیوی کو ماسی بولا"شایان مصنوعی ناراضگی سے بولا اور فیضان کا قہقہہ گونجا

"بہت خوبصورت لگ رہی ہو"کمرے میں آ کر فیضان نے حوریہ کو بانہوں میں لے کر بولا حوریہ نے شرما کر نظریں جھکا لیں فیضان اسکے گمان کے مطابق بہت چینج تھا وہ بہت خیال رکھنا والا اور بہت زیادہ رومینٹک تھا کہ حوریہ بھی شرما جاتی

"پاپاپاپا"حورین کمرے کا دروازہ کھول کر اندر آئی اور سیدھا فیضان کے اوپر چڑھ گئی

"یہ بھی غلط ٹائم پر اینٹری مارتی ہے" وہ ہنستے ہوئے بولا تو حوریہ نے اسکو ایک مکہ جڑ دیا اور اسکیلئے کپڑے نکالنے لگے

"شایان میں ایک بھی سوٹ میں اچھی نہیں لگ رہی" شہوار بے چارگی سے بولی

"کیوں نہیں لگ رہی تم تو نائٹ سوٹ میں بھی چودھویں کا چاند لگتی ہو" وہ اسکے بال کھینچتا ہوا بولا

"توبہ ہے آپ سے تو میں تائی کو بول کر آتی ہوں وہ سوٹ نکال کر بولیں گی" وہ جانے لگی

"ہاں شادی بھی ان سے کر لیتی ہر کام تائی ہر کام تائی" وہ جلے کٹے انداز میں بولا

"استغفر اللہ نکال کر دیں اب مجھے" وہ ہنستے ہوئے بولی

اس نے شہوار کیلیئے ریڈ کلر کی ساڑھی نکال کر دی

"یہ میں پہنوں گی" وہ حیرت سے بولی

"ہاں تو "

"میں اسکو نہیں سنبھال سکتی" وہ روہانسی بولی

"کوئی بات نہیں میں سنبھال لوں گا" شایان کے بے باک انداز پر وہ ساڑھی لے کر ڈریسنگ روم۔ کی طرف بڑھ گئی

تھوڑی دیر میں تیار ہو کر آئی تو شایان اسکو دیکھتا رہ گیا

"تعریف کیلئے الفاظ نہیں جان من" اس نے شہوار کو بانہوں میں لے لیا اور اسکے لبوں پر محبت سے پھول برسائے شہوار شرم سے پانی پانی ہو گئی اسکو دھکیلتے ہوئے تیار ہونے چل دی

گاڑی پھپھو کے گھر کی طرف رواں دواں تھی اور یہ فیملی سارے غموں کو آخرمات دینے میں کامیاب ہو گئی تھی اب زندگیوں میں خوشیاں ہی خوشیاں تھیں ہر طرف مسکراہٹیں تھیں چاند بھی انکو دیکھ دیکھ کر مسکراتا تھا

(ختم شد)

اسلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

Posted on Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Writers .Official

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp No : 0316-7070977